بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھوں سب سے پہلے مین حمد پروردگار ۔ کہ ہی حکم مین جسکے لیل ونہار

ہین تابع اوسی کے بشر اور ملک ۔ اشارے سے پھرتے ہین اوسکے فلک

وہی ایک عالم مین ہی لایزال ۔ اوسیکے لیے ہی جمال وجلال

مقرر وہ ہر عیب سے پاک ہی ۔ بیان کیا کرون قاصر ادراک ہی

حبیب اوسکے ہین سرور انبیا ۔ زمانے مین مشہور ہین مصطفا

حقیقت مین وہ حق کے محبوب ہین ۔ کہ ہر اک نبی سے بہت خوب ہین

خدا سے یہی ہو مری التجا ۔ کہ ہو ساتھ احمد کے محشر مرا

امام الوریٰ یا شفیع الامم
سہارا شفاعت کا رکھتے ہین ہم

ہماری دمِ حشر لینا خبر
کہ ہین نہین کچھ بھی زادِ سفر

[illegible]ی وجہ سے نعت کی ہے رقم
کہ اسباب اول [illegible] ہم

[illegible]پڑھا اس سے کچھ علم بھی بیشتر
کہ تا ہو سفینہ [illegible]

بہت عالمون سے جو صحبت رہی
شریعت کے تابع طبیعت رہی

کتب جو تھے درسی پڑھے وہ تمام
یہی شغل اپنا رہا صبح و شام

سو نظم مائل طبیعت ہوئی
لکھون وصف احمد یہ نیت ہوئی

لیا پاس مین حضرت ہوش کے
کہ ہون خوشہ چین خرمن فیض سے

ملا پھر تو مجھکو معانی کا گنج
بدولت ہوا اونکے مین نکتہ سنج

گنہگار مجسا نہ تھا دوسرا
تخلص اسی وجہ آثم رکھا

جو کچھ تیرہ سو چار تک تھا کہا
کیا جمع محنت سے سب ایکجا

[illegible]و اس سن مین دیوان پایا تمام
تو منظور حق رکھدیا اسکا نام ۱۳۰۴

[illegible]ع ہو محشر مین اسکا صلا
کرینگے جناب محمد عطا

وہی ہین حبیب خدا لاکلام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

تاریخ از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

زیبا نعت جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ ۴

قصائد

لکھوں میں نعت احمد میں جو مطلع اپنے دیوانکا
تو ہو کیونکر نہ خامے کی زبان پر شکر یزدانکا

ازل سے ہو نئیں عاشق جلوہ محبوب یزدانکا
مری آنکھوں کے آگے پھر رہا ہی نور عرفانکا

مجھے سودا ہی یارب شاہ کے گیسوی پیچانکا
غبار آنکھوں میں پڑجائے مدینے کے بیابانکا

فراق مصطفے میں کیا بیان ہو سوز پنہانکا
کہ خورشید قیامت بنگیا ہی داغ ہجرانکا

کہان پایا گہر نے مرتبہ حضرت کے دندانکا
ہوا ہم رنگ لب کے رنگ کب یاقوت رمانکا

یقین ہی یہ کہ لیجائے مقدر جلد طیبہ کو
نظر آیا ہی رویا مین مجھے گلزار رضوانکا

دکھا دو تم خدارا مجکو اپنے حسن کا جلوہ
کہ اک مدت سے ہون مشتاق دید رو تابانکا

اگر آجائے آگے چہرۂ پرنور حضرت کے
تو ہوا انداز آئینے مین پیدا چشم حیرانکا

خیال مصحف روی نبی ہر وقت رہتا ہی
نکیون موزون کرون مین اندنون مضمون قرآنکا

پڑے ہین داغ یاد قامت [illegible]
مرے تن پر گمان ہی آجکل سرو چراغانکا

تصدق روضۂ انور پہ پھر پھر کے ہوجایئے
نظر آتا ہی گردش سے یہ مقصد چرخ گردانکا

بیان رنگینی لکھا حضرت ہو سکے کیونکر
جگر ہو خون جسکے سامنے لعل بدخشانکا

نصب ہو خانۂ دل پر علم اللہ کی مدد کا
نہ ہوگا دخل اسمین حشر تک شیطانِ مرتد کا

کرون مین شکر کیا اللہ کے انعامِ بیحد کا
عطا اوسنے کیا ہی مشغلہ نعتِ محمد کا

سرِ گیسو مین جب ہر دم چھپون مین نام احمد کا
عجب کیا پھر جو طائر دل اوڑے روحِ مجرد کا

سیہ کاری ہی پہ سودا ہی گیسوے محمد کا
نہین کچھ خوف گو وہ نامۂ اعمال ہو بد کا

یہان ہون نقش پر دل مین ہی نقشہ جا احمد کا
ہی عالم دامنِ دل مین مرے حضرت کے مشہد کا

نظر آدم کے سر پر تاج آیا گوہرین مد کا
مگر پایا دو عالم مین فزون رتبہ محمد کا

چمکتا تھا ستارہ آپ کے نورِ مجرد کا
نشان جب کچھ زمین کا تھا نہ اس لوحِ زبرجد کا

فرشتے پڑھتے تھے صلِ علیٰ حورین یہ کہتی تھین
شبِ معراج ہی غل ہی نبی کی آمد آمد کا

خدا دکھلائے وہ دن بھی شرف مین بھی پاؤن آپ سے
کرون ہر روز ان آنکھون سے مین نظارہ گنبد کا

خدا نے نعمتین بخشی ہین کیا کیا فیض حضرت سے
ہر اک کے ہاتھ مین دامن ہی اپنے مقصد کا

مین ہون تشبیہ کس سے سروِ قامت کی تمہارا ہا
بھلا ہم شکلِ طوبیٰ ہو گا کب تجھ سے سہی قد کا

شریعت کی کرو تم پیروی بخشش اگر چاہو
خدا کا عین خوش ہونا ہی خوش ہونا محمد کا

الٰہی ہو دعا میری قضا آئے مدینے مین
مرا ہر عضو طعمہ ہو وہان کے دام کا دد کا

وہ سر سبزی ہو حاصل سبزۂ گلزار طیبہ کو
کہ آئے سامنے تو رنگ پھیکا ہو زمرد کا

خدا کا شکر اس نے ہین کیا محبوب کے پیدا
وسیلہ ہاتھ آیا ہمکو قسمت سے محمد کا

جو آنکھیں ہوں تو دیکھیں نام ظلمت کا نہیں باقی
مثالِ مہر روشن ہو جہاں میں نور احمد کا

دو نیم اعدائے دیں کے دل نہوں کیونکر نعت سن سنکر
مری تیغ زباں میں کاٹ ہو تیغ مہند کا

مثالِ سینۂ پر داغ ہو دینا رہے یارب
اوٹھاتا لطف [illegible] میں [illegible] عیش مخلد کا

یہ خواہش ہے رہوں میں روضۂ پر نور کو تکتا
مری آنکھوں کی پتلی [illegible]

وہی اچھے ہیں جنکی عمر کٹتی ہے مدینے میں
کیا کرتے ہیں روز و شب نظارہ شہ کے مرقد کا

اگرچہ میں نہیں شاعر مگر مداح سرور ہوں
لیا ہے کھول فیض شہ سے میں نے قفل ابجد کا

کسی صورت پہنچ جاؤں الٰہی میں مدینے میں
طواف اکدن تو ہو جائے میسر شہ کے مرقد کا

مدینے کی زمیں کو ہو شرف کیونکر نہ گردوں پر
کہ اوسکے سینے پر تعویذ ہے قبر محمد کا

محمد پر فدا ہوں میں بچا تا مجکو شیطاں سے
الٰہی منہ دکھانا تو نہ ہرگز ایسے مرتد کا

عنایات الٰہی پر ہمیشہ تھا گذرا اوسکا
توکل پھر نہ کیونکر تکیہ اوسکے مسند کا

خدا کے فضل سے ہر علم میں اونکو مہارت تھی
پڑھا تھا گو نہ دنیا میں کسی سے حرف ابجد کا

مرا نقش تمنا بیٹھے کس صورت نہ کرسی پر
مدینے جا کے جب کھینچوں میں نقشہ شہ کے مرقد کا

حلاوت ایسی پاتا ہوں کہ خود لب سیر ملتے ہیں
ادا جب نام کرتا ہوں زباں سے میں محمد کا

یہ کہدو نغمہ سنجوں سے کہ سب تصویر بن جائیں
ہے شہرہ دو جہاں میں اب میرے اشعار مجدد کا

فقیرانِ مدینہ بادشاہوں سے بھی ہیں بڑھکر
حقیقت میں انہیں کو لطف ہے عیش مخلد کا

چلون کعبے سے مین لیک جب کہتا مدینے کو | تو ہو جائے سبھون کو شوق طیبہ کی زیارت کا

کرون کیا سخت حیران ہون کوئی تو شکل پیدا ہو | تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو شہ کی صورت کا

پھرے صحرائے طیبہ مین [illegible] ہجر بھی کھائے | نہ رکھے دوست اس عالم مین سامان عیش و عشرت کا

الٰہی جلد مین پہنچون مدینے مین کسی صورت | اوٹھا سکتا نہین ہون اب تو ہرگز بار فرقت کا

جہان مین آفتاب نور احمد جب سے چمکا ہی | ہوا ہی چاندنی اہل صفا مین نام ظلمت کا

جو لایا صدق دل سے سرور کونین پر ایمان | نہ چھوٹا ہاتھ سے اوسکے کبھی دامن شریعت کا

جو ہین بوجہل ثانی دشمنی رکھتے ہین حضرت سے | کھلیگا حشر مین حال اونکو کفر و شرک و بدعت کا

خدا کے سامنے کیا لیکے منہ جاونگا حیران ہون | پسینہ حشر مین ہوگا گرے چہرے پہ خجلت کا

پہن کر بیڑیان دوزخ مین جاوینگے قیامت کو | جنھون نے سلسلہ جاری کیا اونسے عداوت کا

خیال شاہ سے کرتا ہون چپکے چپکے مین باتین | ہوا ہی خانۂ دل مین بھی پیدا طور خلوت کا

ستارہ جو بلندی پر ہے تقدیر کا میری | تو مین ہر دم رہون مداح جان و دل سے حضرت کا

گل رخسار احمد کی تمنا دل مین رہتی ہی | نہین جی [illegible] رضوان مین [illegible] جنت کا

کسی صورت نظر آجائے یارب مجکو وہ جلوہ | بہت مشتاق ہون مین آجکل حضرت کی رویت کا

بیان اوصاف کا کیونکر ہو سکے ہی خاتمہ شہ پر | بلاغت کا فصاحت کا وجاہت کا سخاوت کا

خطر پھر سزا اعمال کا کیونکر ہو محشر مین | شہا جب آپ سا حامی ہو محشر مین اس امت کا

نہ مثل اپنا کیا پیدا نہ احمد کا کیا ثانی
خدا نے کیا دکھایا ہمکو جلوہ اپنی قدرت کا

نکل آئے وہ صورت جو مدینے میں پہنچ جاؤں
بہت مشتاق ہون یا رب مین روضے کی زیارت کا

تصور جب ہوا انگشت نبی کا وقت مرنے کے
زبان پر میرے [illegible]ادت کا

مجھے ہے دولت عشق نبی کافی زمانے مین
نہین ہے [illegible]ت کا

اگر زاہد کو ہے ناز اپنے زہد و تقویٰ پر
تو ہمکو بھی سہارا ہے محمد کی شفاعت کا

بشر ادراک سر حق واحد کر نہین سکتا
یہان کچھ بھی نہین ہے کام اعجاز و کرامت کا

فرشتے جو وہان پر ہون نہین ہے حور کی صورت
جو ہو کاخ فلک نقشہ مدینے کی عمارت کا

کیا گویا مجھے پھر خدمت نعت نبی بخشی
کرون کیونکر ادا مین شکر یا رب اس عنایت کا

مین آنکھون سے لگا دون پھولون جو حقیقت کے
مجھے ہو جائے خاک پائے شہ سرمہ بصیرت کا

جو ہو محبوب خلاق جہان عالم مین اے گردون
بشر کیا بھر سکے دم کب فرشتہ اوسکی شرکت کا

ہر اک کو اک نہ اک رہتی ہے حاجت دل فانی مین
کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج ہے دولت کا

مثال مہر گردون آبرو رکھتا ہون عالم مین
پڑا ہے جب سے دل مین داغ شاہا تیری الفت کا

جہان تاریک ہوتا ہے اوسی دم میری آنکھون مین
خیال آتا ہے جب شاہا مجھے مرقد کی ظلمت کا

اونھین کے جلوہ رخسار سے عالم منور ہے
چمکتا صاف ہے اونکی جبین سے نور وحدت کا

[illegible] عاشق اگر چہ ہون نہ جا کر شاہ کے در کو
تو پھر کیونکر نہ بچاؤن نشانہ مین ملامت کا

نظر احمد کا جلوہ خواب ہی مین مجکو آجائے
مرے سینے سے مٹجائے الٰہی داغ حسرت کا

مقابل آئینہ ہو کیا رخ پر نور احمد کے
سکندر بھی اگر دیکھے تو ہو عالم تحیر کا

درود اخلاص سے پڑھین کیون نہ امت ہم
اونھین کے لطف سے جنت مین پایا ہو گا حصہ جنت کا

خدا نے خود یہ فرمایا رہو پیرو محمد کے
بھروسا ذات پر اونکی رکھو ہم سے شفاعت کا

گدا ہین ہم در دولت کے سر پہ تاج عزت ہی
گمان ہی جابجا ہم پہ ہمارے سر پہ خلعت کا

رہین وہ شاد عالم مین جو قربان محمد ہون
بہے آنکھون سے جاری دشمنون کے اشک حسرت کا

کیا پیرو محمد کا دکھایا چہرۂ ایمان
کرون مین کس زبان سے شکر خالق کی عنایت کا

سواد خط سے پھر کیون نہ بوے مشک پیدا ہو
رقم پھر جا کرون جب وصف مین گیسوے حضرت کا

رخ پر نور کی مدحت مین تنہا مین نہین حیران
سخندانون پہ شکل آئینہ عالم ہی حیرت کا

اطاعت چاہیے حق کی پھر اوسکے بعد حضرت کی
یہی مطلب نظر آیا ہمین قرآن کی آیت کا

کسی مین نور ایمان ہی کسی مین کفر کی ظلمت
کوئی طالب ہی دوزخ کا کوئی مشتاق جنت کا

بہار گلشن رضوان ہے میرا بیان سارا
دکھاؤن مدحت شہ مین جو رنگ اپنی طبیعت کا

گنہ وہ بخشوائینگے خدا سے دن قیامت کے
سیہ کاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا

نہ کیون موج زن نعت محمد مین مرا مضمون
کہ ہون مین نا خدا قبضے مین ہو دریاے فصاحت کا

شفیع روز محشر ہین محمد ہی بقدر [illegible]
نہین کچھ منطقی کی شکل اسمین کام حجت کا

نبی کے عشق مین طرز نکالے نعت کے مضمون
ہوا ہی عمر بھر مین کام یہ مجھسے فراست کا

رسول اللہ محشر مین خدا سے بخشوا لین گے
نہ کبتک دھیان ہو گا اپنی امت کی سماجت کا

اوٹھون مین ساتھ ایمان کے ملے باغ جنان مجکو
الٰہی مین پھل پاؤن محمد کی محبت کا

خدا نے معرفت حضرت کو دی تھی جانتے تھے وہ
طریقہ کل شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

محمد پر نہ لایا صدق دل سے جو کوئی ایمان
حقیقت مین وہ جو بیدہ ہوا راہ ضلالت کا

کیا دین اونکا کامل اور ساری نعمتین بخشین
خدا نے خاتمہ اونپر کیا اپنی عنایت کا

یقین ہی جلد دہو جائیگا میرا دفتر عصیان
ادہر ہی جوش رونیکا ادہر ہی جوش رحمت کا

سطر ہر ورق ہر صفحہ عنبر بیز ہو جائے
ذرا بھی وصف ہو جائے رقم جو زلف حضرت کا

تمنا ہی کہ موت آئے مدینے مین مجھے یارب
کفن مین لطف حضرت سے ہو جلوہ رنگ خلعت کا

ہمیشہ مصحف روے محمد کا رہون حافظ
الٰہی مشغلہ ہر دم رہے اوسکی تلاوت کا

شب معراج حضرت عرش پر تھا یہ آسمانون پر
بندھا ایسا عمامہ کسکے سر پہ ہی فضیلت کا

ہوئی گم عقل شیطان کی محل کسرے کا تھرایا
ہوا شہرہ عرب مین جب محمد کی ولادت کا

پہنچایا نا کوئی صدمہ مجھے دنیا و عقبی مین
کہ ہون عادی مین یا رب فرقت کی مصیبت کا

جو حصہ کی کافرون نے شق کیا ماہ منور کو
دکھایا آپ نے اعجاز انگشت شہادت کا

ادہر ہی بار عصیان کا ادہر دامان احمد ہی
ادہر ہی جوش رحمت کا ادہر خرمن ندامت کا

ہر اک ذرہ اوسیکے نور سے پاتا ہین ہم روشن
ہی جلوہ مشرق سے تا مغرب اوسی مہر رسالت کا

خدا نے ذات حضرت پر کیا ہی خاتمہ سارا
نبوت کا رسالت کا سخاوت کا شجاعت کا

شب معراج یہ اللہ نے کی عزت افزائی
سر اقدس پہ رکھا تاج خوش ہوکر شفاعت کا

مین مشکل مین پڑا جاتا ہون لرزان خوف کے مارے
خیال آتا ہی جس دم مجکو آفات قیامت کا

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر اونکے پیرو تھے
اونھین ہاتھ آگیا تھا سلسلہ کیا خوب بیعت کا

ہزارون نعت احمد کے رقم اسمین مضامین ہین
قبالہ صاف ہی رضوان مرا دیوان ہی جنت کا

کہان مین نعت احمد کی کہان ہی یہ دعا یارب
کہ پھیلاؤن نہ دامن مین کسی کے آگے حاجت کا

کمر تو باندھ جا پہنچیگا ای آثم مدینے مین
شریک اللہ ہو جائیگا بیشک تیری ہمت کا

ازل سے مین تو عاشق ہون نبی کے روے انور کا
مجھے کچھ ڈر نہین ہی گرمی خورشید محشر کا

رقم کیا وصف مین ثنا کرون روے منور کا
مقابل ہو سکے یہ منہ کہان خورشید خاور کا

ملے بوسہ مجھے یارب رسول اللہ کے در کا
نکل جائے یہ ارمان اس دل بیتاب و مضطر کا

مین شیدا بھی ہون خاص اک بندہ ہون داور کا
زمانے مین نہ نکلے گا کوئی اسکے برابر کا

ہوا کوئی نہ ہوگا دوسرا مین شہ کے برابر کا
مکرم ہی رسولون مین وہ ہی محبوب داور کا

رہا کرتا ہون مین محتاج شہ کے روے انور کا
نہ ہوگا تیز میرے روبرو خورشید محشر کا

شب و وقت دعا یہ مانگتا ہون گر کبھی مین یارب
الٰہی خواب مین نظارہ ہو اُس روے انور کا

زبان کو نام احمد بھی نمک کا لطف دیتا ہی
جو پانچون وقت اوٹھتا شور ہی اللہ اکبر کا

رہیگا ایک بھی عاصی نہ پیاسا دن قیامت کے
پلا دینگے محمد سب کو پانی حوض کوثر کا

دُرِ دندانِ حضرت کی ثنا نے دی ہی یہ قدرت
اگر چاہون تو اک دریا بہا دون آب گوہر کا

خجل ہو جس سے اکثر مشک چین و عنبر سارا
بھلا پھر ہو سکے کیا وصف اوس زلف معنبر کا

بلا کر لے گئے جبریل کسکو پاس خالق کے
جہان مین کون ہمرتبہ ہوا ای چرخ سرور کا

فراق شاہ نے ایسا کیا ہی پر الم مجھکو
قیامت تک تھمے گا اب نہ آنسو دیدۂ تر کا

الٰہی جذب عشق شاہ لیجاے مدینے کو
کہ ہون مشتاق مدت سے ترے محبوب کے در کا

یہی ہی آرزو دلمین مدینے مین ہون جا کر
در دولت پہ ہو جاوے ٹھکانا میرے بستر کا

اگر تشبیہ دون اُن گیسوؤن سے ہو خطا ثابت
کہ جنکے سامنے ہی پست رتبہ مشک و عنبر کا

جو ہون ڈوبا ہوا مین بحر عصیان مین تو کیا غم ہی
خدا ہی ناخدا ہر وقت اس کشتی کے لنگر کا

گریبان صبح محشر کیطرح کیون چاک میرا ہو
کسی صورت جو دامن ہاتھ آجاوے پیمبر کا

خطا شاعر کی ہی نسبت جو دے رُوے مبارک سے
کہان یہ رنگ گلزار جہان مین ہی گل تر کا

فراق سرور دین مین ہون وقت جب گریان
مری نظرون سے گر جاوے نہ کیون رتبہ سمندر کا

مری تیغ زبان پر مدحت سرور سے صیقل ہی
جہان مین کون ہی قائل نہین جو اوسکے جوہر کا

کیا کرتا ہون مین مدحِ رخِ پر نور حضرت
ستارہ اوج پر ہی اندنون میرے مقدر کا

الٰہی فضل سے تیرے قضا آئے مدینے مین
ہو مرغِ روح مین انداز گنبد کے کبوتر کا

بیان ہو کیا ترے اعجاز کا ای سرورِ عالم
سبکا کرنا شجر کا بولنا ثابت ہی پتھر کا

مقابل آئینہ رخسارِ پر نور کے کیا ہو سکے کوئی
کہ جسکے آگے ہو حیران آئینہ سکندر کا

زبان پر صدقِ دل سے دمبدم نامِ محمد ہی
اوٹھے ہر دم نہ کیون خامے سے شور اللہ اکبر کا

لبون کے وصف سے حاصل ہوئی ہی اسقدر لذت
کہ محشر تک نہ لونگا نام مین قندِ مکرر کا

غلامانِ غلام ان پانچ کا ہون مین یارب
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

ثنا لکھتا ہون مین جبدم دردِ دندان حضرت کی
گمان ہوتا ہی سبکو پھر تو ہر نقطے پہ گوہر کا

زمین گلشنِ رضوان کا دھوکا سبکو ہو جائے
پسینہ ٹپکے جس جا آپ کے جسمِ مطہر کا

کیا تھا ہمسری گیسوے خوش رنگ سے دعوی
ہوتا رنگ کالا اسطرح پھر مشک اذفر کا

سیہ داغِ جگر کر فوق ہی خورشید گردون پر
رہا کرتا ہون مین مداح جب سے روے انور کا

تعجب کیا اگر مثلِ ہلال اک مین بھی نوری ہو
تصور جو رہے ہر دم مجھے روے پیمبر کا

محمد کے کفِ پاے منور سے مقابل ہو
جگر ہی یہ کہان ای پیر گردون مہر خاور کا

ثنا کرتا ہون جب چشم و ابروے محمد کی
زبان مین کاٹ پیدا ہو نہ کیونکر تیغ و خنجر کا

وہ رنگینی ہی ای رضوان رخِ رنگین حضرت مین
کہ جسکے سامنے ہو رنگ پھیکا مہرِ گلِ تر کا

بچانا مجکو یارب گرمی خورشید محشر مین
تصور ہو مرے دلمین نبی کے روئے انور کا

مجھے اے مومنو خاک در احمد کی خواہش ہے
خدا کے فضل سے طالب نہین دنیا کے زر کا

تمنا ہے یہی یارب کہ جب برپا قیامت ہو
ہو میرے ہاتھ مین دامن شفیع روز محشر کا

نہایت تنگ آیا ہون بچا لے مجکو شیطان سے
کہان تک ظلم اے خالق سہے یہ نفس اس ستمگر کا

کرم کی ہو نظر بہر خدا پہنچے ہٹے ہین
بہت مشتاق یہ عاصی ہے شاہا آپکے در کا

تمناے دل مضطر یہی ہے دن قیامت کے
ہو میرے ہاتھ مین اللہ دامن آل اطہر کا

کسی سے بھی نہ طے میدان مدحت ہو سکا ہے
یہان پر کند پایا ذہن سمجھے ہر سخنور کا

رقم وصف حبیب خالق اکبر ہو آثم
میسر ہو بھی جاے گر قلم جبرئیل کے پر کا

دشت مدحت مین پھر جست جو آئے قلم
پھر تو شرمندہ نظر آئین غزالان حرم

صدف دلمین وہ آتے ہی گہر بنتے ہین
دیتی ہے طبع رسا جو مجھے مضمون بہم

آپکی شان مین لولاک لما آیا ہے
آپکا وصف تو قرآن مین پایا ہے رقم

صاحب مہر نبوت ہین سخی ہین بے مثل
ہین جو عالم مین وہ یکتا ہیں مجھے خالق کی قسم

چرخ پر دھوم تھی معراج کی شب ہر سو
آج آتے ہین یہان جو ہین شفیع عالم

آتے ہین وہ گل تر جب ہوئی یہ گرم خبر
پھر تو آراستہ رضوان نے کیا باغ ارم

آپ کے گوہر کو پسینے سے وہ نہلاتی تھی — سبزہ و گل پہ جو اوس رات پڑی تھی شبنم

پھولے جامے مین سماتے تھے نہ گل ہی فقط — بلبلون کی بھی زبان پر تھا ترانہ ہر دم

کبک و طاؤس بھی شادی سے تھے سرگرم خرام — اور حق سرہ قمری کی زبان پر پیہم

تھے نہ حورون کے پرے اور نہ غلمان کی صفین — آسمانون پہ جلو داری کو حاضر تھے خدم

آمد آمد کی خبر جب شب معراج اڑی — سر نخوت سے پئے تعظیم کیا چرخ نے خم

شہ نے فرمایا جو جبریل امین لائے براق — میرے خالق نے کیا مجھ پہ بڑا لطف و کرم

جمع تھے مسجد اقصی مین نبی اور رسل — چرخ پر عیسی و ادریس تھے باہم خرم

ہر طرف پھرتے تھے اس رات فرشتون کے پرے — اور ہر ایک کی تھی گردن تسلیم بھی خم

چل سکا آگے نہ جس وقت براق خوشتر — پھر تو رفرف پہ رکھا شاہ دو عالم نے قدم

منتہی سے بھی جبریل امین تو تنہا — عرش پر لیگئے تشریف شفیع عالم

نور کے پردے بھی طے کر چکے جس دم حضرت — تو میسر ہوا دیدار خدائے اکرم

عرش تک جملہ فلک طے کیے لوٹے حضرت — سوے دوزخ بھی نظر کر کے گئے باغ ارم

جسنے تصدیق کی صدیق لقب اسکا ہوا — جھوٹ بوجہل نے جانا ہوا کافر اظلم

مطلع ثانی و ثالث کو بھی پڑھ تو آثم
کہ طبیعت تری ہم پاتے ہین حاضر اسدم

مطلع ثانی و ثالث

سخت حیران ہون وصف آپکا کیونکر ہو رقم
کہ جگر شق مرا اس کام مین ہی مثل قلم

سچ ہی یہ آئے زمین پر جو محمد کے قدم
قصر کسری کے ہوئے کنگرے درہم برہم

کعبے مین دیکھی تہو نے جو نبی کی صورت
یہ محمد ہین محمد ہین پکارے پیہم

آپکا عدل ازل سے ہی ابد تک قائم
یون تو کسری کے زمانے کی عدالت ہی ظلم

ہو میسر جو مجھے خواب مین بھی نظارہ
ہو کے بیتاب مین آنکھون سے لگاؤن قدم

گل خورشید سے بڑھکر ہی کہین روئے حضور
گل سے تشبیہ جو دے کوئی تو نادان ہین ہم

حکم اللہ کا ہی حکم محمد ہمکو
بخدا کیون نہ شریعت پہ رہین مستحکم

زر توصیف محمد کے مضامین خوش آب
ہین مرے واسطے ای مومنو دینار و درم

اسطرح حب نبی دلمین مرے جم کے رہے
جیسے خاتم مین سے ہے نقش نگین خاتم

مین تو ہندی ہون بھلا میری حقیقت کیا ہی
عجز کرتے ہین دم نعت عیان اہل عجم

موج زن کیون نہ دم نعت طبیعت ہو مری
بحر مضمون کے مقابل مین کہان ہین یم

دونون عالم ہین برابر مجھے ای عشق نبی
زندگی کی نہ خوشی اور نہ مرنے کا الم

تاب کیا ہی جو محمد کی کرون مدح و ثنا
نطق بیکار زبان بند ہی مثل ابکم

کہتے ہین احمد و محمود و محمد شاکر
ہی یہ ہر اسم ہمارے لیے اسم اعظم

عین فرقت مین ہو دیدار محمد جو نصیب
زخم دل کے لیے کافور کا ہو وہ مرہم

حکم جو دیتے تھے حضرت وہ بجالاتے تھے
جو حضوری مین رہا کرتے تھے ارباب ہمم

شکر صد شکر کہ ہو شغل مرا نعت نبی
گرچہ فرقت ہی مگر کچھ بھی نہین رنج والم

دخل شیطان کا دلمین مرے ہوگا نہ کبھی
نفس امارہ سے لڑنے کے لیے ہون رستم

طرفہ کیونکر نہ لکھون مطلع رابع آثم
کہ ہون مداحون مین مشہور بہ اعجاز رقم

مطلع رابع

یا الٰہی یہ ہے ہمیشہ دل ترا فضل وکرم
رہون ہر وقت مین مداح شفیع عالم

مجھ گنہگار کی آسان تو کر ہر مشکل
نعت احمد کا رہے شغل میسر ہر دم

بھیجون لاحول رہے دور یہ شیطان مجھسے
اوسکے حق مین ہو مری تیغ زبان تیغ دودم

گر رہے ظلمت عصیان مری مٹجاۓ تمام
ابر رحمت ہو مجھے صاف یہ چشم پرنم

شہ کے اصحاب ہین جو چار رہون اونپہ فدا
آل اطہر پہ بھی قربان رہون مین ہر دم

بخشدینا تو گنہ میرے طفیل حضرت
اور ماں باپ پہ استاد پہ رکھنا تو کرم

اوٹھون محشر مین تو تھامے ہوے دامان سرور
التجا تجھسے یہی ہو مرے خالق ہر دم

ہون گنہگار مین آثم مجھے سب کہتے ہین
میرے اللہ ہے مجھپہ ترا فضل وکرم

ہوا گر خواب مین دیدار محمد کا نصیب
تو کہے عقل یہ مجھسے پئے تعظیم سنبھل

سر بسر گیسوئے سرور کا تصور ہے مجھے
جوش سودا مین کہون کیون نہ مین جنگل جنگل

ہے یہ وصف لب شیرین محمد مین اثر
شہد کا پائے مزا کھائے جو وصف حنظل

ہون ضیائے رخ پر نور پہ مین پروانہ
شمع کی طرح نہ روشن ہے کیون دلکا کنول

رہ تو گلچین چمن نعت کا اے قلب حزین
کیا تعجب کہ ثمر لائے ترا نخل عمل

نام اللہ و محمد کا زبان پر جو رہے
ہو نہ تکلیف دم نزع ستائے نہ اجل

ہے یقین پہنچے نہ صدمہ مجھے حضرت کے طفیل
آ قیامت آئین دم حشر پڑے گو ہل چل

مدحت شاہ جو کی اور ہی سے نکلے جوہر
ہو گئی صاف مری تیغ زبان پر صیقل

زلف حضرت سے اگر مشک کو مین دون تشبیہ
سارا عالم کہے ہے عقل مین کچھ اسکے خلل

یا الٰہی مجھے روضے کی زیارت کا ہے شوق
کیون مدینے کے نہ جانب مین چلون سر کے بل

صورت ظاہری و باطنی مین یکتا ہین
سب رسولون مین محمد ہین ہمارے اکمل

حق جو ہے مدح کا وہ ہو نہین سکتا ہے ادا
جسکو دعوی ہو دماغ اوسکا ہے بیشک مختل

قلب مضطر کا تقاضا ہے یہی ہر ساعت
جو محمد کی زیارت کو تو چلتا ہے تو چل

ایک ہی رہ تو ہے محبوب جو اوسکا یکتا
نہ احد کا کوئی ہمتا نہ محمد کا بدل

[illegible] کاران شریعت تو چلے جاتے ہین
خام اس راہ مین آئے تو قدم چلنے سنبھل

معرکۂ ہجر پیمبر کا مین سر کیونکر کرون
گولیان نالۂ پیچیدہ کی ہین حلق پہ قفل

لب خوش رنگ محمد کی قسم ہی مدحت
کیون نہ دیوان پہ ہوے سنہری جدول

شوق حضرت کی زیارت کا یہان تک ہی مجھے
ہو سواری شہ یثرب تو چلون مین پیدل

کعبے کی طرح نہ کس طرح ہو جلوہ کہ وہ ہی
شمع وحدت کی ضیا بزم رسالت کا کنول

مدحت گیسوے احمد سے مجھے منظور رجو ہو
تو سیاہی کی جگہ مشک کیا جائے گھول

سخت دشوار ہی آسان نہین نعت نبی
لاکھ ہشیار ہو لیکن ہو یہان بے اٹکل

نعت حضرت کی کوئی کر نہین سکتا تحریر
نہ تو سبحان کی یہ طاقت نہ زبان اخطل

حسرت و یاس سے یہ ہجر نبی مین رو یا
کہ ہوے ساکن دریا بھی نہایت بیکل

تیغ فرقت کا مین زخمی ہون اگر جان نکلان
کہا اوٹھین صل علے سب شہداے مقتل

منزل شرع وہ ہی کوئی نہین چل سکتا
یہ سفر وہ ہو مسافر یہان پانون ہین شل

موے گیسوے محمد اگر سامنے آئے
کیا عجب نافۂ خوشرنگ سے بو جائے نکل

شب تیرہ مین کرونگا جو سفر طیبہ کا
آتشین نالے کے ہمراہ چلے گی مشعل

یون مہکتا ہی غلاف آپکے روضے کا لا
پیرہن مین گلی جس رنگ سے دے عطر کو مل

دردندان محمد کی جو کرتا ہون ثنا
قالب نور مین مضمون کے گھر جاتے ہین ڈھل

عقل کہتی ہی کہ ہو سرو ابھی سبز نہال
صبر کی برف مین یہ شیشۂ دل جائے جھل

بحر عصیان کا اگر جوش نظر آجائے — پانی پانی ابھی ہو جائے جیحون اور جل

اور برجستہ وہ پڑھ مطلع ثانی آثم — جس سے سبکا دل مشتاق ابھی جائے اچھل

مطلع دوم

آرزو ہی یہی جسوقت مری آئے اجل — لب پہ احمد ہو کبھی گہ احمد عزوجل

قصر کسریٰ کے گرے کنگرے میلاد کی شب — زلزلہ آیا زمانے میں پڑی اک ہلچل

سارے شیطان ہوئے مقہور ہوا فضل خدا — خیل بددین نے پایا کہیں بچنے کا محل

ہوگئی قصر شریعت کی بنا مستحکم — منہدم آگئے نظر سارے ضلالت کے محل

جب اڑی سارے زمانے میں ولادت کی خبر — کی رہ شکر فرشتون نے ادا سر کے بل

واہ ری شان کہ ہوتے ہی تولد شہ کے — مورد طعن ہوا دہر میں کسریٰ کا عمل

تیری درگاہ میں یارب یہ دعا ہی میری — سہو تک کو نہ مری نظم میں ہو کچھ مدخل

میرے اشعار کا شہرہ یہ جہان میں ہوجائے — کہ پڑھے کوئی قصیدہ نہ کسیکا نہ غزل

چاہے اللہ جنان دے مجھے چاہے دوزخ — لکھ چکا نامۂ اعمال مرا روز ازل

کیا ہون محبوب خداوند کے اعجاز بیان — شجر خشک نے کتنے ہی ہزارون دیے پھل

نام حضرت کا لیا ایک عرب نے جسدم — پھر تو آئی شجر کشت کی جڑ سے پات نکل

دیکھا یہ معجزہ حضرت کا تو خوش ہوکے کہا — ہین یہ محبوب خدا شک کو نہیں کچھ مدخل

جسطرف کرتے جہاد آپ ادھر پاتے ظفر
گرچہ کفار ہوا کرتے تھے بس دل کے دل

معجزے دیکھکے یہ سیکڑون لائے ایمان
نام کو بھی نہ رہا اُنکے عقیدے مین خلل

طرفہ تر آپ کے اعجاز تھے اللہ اللہ
موم ہو جاتا تھا پا رکھتے ہی سنگ جبل

لائے جب شہ کی نہ اعجاز نمائی کا یقین
کیون نہ بو جہل ہو مشہور جہانمین اجہل

خاک بھی کوچۂ احمد کی اگر مل جائے
پھر تو اکسیر سے بھی مین نہ کرون اسکو بدل

شب معراج کے مانند کوئی رات نہ پائے
آسمان ڈھونڈھتے اگر ماہ کی لیکر مشعل

قطرے شبنم کے جو تھے دامن گردون پہ گرے
شب معراج وہ ہمرہ گئے تھے اُٹھ اوجل

آمد آمد جو سنی باغ جہان مین شہ کی
بلبلین شاد ہوئین گل ہوئے سارے بیکل

قمریان چار طرف کرتی تھین کو کو پیہم
بیٹھی تھین شاد کسی شاخ پہ گل تھین بیکل

سارے طاؤس تھے اوس رات مین رقصان باہم
اور چھائے ہوئے رحمت کے تھے ہر سو بادل

پڑھتے تھے گل چمن دہر کے سب صل علی
غنچے کہتے تھے ہی معراج جناب مرسل

سبز تھون مین نہان تھے گل نسرین ایسے
جیسے مینا مین کرے آب گہر کو کوئی حل

کہین جنت کی فضا اور کہین طوبی کی ہوا
کہین تسنیم کے مانند بھرے کل جل تھل

دیکھنے کو جو سواری کے کھڑی تھین حورین
ناز تھا اونکا کہ صوفی کا تھا اک حسن عمل

کس زبان سے مین کرون صفت براق
وہ خرام اور وہ کنوتی وہ نرالی ہیکل

خوش خرامی سے رواں تھا شب معراج وہ یوں — جیسے اٹھکھیلیوں سے چلتا ہے توسن کوتل

سر سبز نور کی صورت تھا رخ صاف حضور — کحل مازاغ سے تھیں شاہ کی آنکھیں اکحل

طرف مسجد اقصی جو روانہ ہوئے شاہ — قدرت حق سے مہکنے لگے سارے جنگل

شہ نے جب مسجد اقصی میں کیا قصد نماز — ابر رحمت کا وضو کے لیے لایا چھاگل

جب براق نبوی اوڑ کے چلا سوئے فلک — پڑ گئی نور الٰہی کی گلے میں ہیکل

آسماں پر شب معراج جو پہنچے سرور — شرف اندوز ہوا نور سے ہر برج حمل

پیشوائی کو اسی رات ہیں مرسل سارے — آگئے موجود ہوئے تا بہ سپہر اول

شب معراج میں کیوں روشنی ہوتی نہ فزوں — سارے تارے تھے چراغ اور قمر تھا مشعل

چرخ پر فرش وہ اطلس کا بچھا تھا اس رات — کہ نہ قاقم ہی مقابل تھا نہ فرش مخمل

عرش نے شکر کیا اور پڑھا صل علی — کہ قدم رکھتے ہیں اب مجھ پہ نبی مرسل

عرش سے بڑھ کے اوٹھا پردۂ دوئی کا جو دم — تو محمد پہ ہوا لطف خداوند ازل

گرم بستر تھا جو تشریف وہاں سے لائے — پائی ہلتی ہوئی زنجیر در خاص محل

ہیں ناداں وہ سخنور ہیں کہ جو دیں تشبیہ — کب ہی بوئے تن اقدس کے برابر صندل

مست ہوں نشۂ الفت سے چمن کیا جاؤں — گرچہ ہر پھول وہاں کا بھی ہے مے کی بوتل

ثمر تازہ و بہتر ہی گل اس باغ میں ہیں — گل مضمون ہیں شگفتہ نہیں نام حنظل

کی ہین منسوخ رسولونکی کتابین تمنے
جز ترے کون ہوا ناسخ ادیان رسل

واقعی دشمن درگاہ الٰہی ہی بخیل
دل دیا جس نے نہ حضرت کو پڑا وہین خلل

روز جو باغ محمد کا تصور ہی مجھے
پڑھتی ہی بلبل دل اسلیے ہر دم یہ غزل

غزل

ہین جو عالم مین غلامانِ جناب رسل
دیکھتے ہین وہ گلستانِ جناب رسل

پاس اپنے شب معراج بلایا حق نے
واہ وہ وصل سے علے شانِ جناب رسل

پہلے ہی مغفرت امت عاصی چاہی
کیون نہ ہو سب پہ احسانِ جناب رسل

حشر کے روز جو ہو گرمی خورشید فزون
ای خدا سر پہ ہو دامانِ جناب رسل

سب رسولون پہ دیا فخر خدا نے اونکو
کیون نہ یکتائی ہو شایانِ جناب رسل

قصر گلشن نہ برابر نہ مکان جنت
عرش سے بڑھکے ہی ایوانِ جناب رسل

ہوگئے سیکڑون کفار بھی اہلِ اسلام
حق نما دیکھتی ہی شانِ جناب رسل

بڑھکے قرآن سے ہی مصحف رخ احمد
جلوۂ نور خدا جانِ جناب رسل

وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ مین مانند بلال
کبھی ہو جاؤنگا قربانِ جناب رسل

کر قبول اسکو الٰہی یہی آثم کی دعا
رہے تا عمر ثنا خوانِ جناب رسل

مناجات

یا الٰہی تو ہی مالک ہے تو ہی عزّ و جل
ہو ترے فضل سے مجھ میں نہ کوئی نقص و خلل

یا الٰہی تری طاعت میں رہوں شام و سحر
احمد پاک کے صدقے سے پڑے کوئی نہ بل

دل میں ہو ذکر ترا اور زبان نام نبی
تا دم مرگ الٰہی رہے یہ شغل و عمل

یا الٰہی مرے کرنا تو گناہوں کو معاف
روز و شب اسکے سبب نہیں پڑتی مجھے کل

جوش ماریگی اگر رحمت خالق دم بھر
پھر تو آفت یہ مرے سر ابھی جائیگی ٹل

بخشنا گرمی خورشید قیامت سے نجات
تا نہ میں موم کے مانند وہاں جاؤں پگھل

پیش آئیگی وہاں دیکھیے کیا فکر ہے یہ
ہے گناہوں کا تو دفتر مرا اک طول امل

حشر کے روز الٰہی ہو رہائی مجھکو
صدقہ احمد کا اوٹھاؤں نہ ذرا زلل و ذل

قبر میں دفن جو ہوں تو یہ نکیرین کہیں
حشر تک چین سے سو اب نہ ذرا ہو بیکل

حشر میں بعد فنا روے منور کا ہو دھیان
داغ دل ساتھ رہے راہ عدم میں مشعل

رخ پر نور محمد کا تصور ہو مدام
گوشہ قبر مرے حق میں بنے شیش محل

رخ چمکتا رہے محشر میں مثال خورشید
منہ گناہوں سے نہ کالا ہو کبھی مثل زحل

قبر میں ہو نہ عذاب اور نہ محشر میں عذاب
میری عزت ہے ترے ہاتھ اب اے رب ازل

ہو عنایت جو تری تو ابھی ہو جاؤں بحل
توبہ پھر سارے گناہوں سے کروں میں مہمل

تیری دوری ہو منہ پھیر سا سے یا رب | [illegible]

حشر مین دفتر اعمال تو دھونا بالکل | ہین صحیح آدن نظر مین یہ مثال مثل

بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یا رب | خادم احمد کا ہے یہ زیست مین عہد اٹل

یا الٰہی جو مدینے کی زمین پہ ہو گذر | شوق ہو دلمین قصیدہ ہو عریضہ بغل

ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر | روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا فیصل

ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہو دعا | ہو قبول اپنے پے ذات جناب مرسل

میرے مان باپ اور اُستاد اور احباب عزیز | شاد عالم مین ہون ہو لطف خداوند ازل

آثم اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین | رنج وہ دیتے ہین جو طول کلام مہمل

قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہذا مسمی بمدح خیرالانام
از نتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی
وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ وصبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بے مثل قصیدہ بخدا لکھا ہے | ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی

گذرے محسن کی دعا سے بحضور احمد | اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی

از فکر عالی جناب سید مہربان علیصاحب فرحان بریلوی

شعر عمدہ سے لکھے ہین آثم نے | نہین زنہار شاعری پر

کہدے فرحان نذر دیوان سال | مدح میں یہ قصیدہ ہی افضل

از حکیم اشفاق علی صاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علی صاحب وکیل عدالت بریلی

نہ ہے مضمون آشم جا نفسد اثر | درین اوراق شد منظوم یکسر

بگو اشفاق بس از روئے آداب | چھپا گلدستۂ نعت پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

لکھا جو مین نے وصف خدائے کریم کا | چشمہ مرا دہن ہوا فیض عمیم کا

عشق خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب | کس طرح مجکو خوف ہو نار جحیم کا

مہمان اوسکے خوان کرم پر ہر ایک ہی | کیا ہو سکے بیان غفور رحیم کا

سیدھا جنان کو جائیگا ای مومنو وہی | جو راستہ چلیگا رہ مستقیم کا

جس دل مین درد ہجر ہو یا رب ترا مقیم | عیسے سے ہو سکے نہ علاج اوس سقیم کا

تجھسے تجھی کو چاہتا ہون ای مرے کریم | طالب ہون جاہ کا نہ مین خلد نعیم کا

میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے | رہتا ہی مجکو خوف عذاب الیم کا

شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا | دل سے ہوا جو عبد خدائے قدیم کا

گلزار معرفت کا مین بلبل ہون مدام | جھونکا جو ہون آتی وہان کی نسیم کا

گلزار دہر کی سبھی لطافت نہ مین ہوا
ہوتا نہ اومین رنگ جو تیری نسیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا
حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان
کیا کرسکون بیان مین شان عظیم کا

ٹہرائے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی
کیونکر وہ مستحق نہ ہو آب حمیم کا

ادراک تیری ذات کا کیا کرسکے کوئی
بیکار اس جگہ پہ ہی شورا حکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پر آج تک
احسان مجھ پہ کیون نہو طبع سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہی تو ہی
ہی دستگیر تو ہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے آثم کو ہی حجاب
لیکن ہی ایک بندۂ احقر رحیم کا

وصف اے آثم کیا کر صبح و شام اللہ کا
ذکر کرتے ہین زبان سے خاص و عام اللہ کا

واسطے اونکے مراتب عالم باطن مین ہین
عالم ظاہر مین جو کرتے ہین کام اللہ کا

حرف کن سے خلق اوسنے سب کیا ہی جزو کل
دونو عالم مین ہی جاری انتظام اللہ کا

دین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہین
کیون نرکھے آسرا عالم تمام اللہ کا

دید کے قابل ہی یہ رتبہ کہ جبرئیل امین
روز پہنچاتے تھے حضرت کو سلام اللہ کا

دار فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی
باقی رہ جائیگا بس عالم مین نام اللہ کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہو
لم یلد ہی اور و لم یولد کلام اللہ کا

خود جہان مین ناتوان اسکو نکیون دم کرون
اہل باطن جپتے ہین جو وقت نام اللہ کا

مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین
نام لیتے رہتے ہین سب صبح و شام اللہ کا

کیا حسینون کے ہین لام زلف کو کہون عزیز
دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا

قبر سے اوٹھتے ہی پہنچونگا مین ہو کر منتظر
روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا

ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بھی نہ واقف ہو سکے
ہم بھلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا

کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑجائیگا
تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے ای آثم غلام اللہ کا

الٰہی تو ہی مالک دو جہان کا
الٰہی تو ہی رب کون و مکان کا

بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی
ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا

الٰہی معرفت ہو تیری حاصل
کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا

نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین
یہان دم بند ہی کلک و زبان کا

ترے محتاج ہین اعلیٰ و ادنےٰ
تو ہی یارب ہی حامی انس و جان کا

مین حیران ہون کہ چھوٹا منہ بڑی بات
یہان کیا نطق ہی میری زبان کا

طفیل سید ابرار یارب — تماشا دیکھون مین باغ جنان کا

کہانتک حمد روک آثم زبان کو — نہ دکھلا جوش اب طبع روان کا

رزاق ہی خلاق ہی محتاج وغنی کا — جز تیرے بھروسہ نہین بندے کو کسی کا

کیا تاب کہ مین ہون ترے فرمان سے باہر — ہر حال مین پابند ہون تیری ہی خوشی کا

دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش — رکتا ہی کہین ہاتھ سخاوت سے سخی کا

تیری ہی محبت مین مری جان نکلجاے — یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا

پہنچے ترے نکتون کو بھلا کسکی یہ طاقت — ہرگز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا

کیونکر نہ کرون حشر مین بخشش کی تمنا — رحمت تری پوری ہی نہین کام کمی کا

قدرت کا تری راز بھلا کسپہ عیان ہو — مالک ہی الہی تو ہی خشکی وتری کا

طاقت نہ زبان کو نہ دہن کو نہ قلم کو — کس سے ہو بیان ہی یہ محل بو العجبی کا

تو آتش دوزخ سے بچانا اسے یارب — جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

کیا وصف کرسکون مین خداے جلیل کا — اور اوسکے خاص لطف جمیل وجزیل کا

ہے ثنا و [illegible] حمد [illegible] ثنا کا — [illegible] کر لیے [illegible] سلسلا کا

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین — تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا منہ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم — دعوی قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا

روزِ ازل سے ہی مرضِ عشق بے طرح — عیسے سے کچھ علاج نہ اس علیل کا

دل کو مرے ذرا نہین خوفِ عذابِ حشر — ہی آسرا وہان مجھے تیرے کفیل کا

آثم کی آبرو ہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الٰہ تو عبدِ ذلیل کا

بہت سے ہون الٰہی مین بیمار مصطفے — ہو اب نصیب شربت دیدار مصطفے

اونکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین — دیکھا ہی جسنے جلوۂ رخسار مصطفے

گلگشت مین وہانکی نہ کیونکر بہار ہو — جنت سے بڑھ کے ہی کہین گلزار مصطفے

رہتا ہون دردِ ہجر سے گو بیقرار مین — لیکن پسند دل کو ہی آزار مصطفے

صالح وہ ہین جو شان فضیلت کے ہین مقر — وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکار مصطفے

کیا دہوپ مہرِ حشر کی اونکو ستائیگی — جن پر پڑا ہی سایۂ دیوار مصطفے

آثم کی ہی دعا کہ الٰہی قبول ہو
گو نعت یہ نہین ہی سزاوار مصطفے

یارب مین مدح خوان ہون محمد کی ذات کا — عاصی ہون پر نہ کیون ہو وسیلہ نجات کا

کیا شاں میں کہوں لب شیرین شاہ کو
کچھ پوچھیے نہ بات مزا کیا نبات کا

اللہ بخشدیگا گنہ اوسکے سر بسر
پابند دہر میں ہی جو صوم و صلات کا

کیوں شاعروں میں نام نہ میرا بلند ہو
لکھتا ہوں وصف اوس شہ عالی صفات کا

پھیلی تھی روشنی شب معراج اسقدر
دن سے بھی ہو گیا تھا سوا جلوہ رات کا

آتش کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
معلوم اوسکو حال نہیں ہی ممات کا

لکھوں کیا وصف میں ناچیز سردار دو عالم کا
اوسیکے نام نامی میں ہی عالم اسم اعظم کا

دلا توصیف ابرو میں ذرا تیغ قلم چمکا
کہ قبضہ میں ترے آجائے میدان نظم عالم کا

تبرک جانکر اوسکو جگہ آنکھوں میں دیتے ہیں
ہمیں یہ اشک کا پانی ہی شاہا آب زمزم کا

اگر عزت تجھے کونین کی درکار ہی اے دل
تو لازم ہی وظیفہ تجکو صلی اللہ علیہ وسلم کا

عطا کی دولت ایمان اگر بیکس کو تمنے
تمہارے سامنے کیا تذکرہ ہی جود حاتم کا

رہا کرتا ہی کشت دل ہرا سرسبز اشکوں سے
نہال تازہ فرقت میں پھلا کرتا ہی اک غم کا

بیان اوس شاہ کے رتبے کا مجھسے ہوسکے کیونکر
وہی ہی فخر عالم کا وہی ہی فخر آدم کا

الٰہی خواب ہی میں صورت سرور نظر آئے
نہایت شوق رویت ہی مجھے حسن مکرم کا

در فیض نبی کے سب گدا [illegible]
کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج درہم کا

پریشان ہون بہت دنیا کی کروہات سے ہائے
زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب ارحم کا

نہرا ہی جیسے دوران خدارا جلد لو میری
تپ فرقت کی شدت سے مین مہمان ہون کوئی دم کا

خدایا شکر یاد شاہ دین ہو اسطرح دل مین
کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا

عجب کیا حور جنت جو بٹھا لے مجکو آنکھون مین
کہ نعت مصطفے ہی مشغلہ ہی میرا ہر دم کا

لٹا دونگا مین ای جوشش جنون تجھ پہ جہان سارا
سنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا

خیال نعت مین بے پر اوڑا جاتا ہون مین ایسا
عجب کیا تھام لون جا کر جو پایا عرش اعظم کا

دل خستہ پہ عکس رخ انور ڈالیے شاہا
کہ پھر زخم دل ہاتھ آئے بہا ہا مجکو مرہم کا

کبھی کو نیک اعمالی پہ اپنے ناز ہو شاہا
بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا

شفیع روز محشر کا ہون مین مداح ای خالق
نکرنا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی ای آثم
سہ شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خیال روئے مصطفے پہ جب دل شیدا ہوا
سب سے لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا

سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین
گیسوے سرور کا جب دن سے مجھے سودا ہوا

ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہو گیا
یہ ید بیضا نیا ای حضرت موسی ہوا

آنکھ سے گر کہیو آتا ہو ہر گز ہاتھ یہ
ہو گیا نایاب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہوگئی خزفوں کی کرسی کرسیٔ عرش بریں ۔ نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا

نگین آئینہ سراپا یہ حیرانی بڑھی ۔ نقش پاے شہ کا جب جوہر دن کو نظارا ہوا

نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا ۔ وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا

چشمۂ کوثر کا دھوکا ہوگیا ہر ایک کو ۔ جب مری آنکھوں نسے جاری ہجر مین دریا ہوا

جذب دل لایا خیال سرور کونین کو ۔ آج مقصد میرے دل کا ای فلک پورا ہوا

آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہیں ۔ جب ہلی انگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا

دو دن کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے ۔ چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا

اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین ۔ ای منجم جب گرا آنکھوں نسے سیّارا ہوا

نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت تمام ۔ زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا

کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ ہر گھڑی ۔ کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آثم مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا تاج گدایانہ ہمارا ۔ انداز ہی کیا ہجر مین شاہانہ ہمارا

ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان ۔ مقبول ہو اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا

کیا کیا نہ ثنا کی دُر دندان نبی کی ۔ شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

للہ دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ
بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا

ہو دصیان نہ کم ساقی کوثر کا خدایا
کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا

جائے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا
آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا

بوے گل مرقد جو اڑا لائی صبا رات
گلزار ارم ہوگیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیرویِ نفس شب و روز
ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

جا کے طیبہ مین کرون ایسا بیانِ مصطفے
سب پڑھین صلِ علیٰ ظاہر ہو شانِ مصطفے

جب مدینے مین پہنچ جاؤن تو ہی یہ آرزو
ہو میسر میرے سر کو آستانِ مصطفے

یہ نہین ممکن کہ حقِ نعت احمد ہو ادا
ہون اگرچہ سخندان مدح خوانِ مصطفے

آپ کے اوصاف مین قرآن مالامال ہی
جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دانِ مصطفے

اہل ایمان ہین ہمیشہ پیروِ شرعِ شریف
ہین وہی فضل خدا سے دوستانِ مصطفے

روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتون کا گذر
عرش اعلیٰ کے برابر ہی مکانِ مصطفے

کیا ضرر پہونچا سکے شیطان کا سنگِ جفا
رہتے ہین سارے ملائک پاسبانِ مصطفے

ہی مدینے کا ہر اک گل غیرتِ باغِ ارم
مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستانِ مصطفے

مدحتِ احمد مین آثم خوب ہی قولِ وزیر
فہم کیا انسان کا سمجھے جو شانِ مصطفے

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا
وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا

کیون نہ ہو تیری شفاعت پر بھروسا اے نبی
ہی دو عالم مین تو ہی محبوب اک غفار کا

یا الٰہی رحم میرے حال پر اتنا تو ہو
جلد دیکھون جا کے روضہ احمد مختار کا

خواب ہی مین جلوۂ روے منور ہو نصیب
یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا

گرمیِ نار سقر سے کچھ ہمین دہشت نہین
سرد اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا

اشرفی مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل
مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی سکتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نکیونکر رنگ ہو گلزار کا

ہے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا
پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا

جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت
سب کا سردار تو ہی اے مرے سرور نکلا

یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا
نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا

آپ کے جسم مطہر کا پسینا اے گل
کہین عطر گل گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھانا تھا
اسلیے چرخ پر بلایا تھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا
شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا

چومتے کیون نہ پاے شہ قدسی
بخت خوابیدہ کا جگانا تھا

امتی امتی نہ کیون کہتے
حق سے امت کو بخشوانا تھا

تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات
فرش کیسا نور کا بچھانا تھا

زاہدون کو عبث ہی زہد انس
زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی سے لیتے کاش اثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کسلیے تکون مین رئیس اور امیر کا
بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا

محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی
تیرے سوا ہی کون اسیر و فقیر کا

ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر
ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا

کسکی زبان لائق مدح رسول ہی
مدحت لکھے کبیر کی کیا منہ صغیر کا

مداح شاہ دین ہون برابر ہی میرے کون
ہی عرش پر دماغ تو اب اس حقیر کا

یکتاے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے
رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا

اس بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل
مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا

اثم جمال روے محمد کے وصف سے
مین نے خطاب پایا ہی روشن ضمیر کا

عاشق ہوں جان و دل سے خدا کے حبیب کا
اختر ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اشعار نعت پڑھنے لگا ہوں چمن میں جب
صل علے ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجر نبی کے درد کی کیا ہو سکے دوا
بے فائدہ ہیں تو ہی نسخہ طبیب کا

برسوں کتاب عشق کا دل نے دیا سبق
احسان ہی میرے سر پہ ضرور ادیب کا

اعظم کو خلد دیجیے انعام میں حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا میں مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا صدقے میں آپکے
اسلام کا سنے مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ہوئی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپر حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر میں جسکو پلا دیا

دیوانہ میں ازل سے تھا احمد کی زلف پر
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

لوں رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائیں میں
گردن میں طوق عشق نبی کا پنہا دیا

فخر رسل کا کیا اونھیں نظارا ہو گیا
حوروں نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوس وقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب پہلے فرش نور فلک پر بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فوراً رولا دیا

باندھی ہے جسنے طاعت اللہ پہ کمر
مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا

واقف نہ تھے عشق سے لیکن خدا ضرور
واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آثم ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

ہر وقت مرے لب پہ محمد کا بیان تھا
جز رسل سے ملے اور نہ کچھ ورد زبان تھا

فرقت مین مری آنکھ سے آنسو جو روان تھا
ہر ایک کو اوس پہ دُر غلطان کا گمان تھا

کیون باغ مین مجھے گل جنت نہین آتی
بچپن سے گل عشق نبی دل مین نہان تھا

پیدا ابھی تھے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے
اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا

اصحاب وہ کرتے تھے ثنا جو کسی سے
اسد جسے ہر بار نبی فخر زبان تھا

اے فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا
تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ دہان تھا

کیا منہ مرا آثم جو کرون شہ کا بیان میں
واللہ کہ وہ تاج سر شاہشہان تھا

مجکو آجائے نظر روضہ رسول اللہ کا
منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا

کیون نہ ہم مرہون احسان ہون دردین عزیز
راستا سید صحابہ تا یا دین حق کی راہ کا

اونکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہو
جو سبھی آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپ کے روی مبارک کے مقابل ہو کلیم
ای فلک یہ منہ کہان عالم مین مہر و ماہ کا

کیا دکھاے حشر کے دن منہ خدا کو جاکے وہ
ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس بدراہ کا

آسرا تیری شفاعت ہی کا ہو روز جزا
ہو تو ہی حامی ہر موسے لگدا و شاہ کا

روز و شب جن و بشر حاضر ہین خدمت کیلیے
چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا مین ذرا جلوہ دکھا دو ای حضور
ہی بہت مشتاق اثم روے رشک ماہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہی حضور کا
ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل شعر نعت محمد کا ہو مرا
شہرہ نکیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوے جو مصرع بے سایہ سرو قد
مضمون یہ کیا باندھ لیا کیا ہی دور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منہ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا

ہر دم فراق شاہ سے ہی بیقرار کیا
مین کیا کرون علاج دل ناصبور کا

شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پر خطا ہون مین رب غفور کا

جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر
نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا

دعوی برابری کا کف پاسے کرے کے
مقدور یہ نہین ہی کسی طرح حور کا

سد ہو کرم کی نظر اسکے حال پر
اثم بھی ہی یہان [illegible] [illegible] حضور کا

گل ہو شگفتہ دیکھے اگر روے مصطفیٰ
سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوے مصطفیٰ

اتنا تو عاشقون کو محبت کا جوش ہو
دل سوے مصطفیٰ ہو نظر سوے مصطفیٰ

ہر دم ہی سیر سے درد مین والشمس اسلیے
تا دیکھ لون مین غرق اب ہی ہین روے مصطفیٰ

واللیل مین کیا ہی خدا نے بھی انکا ذکر
پنہ سے کو کیون پسند نہون موے مصطفیٰ

کیا منہ مرا کہ خلق نبی کا بیان کرون
اللہ کو پسند ہی خود خوے مصطفیٰ

دیکھون جو خواب مین بھی تو سر کیون نہ خم کرون
کعبے سے کم نہین مجھے ابروے مصطفیٰ

کیا تاب مہر حشر کرے مجھے گرمیان
دیکھا ہی جلوہ رخ نیکوے مصطفیٰ

کہتا ہی رات دن دل آثم تڑپ کے یہ
دیکھون الٰہی آنکھون سے مین کوے مصطفیٰ

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہو جائیگا
شاخ طوبیٰ کی طرح اپنا قلم ہو جائیگا

خود بخود ہو گی میسر دید روضے کی مجھے
جب مرے اللہ کا مجھ پر کرم ہو جائیگا

شوق جب لے جائیگا مجکو مدینے کی قریب
سر مرا پھر تو بے تسلیم خم ہو جائیگا

دل سے آثم وصف طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخل باغ ارم ہو جائیگا

مقبول نقد دل کا جو نذرانہ ہو گیا
جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہو گیا

آیا خیال چہرہ انور کا جب گھڑی | روشن ہمارے دل کا سیہ خانہ ہو گیا
صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول | شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہو گیا
کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا | جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہو گیا
میری نجات حشر میں ہو جائیگی ضرور | مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہو گیا
اللہ و مصطفے کے سوا کون ہے عزیز | دونو جہان سے دل اپنا بیگانہ ہو گیا
لائی جو بوے گلشن طیبہ صبا ذرا | خوشبو میں بڑھ کے باغ کا شانہ ہو گیا

ای شاہ اسکو زلف کا جلوہ دکھائیے
اثم کو سنتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہو گیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا | تو دو جہان میں سو سو طرح ظہور ہوا
میں تنگ ہجر سے تھا جب چلا مدینہ کو | عوض الم کے میسر مجھے سرور ہوا
خدا کا شکر ہوں منسوب اوسکی امت میں | کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا
کہیوں پسند ہو مخلوق کو سخن میرا | طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا
جو سر بلند کرے حق تجھے نکر غرہ | ہوا وہ پست جسے دہر میں غرور ہوا
غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے | خدا کے پاک کا ظاہر ذرا جو نور ہوا
تمام عمر تو غفلت میں کٹ گئی میری | ثواب کا نہ کوئی کام ہم سے حضور ہوا

یہی امید ہی آثم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور مین حاضر یہ ای حضور ہوا

ہر زبان کو کام ہی اس جالب نا نوش کا
تام ہر بجر طبیعت مین نہین ہی جوش کا

تیری رحمت اپنے دامن مین چھپا رکھے مجھے
سامنا جب ہوا الٰہی گور کی آغوش کا

ذکر سنتا ہی رسول پاک کا ہر صبح و شام
کیا کسیکو حال ہی معلوم دل کے گوش کا

کہ وہ عشق مصطفے سر پر اوٹھا لیتا ہی دل
جانتا ہی ہجر کو بار گران مہ دوش کا

کیون نہ ای آثم ترے دیوان مین ہو ذوق سخن
ہی تو اک ذلہ ربا خوان جناب ہوش کا

شہا چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
مہ و اختر کو چمکایا تو ہوتا

نہ لاتا تاب ای حضرت نہ لاتا
مگر رخسار دکھلایا تو ہوتا

بلا گردان در اقدس کا رہتا
مدینے مجھکو بلوایا تو ہوتا

گلی کے اپنے ذرون کو دکھا کر
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا

غم ہجر محمد نے رولا کر
سیہ نامے کو دھلوایا تو ہوتا

در مقصد تجھے ای چشم ملتا
ذرا اشکون کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خلد کی رکھتا ہی آثم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمین شغل رہا کرتا ہی
اوج پر اب تو ہمارا بھی ستارا ہوگا

نظر مہر بندگی جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاری کئی دریا ہوگا

گرد کس روز ہمین روضے کے پھرونگا یارب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھا دو مجھے رویا ہین جنابؑ
ہر مرض کا مرے حق مین وہی نسخا ہوگا

قبر مین بھی رخ شہ یاد رہیگا مجھکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثر عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھے گا
جسکو حاصل رخ رنگین کا پسینا ہوگا

مومنو بیٹھو ادب سے مین غزل پڑھتا ہون
شور اب دم مین بپا صل علےٰ کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ای آتش
تجھسے بڑھکر کوئی دنیا مین بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ ای دل ہے محمد مصطفےٰ میرا

دل و جان سے فدا ہون رخ پر نور حضرت پر
نہو کیون اسکے ہر دم وظیفہ صلی علیٰ میرا

نہین کچھ جا کے غم جو مبتلا درد فرقت ہون
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفےٰ میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا مین نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ محشر یا الٰہی میرا

مین ہون پیرو ترا مجکو بچانا نار دوزخ سے
تو ہی ہو رہنما میرا تو ہی ہی پیشوا میرا

گر اپنا نہین کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت
کہ حامی دن قیامت کے ہی فخر انبیا میرا

مصیبت ہجر کی کچھ ہو گر مین مر نہین سکتا
مسیحا جب ہو تجھسا کر سکے گی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا ہون نعت پاک اکثر
عجب کیا جو سخن ہو جائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفتہ دل ہو گیا
جلوہ حیرت ہی کہ بے دیدار مائل ہو گیا

جسنے دیکھا اک نظر نور اوسکو حاصل ہو گیا
نقش پا کے عکس سے لو ماہ کامل ہو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا تمام
ای مرے خالق وہی جنت مین داخل ہو گیا

یہ مقام شکر ہی دل مین تو ہی حب نبی
ورنہ شیطان اور میرا نفس قاتل ہو گیا

معرفت اللہ کی دم مین ہوئی اوسکو حصول
جو تصور مین حبیب حق کے واصل ہو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا ہی مومنو
جب رسول حق حبیب رب عادل ہو گیا

آئنہ اسکندر اگر دیکھے تو ہو حیرت اوسے
کب نبی کے رخ سے آئینہ مقابل ہو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے
رحمت خالق کا میری قبر پر ظل ہو گیا

شکر ہی پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے
ہو کے عاصی نیک بندون مین شامل ہو گیا

تم درود اخلاص سے ہر دم پڑھو اے مومنو
نعت کے باعث مین رحمت کے قابل ہو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آتم اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہین مین خدائے جلیل کا
دیوانہ ہون مین زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فدائے رسول ہون
دامن ہی میرے ہاتھ مین نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عز و جاہ
رتبہ جہان مین دیکھنا عبد ذلیل کا

ہین یون تو پُر گناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس شمع جمیل کا

لکھتا ہون وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات مین ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال و قیل کا

امت پہ ہمنے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر و قلیل کا

رویا جو مین فراق محمد مین اے فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھون جو مین مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی اے خدا یہی اب مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہو آتم نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثنا خوان ہون محمد مصطفےٰ کا
مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر
خدایا ساتھ ہو آل عبا کا

تمنا ہی یہ اپنی روز محشر
زبان پر نام آئے کبریا کا

مین ہون بیمار فرقت کیجیے رحم
کوئی نسخہ ملے مجکو شفا کا

رخ پر نور احمد پر فدا ہون
نکیون مین ورد رکھون والضحیٰ کا

جہان مدح رسول حق پڑھو نیز
نہو کیون غل وہان صل علیٰ کا

وہی ہی خلقت عالم کا باعث
وجود اوس سے ہوا ارض و سما کا

الٰہی جلد دکھلا مجکو جلوہ
مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آثم
کہ جو ملجا ہوا شاہ و گدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا
کچھ دغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا

نعت نبی کے لکھنے سے پھیلی ہی روشنی
ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا

کیا معجزہ بیان ہو اونگلی کا آپ کی
دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا

حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات
کیسا کیا ہی کام ادا یہ ثواب کا

حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی
یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا

گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہو گیا
آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

اتنا فراق سرور دین مین ہون بیقرار
ہی رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے
پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سرتا بہ پا ہون غرق گناہون مین اے نبی
حامی تو ہی ہی حشر مین مجھ خراب کا

جسنے خدائے پاک و نبی کو بھلا دیا
دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہی اسکے منہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکل احمد کا جس انسان کو سودا ہو گیا
مثل مجنون وہ پریشان سوے صحرا ہو گیا

شکر ہی عشق محمد دل مین پیدا ہو گیا
حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہو گیا

کھینچکر لیجائیگا سوے مدینہ ایکدن
طالع واژون مرا جو کچھ بھی تھا سیدھا ہو گیا

روز و شب کرتا ہون مدحت مین رسول پاک کی
پھر تعجب کیا فزون میرا جو رتبا ہو گیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوے قمر
دیکھیے اعجاز وہ دم مین دو پارا ہو گیا

دین و دنیا مین اوسکی نیکنامی ہو گئی
جو نبی پاک کی الفت مین رسوا ہو گیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھون مین صحرا ہو گیا

در شہ پہ ہو یارب سر ہمارا
وہان کی خاک ہو بستر ہمارا :

خدا کو پاس ہی ہر وقت منظور
عجب ذیشان ہی سرور ہمارا

جو شہ کی آستان پر جان نکلے
بہت انجام ہو بہتر ہمارا

کیا کرتے ہین ہم وصف محمد
الٰہی ہو مدینہ گھر ہمارا

نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق
شفیع حشر ہی رہبر ہمارا

ہمارے دلمین عشق مصطفیٰ ہی
ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آثم
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا
جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا

لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز
جبرئل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا

رہتی ہی مدینے مین بہار ایک نئی روز
جھونکا وہان جاتا ہی نہین باد خزان کا

ای کاش پہونچ جاؤن مین روضے پہ کسیطور
خادم مجھے کر دے کہین اللہ وہان کا

اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے
مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آثم
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھو نہین کیا وصف شاہ دین کا وہ فخر ہی سارے مرسلین کا
نشان ہی اوس سے فلک زمین کا بہا ہی نقش اولیا کا

فراق سرور میں ہوں میں لاغر کہ سب سمجھتے ہیں تار بستر
کیوں نہ ہو میرا یہ حال ابتر ہوئی پریشان وہ زلف عنبر کا

عجب ہی خوشبوئے زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہے الفت
بھلا میں دون کس سے اوسکو نسبت بہا ہے اوسکا نہ مشک چین کا

بیان ہوا اعجاز شاہ کا کیا خدا کے اکتھا نور کا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دو پارا یہ معجزہ اک تھا شاہ دین کا

ہوئے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آتش یہ جن و آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ میں اس درجہ میں نزار ہوا
کہ خار دشت کے دل میں بھی میرا خار رہا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہیں ٹھیرا
نبی کے ہجر میں اس درجہ بیقرار ہوا

اونھیں کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھیں کی ذات سے اسلام کو وقار ہوا

کسیطرح ہو سخن میرا ای خدا مقبول
کہ میں حبیب پہ تیرے ہوں جان نثار ہوا

نبی کے بعد ابو بکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار ہوا

ہوئے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
ق
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار ہوا

الٰہی جلد پہنچ جائے اب مدینے میں
یہاں پہ آتش غمگین ذلیل و خوار ہوا

بیان انسان سے مشکل ہی شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات میں آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھل جائے رہائی کا

الٰہی جلد مین پہنچون نظر آجائے وہ روضہ
کہ صدمہ اوٹھ نہین سکتا ہی مجھسے اب جدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہے
نبی کا روے اقدس آئینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی مین خلاف شرع اکثر کام کرتا ہون
تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی اور برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کر دے طفیل مصطفٰے یارب
کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہین جتنے انبیا سب تابع احمد کے شاہنشاہ
اونھین پر ختم ہم پایہ ہین خلعت مصطفائی کا

نکیونکر سر کو میرے سرفرازی سربلندی ہو
کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہون گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیون راہ بتلائین نہ اے آثم
خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لوگل نعت نبی کا خامہ گلچین ہو گیا
ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہو گیا

وصف لبہائے محمد نظم جب مین نے کیا
پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہو گیا

جو پھرا محبوب خلاق دو عالم سے ذرا
اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہو گیا

نکہت گل کی بو آئی جو لکھا وصف روے شاہ دین
زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہو گیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پر نثار
مال و زر کو جو تصدق کرکے مسکین ہو گیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہین تقدیر سے
جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہو گیا

شاد اے آثم حقیقت مین اوسکو جان لو
جو رسول اللہ کی فرقت مین غمگین ہو گیا

کا

ہی نقش اولیا کا

جب مرے پیش نظر شہر مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جاینگے دریاے الم سے ہم سب
جوش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی مین جو مدینے کو نہین جاونگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہے وجہ کہ قربان سب زمانہ ہوا

خدا کی راہ مین دیتا ہے جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ مثل مجلس انجم تمام خانہ ہوا

نہ کیون ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خداے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت مین
دہن سے وصل کا عیان ترانہ ہوا

الہی وہ بھی دن آئے کہ سب کہین ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

ما ہوا دے جو رجواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے مین ہو بے نیاز کا

[illegible] جو بشر ہو ہمیشہ نیاز کا
کیونکر [illegible] نہ [illegible] ہوا وسے گیا نیاز کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ
پھر سیکھیں کس لیے یہ طریقہ مجاز کا

یارب چھڑائے مجھے تو محمد کے واسطے
قیدی ہوا ہون مین ہوس و حرص و آز کا

غم کیا مجھے مین لطف نبی کا ہون شیفتہ
آیا ہی ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نکیون بزم دہر مین
عادی ہون مثل شمع مین سوز و گداز کا

وہ میکدے مین دہر کے پیتا ہون مین شراب
جسکے لیے ہی شرع مین فتوی جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول
عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ ری شان شاہ کی صورت تو دیکھیے
دم بند جس سے ہوتا ہی آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہی بار بار
مثل اویس کشتہ ہون مین تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشدے اپنے کرم سے تو
یارب ہی تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہی پھر و ساز زیست کا طیبہ کو جلد چل
آثم نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہو گیا
خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہو گیا

کیا رخ پرنور کو تشبیہ دون مین چاند سے
کفش پا سے جب خجل مہر منور ہو گیا

چہرہ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم
زلف سے شرمندہ شاہا مشک اذفر ہو گیا

دونون عالم مین ہوا حاصل مجھے عز و وقار
جب سے جاری نام شہ میری زبان پر ہو گیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو
جسطرف گذرے وہی کوچہ معطر ہوگیا

جب پسیا مین سنگ فرقت سے نبی کے مونہ
جسم میرا خنجر ایمان کا جوہر ہوگیا

یاد جب آگئے دم گریہ دردندان مجھے
میرا ہر آنسو جہان مین رشک گوہر ہوگیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم
میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہوگیا

وصف ابروے محمد ہوگیا جبمین رقم
شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہوگیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ اے آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہوگیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہوجائیگا
ہر سخن میرا بھی مقبول خدا ہوجائیگا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے
یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا ہوجائیگا

کی ہے مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر
میرا حامی روز محشر مصطفےٰ ہوجائیگا

جب خدا پہنچائیگا ہمکو مدینے کے قریب
پھر تو اپنا سبز نخل مدعا ہوجائیگا

دھیان ہے مدح نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہے یقین بالخیر تیرا خاتمہ ہوجائیگا

یا الٰہی کہین لڑ جائے مقدر اپنا
ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا
تم جو رویا مین دکھا دو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت مین داور اپنا | نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا
کسطرح فخر ہو لون کا نہ مین او سکو کہون | دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا
حشر مین دیکھکے امت یہ کہیگی ہمکو | دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا
ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجیے جلد | اسجگہہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا
حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے | پھر نہ کیون سمجھین کہ ہی چشمۂ کوثر اپنا
یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب | چین اک دم نہین پاتا دل مضطر اپنا
یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین | آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا
سو سو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر | مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا
آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچائے | ہو مدینے کی زمین اور تنِ لاغر اپنا
مین گدا کوچۂ احمد کا ہون یہ خواہش ہی | روضۂ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہی مدام ای آثم
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال مین اپنی تباہی کا | گناہون نے مرے دل پہ ہی اک دہبا سیاہی کا
خدا سے حشر مین کیونکر گناہون کو چھپاونگا | کریگا قصد اک اک عضوِ تن میرا گواہی کا
کھلایا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھون مین باقی ہی | ہی میری رشتے مین عالم چراغ صبحگاہی کا

کثرت سے ہین کیا پیش جا ئینگی دم محشر — نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذر خواہی کا

نکیو نکر بات بنجائے زمانے مین تری آثم
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا — شربت مجھے پلائیے یا شاہ دید کا
اللہ نے جو ابروئے شہ کا دیا ہی انس — اس وجہ داغ دل ہی ہمین چاند عید کا
ہی قرب ہر بشر سے نہین دور رب ذرا — مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا
کرتا ہون تازہ طرز سے ہر وقت مدح شاہ — شہرہ نہ کیون ہو میرے کلام جدید کا
دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم — رہتا ہی خوف صدمۂ یوم الوعید کا
جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو — مالک وہی ہی قفل جنان کی کلید کا
شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا مین — حافظ نہ کسطرح ہون کلام مجید کا

آثم تو راہ عشق کو طی کرکے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر دور و بعید کا

اعلیٰ ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا — کیا اونکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا
درپیش ہی ہر اک کے لیے منزل عدم — ای دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا
سٹ جائیگی مری ظلمت عصیان کسطرح — تیرے سوا نہین کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھیں ملون جو روضۂ اقدس پہ جا کے میں
کیون ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا

کس طرح سے لیکے جائینگے محشر کے روز آہ
گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا

ہی جائے شکر امت احمد ہوئے جو ہم
آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا

گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر
پر تھا خیال خلقِ خدا کی رفاہ کا

اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو
بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا

آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال
کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی مین خوب ہے آثم کہی غزل
صل علی کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا
عشق ہمکو دیا پیمبر کا

تو بچانا طفیل حضرت کے
یا الٰہی خطر ہی محشر کا

روے رنگین کے ہو سکے ہم مثل
یہ کہان حوصلہ گل تر کا

کیا بیان ہو صفائی روئے نبی
ہی خجل آئینہ سکندر کا

تشنہ لب کب رہیگی یہ امت
ہاتھ آئیگا جام کوثر کا

وصف دندان مصطفی ہو رقم
رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا

کر سکے یہ زبان کیا مدحت
ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤنگا نہ خوش ہوکر
مین ہون مشتاق آپکے درکا

یا الٰہی یہ نفس شیطان ہے
ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

مین ہون عاشق رسول کا آثم
مجکو کیا غم ہے روز محشر کا

گناہون مین سب عمر کھویا گیا
نہ جاگا مرا بخت سویا گیا

ادا کیون نہ کرتا مین شکر خدا
زبان کو مری حق نے گویا کیا

مین اس کشت دلمین با خضر کے ساتھ
ترے تخم الفت کو بویا کیا

میسر نہ دیدار حضرت ہوا
مین اس غم مین ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا مین آثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یارب کہین زمین نہ تھی آسمان نہ تھا
بس تو ہی جلوہ گر تھا کسیکا نشان نہ تھا

تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال
قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا

دنیا مین رہکے اوسکی عبادت نہ ہو سکی
عقبےٰ کا کام کچھ ہمین بارگران نہ تھا

مہر سے دل پاک کی چمکی جو روشنی
دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا

اچھا ہوا خدا نے جو تیری مدح کی
قابل ثناے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی مین رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفےٰ کے کوئی درمیان نہ تھا

شکر خدا ادا کرون کیون مین نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت ہرگز گمان نہ تھا

روشن کیا تھا نور ہی نے جہان جب
تارے نہ تھے بروج نہ آسمان نہ تھا

آفاق مین ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہان نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو تمھین
پہلے تو آنسوؤن کا یہ دریا روان نہ تھا

اعجاز مصطفےٰ کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق القمر ہوا

دندان مصطفےٰ کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا

وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق کہے یہ
تو نخل نعت سے لئے حاصل ثمر ہوا

کس روز ہم نے نعت نہین کی رسول کی
کس دن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا

جائینگے کرتے راہ مین ہم سجدۂ شکر کے
جس دن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا

شہرہ نہ کیون ہو سارے زمانے مین مہر کا
میرے تو دل مین عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہو گیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب سے تجھے مد نظر ہوا

کیونکر کرون نہ شکر مین پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا ہون یاد گہے زلف گاہ رخ
میرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین
رتبہ زیادہ ہو اوسی پرہیزگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین
ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرۂ رنگین کیا رقم
دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کیگا کیا
لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی
رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جا کے میری اجل آئے ای خدا
گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آثم کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی اوس نار کا

صدقۂ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا
مومنو ظل لوائے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کر دو نیکی سے بدل
اسطرف بھی اک نظر ای بندہ پرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم ای مومنو
جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کی چھوٹینگے روز جزا
انبیا ہونگے کھڑے نزدیک منبر دیکھنا

پاس اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا
ذات حضرت کا شرف اسرا اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی
آگ کو ٹھنڈا کرے گا دیدۂ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا
چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا

حق تو یہ ہی ای مرے رزاق تیرا ہی کام
رزق پہنچانا سبھون کو اور برابر دیکھنا

آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب میرے آقا میرے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہو گیا
لو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہو گیا

عاشقان روئے احمد نے جو کھولی چشم دل
مہر گردون دبروا ونکے شرارا ہو گیا

کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو
ماہ بھی جنکے اشارے سے دوپارا ہو گیا

جا چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین
وعدۂ دیدار محشر پہ سہارا ہو گیا

اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر
جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہو گیا

کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دست کے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمہارا ہو گیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا
دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا

صدقے سے زلف کے خطا ہو مری معاف
ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا

دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے
حیرت کی جا ہی کوزے مین دریا سما گیا

جائیگا رو سیہ بھی زیارت کے واسطے
جسدم کہ سوی طیبہ کوئی قافلا گیا

روز ازل سے عشق محمد ہوا مجھے
آنکھون سے کب تصور شاہ ہدا گیا

جاؤن جو ہند سے سوے طیبہ تو ہو یہ شور
صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آتش خدا کے فضل سے سارق نہین ہین ہم
باندھا وہی جو ذہن مین مضمون آگیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا
واعظ سے ہی بڑھکر کہین اسلام ہمارا

بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل
اللہ نے بخشا ہمین انعام ہمارا

دیوان مین رقم نعت محمد ہی سراسر
مٹنے کا نہین دہر سے اب نام ہمارا

تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمین شوق
بہتر ہوا آئی کہین انجام ہمارا

دیتا رہا دھوکے ہمین شیطان ہزارون
کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا

اب درد جدائی سے نہین جان بلب ہین
پونہچا دے صبا جاکے یہ پیغام ہمارا

آتش کی طرح نعت کا ہی شغل ہمین بھی
صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان مین آیا
پھر بھی یہی حیرت کہ نہ پہچان مین آیا

اطاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی
ہی حکم الٰہی یہی قرآن مین آیا

حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر
واللہ خلل اوسکے تو ایمان مین آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک	جبریل جنان سے لیے اک آن مین آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان مین آیا

کیا نعت نبی مین مجھے دعوی ہو رقم کا	عاجز ہی زبان حوصلہ ہی پست قلم کا
پیرو ہون جو محبوب خدا کا مین ازل سے	ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا
خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور	شاید کہ ستارہ ہی مرے بخت کا چمکا
نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا	اندیشہ نہین کثرت اندوہ والم کا
کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہو	محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا
مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی	رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا
روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب	شعلہ دل پر سوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون مین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہا تری شیرین بیانی کا	یہان آتا ہی صادق حکم مجھ پر بے زبانی کا
کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفے ہر دم	بھروسا کچھ نہین ہی مجکو اپنی زندگانی کا
شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے	مثال طور روشن ہو گیا گھر امہانی کا

مین کتھنی جلد نعت سرور دین نظم کرتا ہون
کرین انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا

گنہگارون کی بخشش ہوگی محشر مین شفاعت سے
یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا

نہ کم عشق رسول پاک سے مغموم رہتا ہون
ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیش جاودانی کا

رسول اللہ کے مین چہرہ انور کا عاشق ہون
جگر پر داغ روشن ہی مرے سوز نہانی کا

حقیقت مین فقط نام خدا رہجائیگا باقی
ہی سامان جسقدر مٹجائیگا سب دار فانی کا

کلام نعت تیرا کیون پسند آئے نہ عالم کو
جہان قائل ہی آثم تری شیرین زبانی کا

ردیف بای موحدہ

یا الٰہی میری آنکھون کو بصیرت ہو نصیب
خواب ہی مین روئے انور کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی آرزو ہے دل ہماری ہی یہی
مصطفٰے کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہون مین مداح حبیب حق عجب کیا روز حشر
آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا الٰہ العالمین مجکو طفیل ذات پاک
زندگی مین کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہون مگر امت مین ہون شفیع حشر کی
کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب

یا الٰہی فضل سے تیرے عکاسہ کی طرح
مجکو بھی اک بوسۂ مہر نبوت ہو نصیب

یا الٰہی رات دن مین بندگی کرتا رہون
اعتکافی طور ہو ہر وقت خلوت ہو نصیب

یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر
جب نکیرین آئین مرقد مین زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی ورد زباں ہو وا نفسی
مصحفِ روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی میں مدینے میں پہونچ جاؤں شتاب
دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ابروئے شہ کا ہے ہر دم خیال
یہ نئی تلوار ہے اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہے کہ آثم کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کار مدحت ہو نصیب

یہ قلم کو نہیں طاقت جو لکھے شان عرب
رحمت حق سے بھر لیتے ہیں میدان عرب

یہی حسرت ہے الٰہی مرے دل میں ہر دم
مرے سر پہ ہو پڑی خاک بیابان عرب

کیا کروں سیر میں باغوں کی مدینے کو چلوں
اپنا ہمسر نہیں رکھتا ہے گلستان عرب

اپنے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن
پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربان عرب

ہر ولایت پہ فضیلت ہو نہ کیونکر اوسکو
جب رسول دو جہاں ہوں ثنا خوان عرب

ہاں مدینے کو چلے جاتے ہیں آثم ہر سال
کیا قیامت ہے کہ بندہ نہیں شایان عرب

تاج عزت کا سر شہ پہ مزین ہو کیوں نہ
در دولت کے ہوں خدام جو شاہان عرب

نور میں جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ کر
ماہ بن جائے اگر شمع شبستان عرب

بعد مرنے کے وہیں قبر بنے گی آثم
ہے یہ تا حشر بھی چھوٹیگا نہ میدان عرب

ہیچ لطف و عنایات تھی معراج کی شب
احمد احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کاتب سے کسطرح رقم
لاکھ راتون کی گر رات تھی معراج کی شب

دھیان تھا امت عاصی کا نبی کو ہر دم
لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھین جبرئیل کیون
یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما ای آثم
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہی جا پہنچون ای دل مدینے کے قریب
ہون تڑپ کر جلد داخل مدینے کے قریب

فوق ہی شاہان عالم پر انھین ہر طرح سے
ای فلک پہنچے ہین جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین کا وہ بیان
کوئی جا نکلے اگر عادل مدینے کے قریب

کسلیے پھرتا ہی ای نادان تو ہر ایک جا
دولت کونین ہی حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہین اسرار غیبی منکشف
جب پہونچتا ہی کوئی کامل مدینے کے قریب

کسطرح عاصی ہین وہ جو پہونچ جائین وہان
رحمت حق ہوتی ہی نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہرون مین گھر آثم بنا ہی عبث
کر تو مسکن جا ای غافل مدینے کے قریب

ردیف تای فوقانی

کرون اب کس زبانسے مین بیان مولد حضرت
فرشتے جانتے ہین عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پونہچون مدینے یہ تمنا ہی
رہون مین دیکھتا ہر دم مکان مولد حضرت

حقیقت مین زمین و آسمان سے بڑھکے رتبہ ہی
برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت

گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا
فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت

کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر گردون
خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت

زیارت انکی بھی کرون تو سجدہ مجکہ شادی ہو
عجب رکھتے ہین تبہ زائران مولد حضرت

شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہو گئے ہین قربان
ہی بڑھکر آسمان سے عز و شان مولد حضرت

مین کیا ہون اور زبان میری ہی کیا جو وصف ہو آثم
تعجب مین ہین سارے مدح خوان مولد حضرت

رہیگی بعد مردن یاد شان مولد حضرت
زمین خلد پہ ہو گا گمان مولد حضرت

جو منکر ہین کہو جو چاہو حق مین اونکے زیبا ہے
بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت

خوشا قسمت مشرف رہتے ہین ہر دم زیارت سے
عجب رکھتے ہین تبہ زائران مولد حضرت

برستی رہتی ہی ہر دم وہان پر رحمت یزدان
وہ اعلی ہی زمین و گلستان مولد حضرت

بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ
ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت

نہ کیونکر اشتیاق دل سے مین اسکو پڑھون ہر دم
نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت

نہین ہی صبر کی طاقت فشال آثم کے اب مجکو
خدایا جلد دکھلا دے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے ہدایات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق مین تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہی کہ عجب بات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہین پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤن مین پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشتعلین نور کی ہر ایک جگہہ روشن تھین
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیون بلایا تھا محمد کو فلک پر آثم
کوئی واقف نہین کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی رویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کرین ناچار ہین دھبا نہ عصیان کا مٹا
آنسوؤن سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

ہین نبی کی مدح جو مقبول خالق ہوگئی
یون تو نعت شاہ مین ہوتے ہے گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کرین اسکا علاج
کشت دلمین ہمنے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی رہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جا گون عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجکو ہند مین سویا بہت

زائرون نے جب غلاف قبر شہ لا کر دیا
پھر تو آنکھون سے لگا کر اوسکو مین رویا بہت

مدح کرتا ہون تمھاری مفلس و ناچار ہون
پا ہی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یا الٰہی یون تو آثم بھی سیہ کار و کمین تھا
پر رہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

ردیف ثای مثلثہ

الفت مین آپ کی ہون مین بیمار الغیاث
شاہا مجھے دکھائیے دیدار الغیاث

یارب رہائی مکر سے شیطان کے ملے
بہکا رہا ہی مجھکو یہ مکار الغیاث

ای گلبند باغ جہان رحم کر ذرا
آتا ہی یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون نے مجھے بڑھا
ثابت رہا نہ جبہ و دستار الغیاث

مین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھ کر
ای باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کر سکا
شہرہ مسیح کا ہی بیکار الغیاث

بہر خدا دکھا دین لب جانفزا کو آپ
مرتے ہین لاکھون آپکے بیمار الغیاث

طی کرنا راہ نعت کا مشکل ہی کیا کرون
لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آثم کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

دین و ایمان کا گلستان ہی فرمان حدیث
دلمین قرآن تو اب ہر گل خندان حدیث

اہل اسلام کرین پیروی شرع خدا
فقہ کا ہی یہی قرآن یہی فرمان حدیث

دین و دنیا میں نہ کیونکر ہوں وہ سب سے اعلیٰ
ہوں جو احمد پہ فدا اور ہوں قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مرادل ہو نثار
جان رہے حق پہ فدا میں رہوں قربان حدیث

نام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی
جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیوں نہ مقبول ہو درگاہ میں آثم کا کلام
پیرو حکم الٰہی ہو ثنا خوان حدیث

مصطفےٰ کی کیوں نہیں ہوتی ہو دیت الغیاث
درد فرقت سے نہیں ہو مجھ میں طاقت الغیاث

مجکو طیبہ میں بلا لو جلد ای والا نسب
ہند میں کرتا رہوں کبتک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو میں بچ جاؤنگا
سامنے ہو آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا
رہتی ہو دلمیں مرے ہر دم یہ حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پہونچوں مدینے کی طرف
مفلسی رکھنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان
دیکھیے ٹلتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجائے طیبہ کو مجھے
کی بسر اس آرزو میں ایک مدت الغیاث

ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج
بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہوں شیفتہ
مجکو نہیں ہو گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشقِ نبی ملے
ہر آنکھ کو ہی دیدِ پیمبر کی احتیاج

طالب نکیون تمھارے ہین امت کے سب [illegible]
وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج

جنت مین جاؤن گا تو کہونگا رسول سے
مجھ پیاسے کو ہی ساغرِ کوثر کی احتیاج

محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر
ہی کشتیِ نجات کو لنگر کی احتیاج

سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیلِ شاہ
آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج
حق نے افلاک پہ بلایا آج

حورون نے چوم کر قدم شہ کے
بختِ خوابیدہ کو جگایا آج

حشر مین سب کہینگے حق نے تمھین
سید المرسلین بنایا آج

نعت کہنے سے اپنے رتبے کو
کچھ فزون آسمان سے پایا آج

کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے
مژدۂ مغفرت سنایا آج

حلقۂ زلف کی بلائین لین
طوق کس نے نیا پہنایا آج

شبِ معراج کہتے تھے قدسی
حق نے جلوہ تمھین دکھایا آج

ق

ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور
ہمنے مدت مین تمکو پایا آج

جلد طیبہ دکھا دے آثم کو
یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہوا انبیا کی احتیاج
انبیا کو ہو محمد مصطفےٰ کی احتیاج

اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا
کیون نہو ہر اک کو اپنے پیشوا کی احتیاج

ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے
ہی ہمین والشمس کی یا والضحےٰ کی احتیاج

واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی سب کائنات
تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج

یا الٰہی شربت دیدار ہوا بتو نصیب
مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج

ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی
ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج

دے گل باغ رسالت کو مرے جا کر خبر
اسلیے رکھتا ہون ہین باد صبا کی احتیاج

دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا
اونسے برآئے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آثم کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پہنچے سوی داور شب معراج
خالق سے ملے جا کے پیمبر شب معراج

محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور
ہر چرخ پہ تھا نور کا بستر شب معراج

یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ
گلدستے بنے چرخ پر اختر شب معراج

حضرت کے جو دشمن تھے انھین غم تھا قلق تھا
پہ عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج

خلوت تھی نکیون ہوتین بہم راز کی باتین
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے
پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج

آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش
باندھے تھے پرے سب نے فلک پر شب معراج

ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت
کچھ اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے آثم ہون بیان کیونکر مزے تیرے
تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج
کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

جبرئیل نے پر مل کے کف پائے نبی پر
سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج

لحظے مین کیا آپ نے طی ساتون فلک کو
گھر دم مین براق آپکو لایا شب معراج

کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف
لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج

جسوقت ہوا لطف الٰہی تو نبی نے
سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج

نزدیک گئے حق کے ہوئین راز کی باتین
واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج

ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے
جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

آثم ہوے حیران ملک دیکھکے جسکو
اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوے واصل شب معراج
ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

خال رخ پرنور سے شرمندہ تھے تارے　　اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج

یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی　　اک دم مین گیا سیکڑون منزل شب معراج

مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے　　ترتیب تھی گردون پہ بھی محفل شب معراج

جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورۃ　　والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج

سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے　　آ پہنچے فلک پر شہ عادل شب معراج

شک بخشش امت مین کچھ آثم نہین باقی
شہ جا کے سند لائے ہین کامل شب معراج

گوہر ہین وصف شاہ کے درج دہن مین آج　　ہو کیون بھرا نہ لطف ہمارے سخن مین آج

حاصل ضرور ہوگی اوسیکو بہشت گل　　مر جائیگا جو عشق رسول زمن مین آج

گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو　　خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن مین آج

کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا　　جلوہ ہی روے عیش کا بیت الحزن مین آج

آثم نہین جو عشق محمد بڑھا ہوا　　لگتا نہین ہی کیون دل محزون وطن مین آج

ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھادے پھر مجھے کسیطرح　　یارب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح

اللہ سے دعا ہی کرتا ہون مین مدام　　سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

رونے مین یاد رکھتا ہون دانتونکو اسلیے
ہر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہون وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہون معطر کسیطرح

بیتاب ہون بہت مین فراق حضور مین
یارب دکھا دے روے منور کسیطرح

پیاسا ہون وقت نزع تو سرور سے یہ کہون
مجکو پلادو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک چمک کے یہ کہتا ہی ای فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب مین آؤن نہ مین کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

آثم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہوگا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے مین کھینچتا ہون مین خسار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی ای خدا
پیدا ہی میرے سر سے گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دبگیا
گٹھری بھری تھی سرپہ مرے بار کی طرح

امید ہی کہ پہنچون مدینے مین جسگھڑی
تو گھومون گرد روضہ کے پرکار کی طرح

شیطان کے مین جور سے عاجز ہون بسکہ
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہار
داغ جگر ہی سینے مین گلزار کی طرح

مین ہون ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت مین اسلام کی طرح
ہون مین تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح

لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال
پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح

مین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب
ظاہر ہو میرے چہرے سے اسلام کیطرح

پہنچین گے اب سوای مدینہ کہین نہ اور
سکین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح

بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو
مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح

رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو
عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح

بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان
یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح

جب تک نہ جم کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے
پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح

نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر
تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح

آثم مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی
آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھادے نبی کا جمال رخ
رہتا ہی اندنون مجھے ہر دم خیال رخ

ماہ تمام اپنا دکھلاے گا کیا کمال
ظاہر ہر ایک پہ ہی نبی کا کمال رخ

اوس رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون مین آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھلے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوہ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین خدا سے سوال رخ

آثم یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر ہوا گستاخ
تمھاری نعت کو کہکر مگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدہ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم مین
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آثم نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسدرجہ تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہی میرا وصف مدینہ جو میں کرون
رحمت کے در وہان پہ تو ہین جا بجا فراخ

میری زبان پہ نعت محمد ہی دم بدم
شکر خدا کہ ذہن مرا ہو گیا فراخ

عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح
کرتی ہی دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ

سبحان کسطرح سے آثم کو سب کہینگے
مدح نبی میں جو ہوئی فکر رسا فراخ

ردیف دال مہملہ

میں دل سے ہون ثناخوان محمد
مری جان بھی ہی قربان محمد

مری یہ آرزو بر لا خدایا
کہ ہو جاؤن میں مہمان محمد

بنے رشک گل خورشید دم میں
بڑھے جو داغ ہجران محمد

زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
کرون میں جو بیان شان محمد

بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر
ہین عرشی زیر فرمان محمد

بھرون میں گوہر مقصد سے دامن
طفیل وصف دندان محمد

الٰہی حشر میں مجھکو بنانا
میں ہون دنیا میں گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آثم
خدا ہی مرتبہ دان محمد

مجھے ہی انس گیسوے محمد
بسی ہی دل میں خوشبوے محمد

دکھادے ای خدا کوے محمد
رہا کرتا ہی دل سوے محمد

ابھی مٹ جائے داغ دل ہمارا
جو آجاے نظر روے محمد

کیا انگشت سے شق ماہ گردون
یہ دیکھو زور بازوے محمد

وہین ہو جائے وہ تفسیر قوسین
جو لکھون وصف ابروے محمد

پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر
جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد

پیے گی تشنہ امت اوسکا پانی
جو ہوگی حشر مین جوے محمد

بیان ہو رتبہ شاہ دین کا کیونکر
فلک ہین زیر قابوے محمد

مراد دل بن گیا خورشید انور
طفیل مدحت روے محمد

ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر
مجھے ہی عشق ابروے محمد

وہی ٹھہرے جہانمین صاف باطن
نظر جسکی پڑے سوے محمد

کوئی کیا خلق مین ہمسر ہوا ونکا
خدا کو بھاتی ہی خوے محمد

خدایا جلد دکھلا دے مدینہ
طفیل قد دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو ای آثم مین جنت
جو آجاے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد
دکھادے مجکو دیدار محمد

دعا میری یہ ہی ہر دم خدا سے
نظر آجائے رخسار محمد

مقرّ ہین ہم رسول حق کے دل سے
شقی کرتے ہین انکار محمد

عزیز خلق اونکی ذات ہو جائے
جو پائین ظل دیوار محمد

کہینگے روز محشر انبیا سب
شفاعت ہی مگر کار محمد

ہی زلفون پر گمان لیلۃ القدر
منور ہی شب تار محمد

دعا آثم کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایان آثار محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیدائے محمد
رکھتا ہون ازل سے مین تمنائے محمد

آباد بیابان مدینہ رہے مجھسے
ہو سر کو الٰہی مرے سودائے محمد

مین عاشق شیدا ہون مری نعت ہی مقبول
ہر شعر سراپا ہی سراپائے محمد

خورشید قیامت کو بھی وہ جان لے ذرہ
دیکھے جو جمال رخ زیبائے محمد

کہتے تھے فلک پر شب معراج یہ قدسی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے محمد

یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو
پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتائے محمد

یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی
ان آنکھون سے دیکھون مین تجلائے محمد

آنکھون مین لگاؤن مین اوسے صورت سرمہ
ہاتھ آئے اگر خاک کف پائے محمد

ہر دم مری اللہ سے آثم یہ دعا ہے
دکھلا دے ذرا روضۂ زیبائے محمد

قرآن اگر ہے رخ نیکوے محمد
تو کعبہ سے کچھ کم نہین ابروے محمد

مدت سے تمنا ہے زیارت ہو الٰہی
رویا ہی مین آجائے نظر روے محمد

امت ہو خطا شک نہین جو کہون انکو
بڑھکر ہین شب قدر سے گیسوے محمد

محشر مین پلائینگے سب امت کو وہ ساغر
کوثر کو نہ کیونکر کہون مین جوے محمد

سب شیر کہین بیشۂ اسلام کا مجھکو
یارب کہین بنجاؤن سگ کوے محمد

اللہ سے ہر دم ہے یہی دل کی تمنا
ہر وقت رہے آنکھ مری سوے محمد

شق کر دیا انگلی کے اشارے سے قمر کو
کس زور پہ تھی قوّت بازوے محمد

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آثم
تھا جلوہ فرشتون پہ بھی قابوے محمد

مدت سے یہ بندہ ہے طلبگار محمد
اللہ دکھا دے اسے دیدار محمد

کچھ شک نہین دوزخ مین ہیگا وہ ہمیشہ
جسنے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد

کرتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر
منظور جو ہوتا نہین اظہار محمد

پھر عرصۂ محشر مین ہمین فکر نہوگی
کرتے ہین دل و جان سے ہم اقرار محمد

ہر جا ہی کھلی مسئلہ فقہ کی دکان
ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد

طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ
کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد

کیونکر نہ رکھین دھیان شب و روز ہم اوسکا
جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد

ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی
رکھ دلمین خیال گل رخسار محمد

مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود
کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد

کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس مرگ
آثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی بڑھے یہ ولاے محمد
کہ ہو جاؤن اک دن فداے محمد

خدا کا رکھو خوف ہر وقت دلمین
ہمیشہ یہی ہی رضاے محمد

نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف
رہون مین بھی زیر لواے محمد

مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے
کہ ہی عرش سے بڑھکے جاے محمد

لگاؤن مین آنکھون مین کیسے توتیا
یہ سر جو ہو خاک پاے محمد

خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا
وہ پیدا ہوئی ہی براے محمد

الٰہی تو کر میری امت کی بخشش
یہی دمبدم تھی دعاے محمد

حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا
وہ ہین سب کے سب آشناے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہنچے
کہا سب نے تشریف لائے محمد

سنا یہ جو مژدہ تو حورین پکارین
ق کہ صل علی آج آئے محمد

سوئے خلد جب وہ گئے بہر گلگشت
تو رضوان نے بھی چومے پائے محمد

یہ حورون کے نغمے سے آتی تھی آواز
کہ ہی جان سب کی فدائے محمد

یہ کہتے تھے معراج مین سارے عرشی
ملا کون حق سے سوائے محمد

جو ہین اولیا انبیا حشر کے دن
کرینگے سبھی اقتدائے محمد

تصور رہی طیبہ کا دن رات مجکو
کبھی لے اوڑے گی ہوائے محمد

یہ ہی ابتدا سب مین پہلے ہوا نور
کوئی جانے کیا انتہائے محمد

ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہون
وہ کرتا ہون جو ہی رضائے محمد

دعا حق سے آثم کی ہردم یہی ہی
کہ مقبول ہو یہ ثنائے محمد

عالم مین ہی جو خلق کو روئے نبی پسند
تو اپنے مغز جان کو ہی بوئے نبی پسند

ہی خُلق اونکا خُلقِ خداوندِ دو جہان
کیونکر نہ آئے خَلق کو خوئے نبی پسند

یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا
جنت سے بھی زیادہ ہی کوئے نبی پسند

اللہ کہا کے کہتا ہی والشمس کی قسم
یعنی کہ ہی بہت ہمین روئے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ ہر تشنہ لب کو آئیگی جسے نبی پسند

واللیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آثم کو پھر نکیون ہون وہ سے نبی پسند

یہ معجز نما تھا ہمارا احمد کہ سنگ و شجر نے پکارا احمد
کرے پیروی خلق کیونکر نہ ہر دم جب اللہ کو خود ہو پیارا احمد
بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی زمانے مین وصف تمہارا احمد
تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر نہ کیون ماہ کرتے دو پارا احمد
قیامت کو جائیگی جنت مین امت کرینگے برابر اشارا احمد
گناہون کی کثرت سے امید کیا ہی شفاعت کا اک ہی سہارا احمد

قیامت مین آثم کو تم بخشوانا
بھروسا ہی تم پہ ہی سارا احمد

کوئی انسان کریگا کیا بیانِ روضۂ احمد بڑھی ہی عرش اعظم سے بھی شانِ روضۂ احمد
رہا کرتا ہی مہرِ آسمان جاروب کش دن بھر ہی شان رفعت گردون نشانِ روضۂ احمد
گلستانِ مدینہ بلبل دل کس طرح چھوڑے برنگ باغ ہی ہر اک مکانِ روضۂ احمد
لیا کرتے ہین بوسا کنان عرش کرسی کے ہی مثل سنگ اسود آستانِ روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آتش خدا نے شاہ والا کو
کہ رہتے ہین ملائک پاسبان روضۂ احمد

ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہو پئے دیوان کاغذ
مدح رخ سے جو بنے رشک گلستان کاغذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر
ہو گیا دہر مین اوسوقت سے ذیشان کاغذ

جب مین جانون کہ مدینے سے ہی شقہ آیا
ہاتھ مین لاکے جو دے مرغ سلیمان کاغذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مین نے
تو سکندر بھی ہوا دیکھ کے حیران کاغذ

شعلہ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون
صفت دامن آتش ہوا سوزان کاغذ

مدح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر
وصف سے خال کے ہوتا ہی پرافشان کاغذ

آرزو باد صبا سے ہی یہی آتش کی
کہ پہونچ جائے مدینے کسی عنوان کاغذ

ہی وصف حسن شاہ سے میری زبان لذیذ
یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب
معلوم ہو گا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک
ہو جائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ اوس لب شیرین کی ہی مجھے
نزدیک میرے تو ہی یہی عشق نہان لذیذ

وصف دہان شاہ دکھلائے جو معجزہ
آتش ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہے امت جو زمین پر
عرق آتا ہے حضرت کی جبین پر

جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت
ہے رحمت ختم ختم المرسلین پر

امیر خلد ہم ہونگے مقرر
ہم ایمان لائے ہین ہم وارثین پر

ہمین کافی ہے سودا زلف شہ کا
ہے نازان حور زلف عنبرین پر

ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے
نہین موقوف کچھ روح الامین پر

ہلال آسمان بھی غم مین خم ہے
نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوۃ آتش کی پہنچے اجمعین پر

بھروسا ہے شفیع روز محشر کی شفاعت پر
نہین ہم مطمئن اس زہد کی پر و طاعت پر

بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلائیے شاہا
نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر

الٰہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجکو
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر

گل جنت مجھے خوش آئے ہی گر کیا رضوان
فدا ہون جان و دل سے مین بہار کوے حضرت پر

بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
فدا حوران جنت جب ہین اس حسن و لطافت پر

ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل و ارفانی پر
کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہون مین بے بس پہ مدینے کا ارادہ ہی
فرشتے مرحبا کرتے ہین ہر دم میری ہمت کو

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نہ کیونکر دہر مین اثیم
نہ ہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پر

ہی گیسوئے احمد کا جو ہر تار معطر
ہوتا ہی قلم وصف سے ہر بار معطر

کیا اوسکے مقابل ہو کوئی باغ جنا کا
طیبہ کا ہی ہر کوچہ و بازار معطر

رہتا ہی خیال اسمین گل روئے نبی کا
کیونکر نہ رہے اپنا دل زار معطر

ہوتا تھا گلاب آپکا گرتے ہی پسینا
تھا ایسا تنِ احمد مختار معطر

اثیم مین مدینے کا کرون وصف تو کیا
رہتے ہین وہان کے در و دیوار معطر

کہین اللہ محمد کا دیار آئے نظر
کہین طیبہ کے گلستان کی بہار آئے نظر

وہ کبھی دن آئے کہ پہونچون مین مدینے کے قریب
دور سے آنکھون کو وہ پاک مزار آئے نظر

آنکھین روشن ہون مری اور ہو دل آئینہ
جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر

نہ دکھانا رخ رنگین نہ تسلی کا سبب
کسطرح شاہ مجھے شکل قرار آئے نظر

خلد مین بہر محمد مجھے مل جائے مقام
یا الٰہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر

اثر الفت احمد سے سبک بار رہون
یا الٰہی مجھے عصیان کا نہ بار آئے نظر

دیکھوں جز گیسوئے احمد نہ کوئی شئے آثم
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان کے برابر
ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشان کے برابر

کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہوں قائم
یہ بھی تو ہی اللہ کے فرمان کے برابر

کچھ خوف نہیں کثرت عصیان سے کہ شاہا
شفقت ہی تری رحمت یزدان کے برابر

جن و بشر و حور و ملک کیا ہوں مقابل
کوئی بھی نہ ہو شہ کے ثنا خوان کے برابر

پونہچوں جو مدینے تو چھٹوں قید الم سے
ہی ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر

اک کوہ گران سر پہ اوٹھائے ہوے ہم ہیں
ہی بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر

بیدین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل
کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر

جو منکر حضرت ہی وہ منکر ہی خدا کا
کافر ہی وہ مردود ہی شیطان کے برابر

ہین نوح سے پے کشتے دل مجکو محمد
قطرہ ہی مجھے اشک کا طوفان کے برابر

خادم در حضرت کا سکندر ہی جہان میں
دارا تو کبھی ہو گا نہ دربان کے برابر

آثم مرے اشعار ہیں سب نعت نبی میں
دیوان ہی کس کا مرے دیوان کے برابر

ہی آپکا جو روضۂ انور زمین پر
پابوس کو فلک کا جھکا سر زمین پر

معراج مین تو ساتون فلک طے کیے مگر
اک لمحہ مین پھر آ گئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہین تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہین صدقے ہو کے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھانا شہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار انکو دیا ہر زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے مین
کیسے نصیب آور ہین بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون کی کیونکر زمین ملے
ہو جب بناے روضہ انور زمین پر

ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی بیشتر یہ کام روز
پونہچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی مین کٹے یہ عمر
پیتا رہون الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہون مرے معاف
مدحت تمہاری لکھتا ہون خیر الانام روز

افسوس بے نصیب نہ یثرب مین رہون
طیبہ مین زائرون کا ہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہین محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہون کا دام روز

اللہ التجا یہ مری ہی کہ عمر بھر
ہو دل مین عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کرون خدا کی خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پہ ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مرا دل
بھیجون درود تم پہ رسول انام روز
دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال
کیونکر کرون نہ وصف بھلا صبح و شام روز
کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا
اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز
جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم
بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آثم قدیم سے ہون مین عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز
محبوب تم ہو تم بھی ہو اے مصطفےٰ عزیز
مین ہون فدائے چہرۂ پرنور مصطفےٰ
یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحیٰ عزیز
ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی
نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز
اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین
مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز
ولمین کمال گرمیٔ عشق رسول ہی
طیبہ کی کسطرح نہو مجکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آثم ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو باچشم تر نماز
اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز
کیونکر کرین نہ سجدے ہم اللہ کے لیے
خود خشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

شام لحد کا انکو نہیں ہی ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز

کردیگی مطمئن وہ مصلی کو وقت مرگ
کھو دیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز

بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز

دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیِ مہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جلد اثر نماز

شرمندہ کف پا سے ہی مہتاب شب و روز
خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز

للہ ذرا جلوۂ دیدار دکھا دو
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز

ابروے محمد پہ ہین عاشق ہون اسلیے
ہی مورد سجدہ یہی محراب شب و روز

اے شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
ہین صدمۂ فرقت سے ہون بیتاب شب و روز

ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
آتا نہین آنکھوں مین نظر خواب شب و روز

جلوہ نظر آئے مری آنکھون کو الٰہی
فرقت مین رہا کرتی ہین پرآب شب و روز

کیا جلوۂ رخسار محمد کا بیان ہو
رہتے مہ و خور دونون ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کر لو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز ‎ جاری ہی زبان پر ہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہو نہین عزیز خلق ‎ میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام ‎ اتنی دعا ہی تجھسے یہی صبح و شام روز

الفت مین آپ کے نہین چکر ہمین فقط ‎ گردش مین ماہ و خور بھی ہین خیر الانام روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی مومنو ‎ نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہو نہین ازل کے روز سے عاشق رسول کا ‎ پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ ملا تھا ہمارے رسول کو ‎ لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھوٹ سکے کبھی ‎ پھیلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

آثم کی رات دن ہی یہ اسکی دعا ‎ نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

ردیف سین مہملہ

میرے دلمین یہ رہی شاہ تمنا افسوس ‎ کہ ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تا دم مرگ یہ حسرت رہی ای فخر امم ‎ جیتے جی آپکو مین نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اوٹھاتا رہا مین صد برسون ‎ موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا ‎ مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہو کر بھی گنہ ہونے نہ مین باز رہا ‎ خواب غفلت سے مین آثم بھی نہ چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا بلند
پھر بھی قدمون پہ یہ سر ہمنے نہ رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمائیے آپ
ہی سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہی فدا آپ پر ای شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا نہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
ہجر در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مہ قد سرو کے پاس
ہی زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یون محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہی دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یا الٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن آئے جب
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفا پاک کے ای زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین در کے پاس

داغ دل کا پاس ہی تو حرص ای آثم نکر
یہ چراغ آنے نپائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پونہچون شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہی خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یا الٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح مین تو گیسوے عنبر فشان کا ہون
پھٹکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجھسے نعت نظم
آئے نہ لفظ شرک زبان و دہن کے پاس

پھر جبہ شریف کو چوموں ہزار بار
جا پہونچوں جب رسول کے پیراہن کے پاس

دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار
پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس

وصف لب رسول کیا ہے بقول ہوش
تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس

آثم اگر تو شہر مدینہ پہونچ گیا
زنہار پھر نہ آئیگا اپنے وطن کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ کون ہے جسے رہتی نہیں خدا کی تلاش
جسے خدا کی ہو اسکو ہے مصطفے کی تلاش

ہمیں تو خاک در مصطفے ہوئی اکسیر
ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش

نصیب ہو تو الٰہی بناؤں سرمۂ چشم
اسی سے ہے مجھے سرور کے خاک پا کی تلاش

جہان میں یوں تو تمام انبیا مشرف تھے
مگر وہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش

ہمیں وسیلۂ احمد ہے حشر کے دن تک
ہوا کرے جو کسیکو ہو مقتدا کی تلاش

الٰہی درد جدائی مصطفے ہے ہمیں
یہی سبب ہے جو کرتے ہیں ہم دوا کی تلاش

الٰہی موت مدینے میں آئے آثم کی
اگرچہ ہے بھی تو ہے اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہے تو پھر کیوں کرے طاعت کو فراموش
کافر ہے کیا جسنے شریعت کو فراموش

محبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے
پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش
ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے
جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آثم
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش
ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے مسلمان خاموش
وصف مین روے محمد کا نہ کسطرح کرون
کسلیے ہو کے رہون حافظ قرآن خاموش
شمع سان جلتی رہی صفت محمد مین زبان
یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش
بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا
ہونگے سب پیش خدا اصحاب ایمان خاموش
عشق احمد مین نہ کر نالہ تو بلبل کی روش
صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش
عمر بھر مدح محمد نہ کرونگا کیونکر
شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش
حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی
ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش
وصف احمد مین ملائک سے جب بن آئی
صورت آئینہ ہم کیون نہون حیران خاموش

کر چکا وصف نبی ملگئی جنت تجکو
اب یہ مناسب ہی کہ ہو آثم نالان خاموش

ردیف صاد مهمله

میرے دلمین تو ہی اللہ نبی کا اخلاص
تجکو کسطرح پسند آسکے کسیکا اخلاص

تاب کیا ہی کہ بیان کرسکے اوسکا انسان
کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص

ساتھ رہتے تھے محمد کے ابوبکر و عمر
تھا بہت شاہ سے عثمان و علی کا اخلاص

اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجا مصحف
کسطرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص

یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی
رہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص

بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو
کی دہاشمی و مطلبی کا اخلاص

بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے
دلمین کیون ہو نہ انکے علی کا اخلاص

عشق رکھہ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آئیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولوں مین کیا خاص
محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص

کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پر اپنے
اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص

کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو
ہین دونون جہانین وہی محبوب خدا خاص

اللہ عذابون کی مصیبت سے رہا ہون
پہنچے تری درگاہ مین میری دعا خاص

مین واعظون کا کیون نہ رہون تابع فرمان
وارث ہین نبی کے وہی جو ہین علما خاص

یون کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا
ہی رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص

ق

تو آتی صدا غیب سے کیون فکر ہی تمکو
شافع ہو سبا امت کے تمھین روز جزا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم
آجائیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص

ردیف ضاد معجمہ

مین تو عاشق ہون مدینے کا وطن سے کیا غرض
بلبل محبوس کو کیسے چمن سے کیا غرض

وصف گیسوے نبی سے ہی معطر یہ دماغ
مجکو بوے نافۂ مشک ختن سے کیا غرض

مین تو پابند شریعت ہون کہون کیونکر نہ نعت
عشق شہ جنکو نہین اونکے سخن سے کیا غرض

چاہتا ہون مین کہ بوسہ لون گل رخسار کی
مجکو گلزار جہان مین یاسمن سے کیا غرض

خط و خال شاہ پر رکھتا ہون مین ہر دم نظر
ای مہ گردون تری اس انجمن سے کیا غرض

مین اشارون سے کیا کرتا ہون وصف شاہ دین
مجکو کیا مطلب زبان اور دہن سے کیا غرض

کفر ہو جسمین کہون کیون نعت وہ ای مومنو
مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے اب تو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش مین آ پھر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہی نہ کچھ عام سے غرض
ہمکو فقط حضور کے ہی نام سے غرض

کرتے ہین زلف و روی محمد کی ہم تلاش
کچھ صبح سے غرض ہی نہ کچھ شام سے غرض

لکھتے ہین نعت بہر رضامندی نبی
واللہ کچھ ہمین نہین انعام سے غرض

ہی چشمداشت دیکھلین آنکھین حضور کی
آہو کی چشم سے ہی نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے ہین آپکے
پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض

جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض

ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض

عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
نا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض

آتش کی یہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا
ہر دم ہے رسول کے ہی نام سے غرض

ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط

ای دل تو آہ سرد سے داغون کو بچا
رکھ اس ہوا سے سر چراغان کی احتیاط

نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط

جب بات ہی کہ نعت بھی تقوے کے ساتھ ہو
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط

آتش ضرور ہوگا اثر نعت شاہ کا
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہو خدا کا لحاظ
وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفی کا لحاظ

طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ

یہی کلام امام الوری سے ثابت ہی
وہی ہی آدمی جسکو ہو مقتدا کا لحاظ

کسی جگہہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی
نبی کی مدح مین لکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین مجھے خاک در نبی آثم
کرا اوسکے آگے کرون کچھ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہمکو گل تر کا اب لحاظ
رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ

کیا خاک سوئین ہین اسی چرخ کج نہاد
ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ

پونچون نہ پونچون قصد مدینہ کرونگا میز
بے بس ہون کیا کرون ہین مقدر کا اب لحاظ

نکلے گا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا
رہتا ہی مجکو داب پیمبر کا اب لحاظ

ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس
کچھ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ

ہی شوق نعت مجکو کہے جاؤنگا ضرور
آثم رہے گا کچھ نہ سخنور کا اب لحاظ

ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفیٰ شفیع
مشتاق ہون مین دید کا ای رہنما شفیع

کرنا مدد برائے خدا میری حشر مین
جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع

ہردم دم فراق یہ کہتا ہون بار بار
مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع

مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا
ہین زیر حکم آپکے ارض و سما شفیع

محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج
عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا | پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع
کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم | کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع
ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی | جلوا ہمین دکھائیے بہر خدا شفیع
آثم کی ہی خدا سے یہی خواہش دلی | روز جزا نبی کی ہو آل عبا شفیع

ردیف غین معجمہ

عشق نبی سے ہو دل ناکام کو فروغ | عالم مین خوب ہو مرے اسلام کو فروغ
لازم ہی مومنو تمھین خوف خدائے پاک | دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ
جب شش جہت مین شہرہ ہو تیرے طریق کا | پھر کیون نہ دہر مین ہو ترے نام کو فروغ
زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق | کیونکر نہو زمانے مین اس لام کو فروغ
جب پیش کردین پیش خداوند جبرئیل | پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ
غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا | عشرت کی دھوم ہو ہے آرام کو فروغ

آثم کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ | پھر تو مہر سما بنائے داغ
نور ایمان کو یہ ترقی دے | ظلمت کفر کو مٹائے داغ

مہر محشر نہ مجکو زرد دکھاوے حشر کے روز کام آوے داغ
شمع بجھاؤن جاکے روضے کی جب دینا اگر چھڑائے داغ
شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے ذرہ اوس خاک کا بنائے داغ
خواب ہی مین دکھایئے جلوہ مرہم دید ہی دھولے داغ
یا الٰہی تمام عصیان کو ہین مرہم خشک سان جلائے داغ
الفت شہ بڑا وسیلہ ہی بخش یارب مجھے بجائے داغ
مہر آوے نہ سامنے اثم ہی یہی حشر مین دکھائے داغ

ردیف فا

ایک مین آپکی کرتا نہین سرور تعریف ہوتی ہی آپ کے اخلاق کی گھر گھر تعریف
آپکے رتبے سے رتبہ ہی سوا کسکا آج کرتے ہین آپکی عرشی بھی فلک پر تعریف
ہمہ تن روے ارادت ہی مرا شہ کی طرف دلمین ہی عشق تو جاری ہی زبان پر تعریف
جب صفت آپکی قرآن مین فرمائے خدا کیا ہو پھر بندہ سے ای حق کے پیمبر تعریف
اہل اسلام کو رحمت کا وسیلہ ہی یہی مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف
راہ سیدھی ہمین تبلائی مسلمان ہوے ہم پھر کرین آپ کی ای شاہ نہ کیونکر تعریف
دہیان گیسو کا ہو صفت رخ جب اثم کیون نہ عالم مین نظر آئے معطر تعریف

یا الٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف ۔ اور عشق مصطفےٰ لیجائے جنت کی طرف

ہی جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہین ۔ ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دلمین مرے ۔ ہو طبیعت کیون نہ راغب شہ کی مدحت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر ۔ غور سے دیکھین اگر تو شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پر ۔ دیکھین کیا خادم وہان کے ابر رحمت کی طرف

یا الٰہی زندہ جبتک مین رہون خواہش ہی یہ ۔ دل مرا راغب رہے زہد و عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا ۔ منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کیطرف

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہین اسوجہ دادر کی طرف ۔ تا کہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بوئے گیسوئے نبی سے ہی معطر مغز جان ۔ کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفےٰ پھر انکے جانب دل پھرے ۔ یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر کی طرف

مصطفےٰ کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے ۔ دیکھتا ہون یاس سے ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی ماہ نو ۔ غور سے دیکھو تو داغ ماہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روی عرق آلود سے ۔ آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوئے زلف نبی ۔ اور دن بھر رہتی ہی روئے منور کی طرف

یاد آئیگی در دندان شہ کی جب چمک
پھر نہ آنکھ اوٹھے گی اپنی آب گوہر کی طرف

جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان تو کھلا
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب اب تو پہنچا دے مجھے
دل لگا رہتا ہے آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیوں اوٹھاؤں میں مدح و ثنا کا لطف
مجھ پر خدا کے فضل سے ہے مصطفیٰ کا لطف

حق نے دئیے رسولوں کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک میں کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوائینگے محشر میں جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیاں مصطفیٰ کا لطف

پڑھ دی جو وصف رخ کی جگہ والضحیٰ کبھی
حاصل زیادہ اور ہوا والضحیٰ کا لطف

کرتا ہوں ہر گھڑی میں محمد کا ذکر نیک
ہر دم زبان اوٹھاتی ہے صل علیٰ کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہیں
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مر کر کھلے گا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہوں جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائیں ہم اپنی دعا کا لطف

کرتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھوں کو تھا رسول کی آواز کا لطف

لب پہ فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہے
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفے کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصف چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہی مرے والضحی کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجھپہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لواے حمد کا ملجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صل علی کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفے کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جبسے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا کہ مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

مین امت رسول ہون پابند شرع ہون ۔ بندہ خدا کا ہون ہی عبادت سے مجکو عشق
مین وہ گدا ہون بڑھکے ہی شاہون سے فقر ۔ طالب نہ جاہ کا ہون نہ ثروت سے مجکو عشق

آثم قدیم سے ہون مین خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ اونکی ہو مدحت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الورا سے عشق ۔ پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عبا سے عشق
واللیل جسکی شان مین نازل کرے خدا ۔ پھر رکھے کیون نہ ہر کوئی زلف دوتا سے عشق
یادرخ جناب مین یہ حال ہی مرا ۔ والشمس سے ولا ہی تو ہی والضحی سے عشق
جتنے نبی ہین قائل شان حضور ہیں ۔ ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق
اسپہ بھیجتا ہی نبی پر صلوۃ خود ۔ یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علی سے عشق
محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا ۔ کیون مین کرون نہ فخر کہ ہی مصطفے سے عشق
کیونکر نہ شکر خالق اکبر کرون ادا ۔ مثل اویس مجکو ہی خیر الورا سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آثم کا کسطرح ۔ آغاز ہی سے ہی وہی شاہ ہدا سے عشق

ردیف کاف

غم ہجران سے گھل گیا تن تک ۔ پر نہ پونہچا نبی کے مدفن تک
حیف یہ ہی کبھی مدینے کی ۔ خاک آئی نہ اونکے دامن تک

طاق ابرو پہ شہ کے عاشق ہوں ہوں ادب سے جھکائے گردن تک
تیز ہی وہ تجلی حضرت جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک
گل مضمون ہی اک عجب ہی ہوا جس سے ہی شرمسار گلشن تک
رنگ لائی ہوائے حب نبی درِ دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہی کمال ای آثم
پونہچوں کیونکر مزار روشن تک

خواب مین دیکھیے جلوہ وہ دکھائین کبتک زلفِ سرور کی بسر ہون بلائین کبتک
ہو نگاہ کرم و لطف و عطاب مجھپر نفس کی شاہ اوٹھاؤن ہین جفائین کبتک
یاد رہی جنت کی کبتک ہو یہی فکر مجھے دیکھیے وہ مجھے طیبہ مین بلائین کبتک
ہو ہدایت کہ کرین توبہ اوٹھین دنیا سے بارِ عصیان کا ہم ای شاہ اوٹھائین کبتک
ہی پریشان دماغ اور ہی حالت ابتر دیکھیے خواب مین وہ زلف سنگھائین کبتک
ابتو بہر دکھا دیجیے ہمکو جلوہ ہم دعا کے لیے ہونٹوں کو ہلائین کبتک
موت آجائے مدینے جو نہین جاسکتے صدمے اس دردِ جدائی کے اوٹھائین کبتک
جتنے پیاسے ہین وہ سب چاہ کرینگے اسکی پانی کوثر کا ہمین شاہ پلائین کبتک

جلد داخل ہو مدینے مین تڑپ کر ای دل شل آثم کے یہ ہم صدمے اوٹھائین کبتک

کیا ہی ضبط مین نے اب یہان تک | کہ آتی بھی نہین لب پر فغان تک
الٰہی مین کرون نالے کہان تک | نہین جاتے نہین جاتے وہان تک
نکالون چیر کر پہلو مین اپنا | رکھون یہ داغ دل پنہان کہان تک
سمجھتی ہی رسول حق کو برحق | خدا کی خلق ہی پیدا جہان تک
لکھون کیا حمد حق نعت محمد | یہان ہی لال بلبل کی زبان تک
نکیون ہم جان دین محبوب حق پر | فدا ہین اونکے اوپر عرشیان تک
نہ حق نعت محمد کا ادا ہو | ثنا خوان ہو اگر سارا جہان تک
تمھاری آبرو کیونکر ہو اسکو | کرو افشا جو تم راز نہان تک
بیان رتبہ کیا ہو اونکا ہمسے | جو دم مین آئے جا کر لامکان تک
خدا کے واسطے فرماؤ اب رحم | کوئی دم مین مری جاتی ہی جان تک

حقیقت کیا ہی ای آتم ہماری | ہی خادم شاہ کی حور جنان تک

ردیف کاف فارسی

کسطرح پائے کوئی گل احمد کے تن کا رنگ | اوڑتا ہی اوسکو دیکھکے ہر دم چمن کا رنگ
پیش حضور مدح سرائی کرینگے ہم | محشر مین رنگ لائیگا اپنے سخن کا رنگ
اوسکو بہار خلد کسیطرح خوش نہ آئے | جو چشم دل سے دیکھلے طیبہ کے بن کا رنگ

تعریف زلف شاہ کی مین کسطرح کرون
پھیکا ہی اوسکے سامنے مشک ختن کا رنگ

بے آب ہی گہر در دندان کے سامنے
اوڑتا ہی لب کے آگے عقیق یمن کا رنگ

محبوب حق کا کون سوا آپکے ہوا
عالم سے کیون جدا نہو شاہ زمن کا رنگ

پاتا ہون مین سفر مین مدینے کا انبساط
آتا نہین ہی یاد ذرا بھی وطن کا رنگ

یاد رخ حضور مین مردا ہوا ہون مین
کیونکر نہو کفن مین گل یاسمن کا رنگ

آثم کی آرزو ہی شب و روز اے خدا
جسنے کبھی نہ پائے یہان پیرہن کا رنگ

ردیف لام

جانین مقبول ہی دعائے دل
جب مدینے مین گھر بنائے دل

ہجر نے آپ کے کیا ہی نزار
شربت دید ہی دوائے دل

گل رخ حضور کے ہو نثار
آج کل ہی یہی ہوائے دل

نذر ہم کر چکے خدا کا ہی شکر
اور کیا پاس تھا سوائے دل

پونہچے پھرتا ہوا مدینے مین
بخت خوابیدہ کو جگائے دل

التجا ہی یہی خدا سے مری
جز نبی اور پر نہ آئے دل

صورت مہر ہو نہ کیون روشن
خاک طیبہ اگر لگائے دل

دشت گردی ابھی تو ہی آثم
دیکھین آگے کو کیا دکھائے دل

بجز نبی سے زار ہی ہو کچھ دو ملے دل
ہر دم یہی ہو ای مرے خالق دعاے دل

حضرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی
کس سے کہون خدا کے سوا ماجراے دل

روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار میز
موجود میرے پاس نہین کچھ سواے دل

اس دہر مین تو چین یہ پانے کا اب نہین
دنیا نئی اک اور ہو یارب براے دل

عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا
دونون جہان کا لطف نکیونکر اوٹھاے دل

یہ بات ہو جو نعت مین کہتا ہون بار بار
آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پاے دل

یارب یہ التجا ہو کہ صدقے مین شاہ کے
عصیان کا نقش لوح بدن سے مٹاے دل

ہم مثل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو
ثابت نہوتی کس لیے ہم پر خطاے دل

یارب یہی ہو ایک مری تجھسے آرزو
جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آے دل

بوے گل مزار وہین لائیگی صبا
بندہ جائیگی جو دہر مین آثم ہواے دل

ہی یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول
مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول

ایک مین کیا کہ ہدایت کی نبی نے کل کو
سارے مخلوق کی گردن پہ ہی احسان رسول

مین وہ بلبل ہون کہ چہچہین مدینے کے پھولن
شومی بخت سے پاؤن جو نہ بستان رسول

مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار
دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہو الٰہی کہ مدینے پہونچون
مین گنہگار بھی جا کر ہون مہمان رسول

عشق صادق ہی اگر تیرا تو کر دہ تدبیر
نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آثم
حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین دامان رسول

الٰہی میرے دلمین ہی ولائے احمد مرسل
کسی صورت دکھا دے جلد جلوے احمد مرسل

کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے
کہ عالم کل ہوا پیدا برائے احمد مرسل

ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست تیسے نیز
فزون ہی عرش اعلیٰ سے بھی جائے احمد مرسل

شب معراج اکدم مین زمین سے آسمان پہونچے
ملا یہ مرتبہ کس کو سوائے احمد مرسل

لگاؤن کیون نہ آنکھون مین کہ ہر دم نور برسا ہی
بجائے توتیا ہی خاک پائے احمد مرسل

شریعت کے ہین تابع پیروی اونکی مناسب ہی
ہین سارے با عمل عالم بجائے احمد مرسل

خدا و مصطفےٰ مین راز کی باتین ہزارون تھین
کسی پر کیا ہوا افشا ماجرائے احمد مرسل

مبارکباد کا غل تھا فرشتون مین بہم ہرسو
زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل

نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی جلوے سے
مثال مہر پھیلی ہی ضیائے احمد مرسل

تو آثم صدق دل سے رکھ محبت آل اطہر کی
بھری ہی جو ترے دلمین ولائے احمد مرسل

ردیف میم

رہا کرتا ہے اب ہر دم خیالِ سرورِ عالم
الٰہی جلد دکھلا دے جمالِ سرورِ عالم

کیے صد ہا نبی عالم میں یوں تو خالق نے
کیا پیدا نہ کوئی بھی مثالِ سرورِ عالم

کہاں پہنچے شبِ معراج کیا کیا آبرو پائی
ذرا تو غور سے دیکھو کمالِ سرورِ عالم

مری امت بہت عاصی ہے اسکو بخش دے یا رب
خدا سے تھا یہی ہر دم سوالِ سرورِ عالم

ہوئے روح الامین گہوارہ جنباں کیسے اے آثم
شرف رکھتی ہے نبیوں پر بھی آلِ سرورِ عالم

پہلے ہے وہ اور بعد ہیں سرور صلی اللہ علیہ وسلم
حق سے ہیں کمتر سب سے ہیں بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ مکرم خسروِ اعظم نورِ مجسم فخرِ دو عالم
حامیِ ہمدم شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم

عزِ جہاں ہے فخرِ زماں ہے صاحبِ شاں ہے تاجِ شہاں ہے
کل کی جان ہے میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلیٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ
مالکِ فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہِ شریعت مہرِ طریقت نورِ حقیقت ابرِ رحمت
حامیِ امت ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ و نجوم ہو نورِ خدا ہو
دل کی جلا ہو سب کے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبلِ خوشتر موئے معنبر غیرتِ عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظمِ جمالی نعتِ کمالی نقص سے خالی
مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

لولاک لما گو مہرِ ولا لا ماہِ تجلّیٰ مہرِ مجلّیٰ
آپ کا رتبہ سب سے ہے بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آثم شہنشہ کا ہی خادم تجکو لازم سب یہ کلام
اسکو تو دائم دلسے پڑھا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ لون یا رب روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دلمین بسی ہی بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان مین سنبل ریحان اور گل کو دیتے ہین خجلت
گیسوئے احمد روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا دلسے خجل ہی مشک کا دل بہی خون ہوا ہی
کیا ہین معطر موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا مین خُلق و کرم مین مثل نہین ہی شاہ کا کوئی
بہاتی ہی رب کو خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت وا ہو ہماری ہم تو بنائین سرمہ بینش
پائین جو خاک کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین تعظیم اوسکی ملائک پہنچے وہان جب سب سے ادنے
کعبہ ہی اونکو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا سے آنکھین روشن ہمنے نہ دیکھین اوسکی نگاہ ہے
جسنے نہ دیکھا سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر مین کیا دکھلائیگا گر ہی قیامت اس آثم کو
ہون مین فدا روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام
جناب مکرم علیک السلام

مین ناچیز کیا وصف تیرا کرون
ہی تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجسے حاصل ہی کونین کو
شہنشاہ عالم علیک السلام

لبون پر ہو جب دم مرا یا رسول
زبان پر ہو ہر دم علیک السلام

در فیض پر آپ کے ای رسول ۔ رہے ہے سر مرا خم علیک السلام

تمنائے آثم یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پر نور مرا تن ہر دم ۔ پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم

وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی ہون ۔ میرا دیوان بھی رضوان کا ہو گلشن ہر دم

ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو ۔ چبھتی رہتی ہی مرے دلمین سوزن ہر دم

نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب ۔ میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم

یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے ۔ ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم

بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دین ۔ سے ہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم

بلبل زار گل روے محمد ہو نین ۔ کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم

نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون ۔ خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم

خوف تاریکی مرقد کا ہو آثم مجھے کیا ۔ مثل مہتاب مرے داغ ہین روشن ہر دم

ردیف نون

دل حضور مین الفت سے آہ کرتے ہین ۔ اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین

ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم ۔ ہم اپنے درد کا اونکو گواہ کرتے ہین

ثنائے شاہ سر بزم جب میں کرتا ہوں
جو ذی شعور ہیں وہ واہ واہ کرتے ہیں

ذرا وہ نقش کف پائے شاہ تو دیکھیں
ضیا پہ ناز بعبث مہر و ماہ کرتے ہیں

خیال چہرۂ رنگین جو دل میں آتا ہے
تو اوس پہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہیں

ازل سے ہو گئیں فدا شہ پہ لوگ کیوں پس مرگ
جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہیں

کہیں حضور بھی ارشاد یہ کریں آثم
کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہیں

الفت لبہائے شہ فضل خدا سے کم نہیں
اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہیں

کس نبی کی شان میں لولاک نازل ہے بھلا
کون وہ ہے جو جناب مصطفیٰ سے کم نہیں

پیستی ہے نقطۂ دل کو میرے وا کے مثل
میری قسمت کی یہ گردش آسیا سے کم نہیں

کیوں ہو پہنچے ہی نہ نگیں نہ مستغنی ہیں ہم
خاک طیبہ کی ہمیں کچھ کیمیا سے کم نہیں

زلف کا سودا ہے جتنا اوسقدر ہے حب رخ
آیۂ واللیل ہمکو والضحیٰ سے کم نہیں

دلمیں رہتی ہے مرے ہر دم تمنا حضور
لو ہوئے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہیں

لیکے جاتے ہیں ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس
شعر نعت مصطفیٰ صل علیٰ سے کم نہیں

کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے
مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہیں

مثل نقش پائے شہ ہے مہر اوس سے ہے خجل
داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہیں

کیجیے وہ کام آثم جس میں راضی ہوں نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا سے کم نہیں

محشر میں الٰہی میں گنہگار نہ اٹھوں — گٹھری لیے عصیاں کی گرانبار نہ اٹھوں

محشر میں گناہوں سے نہ ہو مجھ پہ تباہی — صدقے سے نبی کے میں نگونسار نہ اٹھوں

ہو مجھ پہ ترا فضل و کرم اے مرے خالق — رحمت کا رہے جوش خطاوار نہ اٹھوں

پرسش کے لیے حشر میں جب بھی طلب ہو — اے خالق اکبر میں سیہ کار نہ اٹھوں

آثم ہوں قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اٹھوں

ہر وقت جب تصور لا تقنطوا کریں — بخشش کی روز حشر نہ کیوں آرزو کریں

پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کریں — پھر مصطفیٰ کی مدحت دندان دو کریں

اوصاف لکھ کے سرور عالم کی ذات کے — یہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کریں

نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی — اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کریں

زوار ہر طرف کے مدینے کو جاتے ہیں — حسرت سے ہم نگاہ نہ کیوں چار سو کریں

مشہور ہوں جہان میں واصف نبی کا میں — کیونکر نہ اہل فہم مری آبرو کریں

آثم جو حق نعت ہے ہم سے ادا نہو — برسوں اگرچہ فکر کریں جستجو کریں

خفت ہو روز حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پونچین مدینے مین
مدت سے بس رہا ہی ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آبِ دُرِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب ہو اس روسیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہوگئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پر ہی عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہی کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا مور
حضرت بڑھے ہوئے تھے کہین اونسے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای حضور
آیا گھٹا کا لطف نہ کچھ دود آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہی عمر دوروزہ کسیطرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آثم کا ہوگا پلہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشھد ان لا الہ مین

ہی التجا یہ در گہ رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفوِ قصور مین

مین نقش پائے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان ہین نور مین

روشن نہوگا صاحب نخوت کا نام تک
ٹھیریگا کب چراغ ہوا سے غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفےٰ
شک تھا حجر شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو مین دون | غلمان مین ہی یہ نور نہ یہ حسن حور مین
پونہچون سینے تک تو نشانون مین ایک ایک | ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

آثم کی آرزو ہی کہ ہوجائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین | پونہچا الٰہی جلد نبی کی جناب مین
ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا | دم نکلے میرا یاد رسالت مآب مین
ضد کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا | خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین
کیا تاب ہی کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت | وصف نبی لکھا ہی خدا کی کتاب مین
منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر | ہو جاؤن بند مین نہ سوال جواب مین
پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون | کی ہی ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین
محبوب رب عز و جل تم ہو یا نبی | افضل نہ کیون ہو سب سے خدا کی کتاب مین
دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہین | ہین غم مین وہ یہان بھی وہان بھی عذاب مین
بیڑا ہو پار صدقہ احمد سے ای خدا | کشتی ہماری اب تو ہی گرداب آب مین
دشمن جو تھا نبی کا ابوجہل اسلیے | رکھا مدام اوسکو خدا نے عذاب مین

آثم کہین جو جاتے تھے سرور انبیا | ہوتا تھا پیدا چتر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین
نعت لعل و گہر لٹاتے ہین

خواب مین لب نظر جو آتے ہین
پھر تو دل کی لگی بجھاتے ہین

اختر بخت اوسکا روشن ہی
جسکو جلوہ نبی دکھلاتے ہین

ہاتھ ہی آپ کے مری عزت
نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین

شور کرتے تھے سب ملائک یون
آج افلاک پر وہ آتے ہین

ق

جنکے صدقے مین فرش خاکی پہ
قائم اس آسمان کو پاتے ہین

کون بڑھکر ہی آپ سے سرور
آپ اللہ سے ملاتے ہین

ابر مین چاند منہ چھپاتا ہی
داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین

چار یار رسول ہین مقبول
راہ نیکی کے وہ بتاتے ہین

گیسو و نکا نبی کے کیا ہو بیان
سارے عالم کو وہ بساتے ہین

ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو
بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آئے تو دھیان شاہ کا آثم
آنکھین ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدا و مصطفی کی یاد سے دل شاد کرتے ہین
ہم اپنا خانہ بربادیون آباد کرتے ہین

مدد بہر محمد کر ہماری اسگھڑی یا رب
گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پر ہی بھروسا ہین اوسیکے کمترین بندے
اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسیکو یاد کرتے ہین

وہ ہی چشم محمد دفتر عالم مین ای گردون
فرشتے ہر گھڑی آنکھون سے جسپر صاد کرتے ہین

سوائے کلک قدرت کھینچ سکے تصویر کیا یعنی
یہان پر عجز آکر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آثم نکیونکر بے پرو فرقت مین احمد کی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفے کے دین کا قائل نہین
سخت کافر ہی وہ اپنے دین مین کامل نہین

اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے ہین
حق اگر پوچھو تو پابندی سے کچھ مشکل نہین

روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین

وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر اک
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین رہا کرتے ہین آثم محو ہم
شکر ہی پھرتا کسی جانب سے اپنا دل نہین

ق

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین

کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
لوگ جو تجکو گنہگار خدا کہتے ہین

تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی
رنج کیا اسکا اگر تجکو برا کہتے ہین

ہون در دولت سردار دو عالم پہ فدا
شکر صد شکر جو سب مجکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہین ہم آگے ہیچ — دونون کو شاہ کا نقش کف پا کہتے ہین

اسلیے مین نے تخلص بھی رکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہین گنہگار بجا کہتے ہین

لکھا جب شعر کوئی وصف ابروی پیمبر مین — تو محراب حرم ٹھیری نہ پھر اونکے برابر مین
مدد کرتا نہ جو جلوہ رخ پرنور حضرت کا — تو پھر ہرگز نہوتی یہ ضیا ماہ منور مین
نظر داغ فراق شاہ مین آتی ہی جو گرمی — کہان تیزی ہی وہ اسی ہو منور خورشید خاور مین
سنو جسقدر دندان سردار دو عالم تھے — نظر آئی چمک اوتنی نہ ہرگز آب گوہر مین
غلام حیدر ہوئین ترے محبوب کا یا رب — اونھین کا واسطہ مجکو خجل کرنا نہ محشر مین
ہزارون ہین گنہ کرتا رہا دنیا مین اسکو — سنو حرف بدی وان ہی نہ ہرگز دفتر مین
تمنا ہی مدینے مین بلالو مجکو ای سرور — بھرا رہتا ہی ان روزون ہی سودا مگر سر مین

کرین کیونکر نہ میری آبرو جن و ملک سارے
رہون آثم جو ہین دم خیال مدح سرور مین

بھرے ہین گھر لاکھون درج دہن مین — نکلتی ہی اک بات میرے سخن مین
خدا دینی سے جو ڈرتا رہے گا — نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن مین
سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو — جو دیوانے پھرتے ہین گلیہ بن مین

جو بالون مین آتی تھی خوشبو نبی کے — نہ عنبر مین تھی وہ نہ مشکِ ختن مین

مدینے مین بلوا لیجیے جلد مجھکو — یہان مبتلا ہون مین رنج و محن مین

بلا لو مدینے مین اسکو خدارا

پریشان ہی آثم نہایت وطن مین

محبت مین نبی کے ہم دل و جان خاک کرتے ہین — جدائی مین یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہین

خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی یا حضرت — ہمیشہ انتظار ای صاحبِ لولاک کرتے ہین

مین کیا ہون کر سکون جو وصف تیرا ای شہِ والا — تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہین

بہا لائیگی اکدن اپنے جانب کشتیِ مقصد — ابھی تو روکے ہم دامانِ دل کو پاک کرتے ہین

تعجب ہی مدینے کو نہین جاتے ہین کیون آثم

عبث بیٹھے ہوے دلکو یہان غمناک کرتے ہین

لائقِ نعتِ نبی مجھکو سخن ملتا نہین — جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہین

درمیانِ موے زلفِ پُرشکن ملتا نہین — دل ہوا جیسے گرفتارِ رسن ملتا نہین

طائرِ جان قیدِ تن مین ہو مدینے جائے کیا — بلبلِ محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہین

کس سے مین تشبیہ دون عنبر مین خوشبو کہان — گیسوؤن سے نافۂ مشکِ ختن ملتا نہین

ایک وہ رہتے ہین وان آٹھون پہر مین ایک ہم — دیکھنے کو بھی ہمین طیبہ کا بن ملتا نہین

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین
کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن ملتا نہین

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
کینے سے تجکو کچھ ای چرخ کہن گلا نہین

ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانپے ہوے
ہین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین

یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے صحت ہو حصول
دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین

آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون
رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین

خوب آنکھو نسے لگاتا چومتا مین بار با
پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین صاف صاف
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین
تو چشم دل سے انوار قدرت رب دیکھ لیتے ہین

فرشتے رہتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ
نبی کے عشق مین جسکو مودب دیکھ لیتے ہین

مدینے کو چلے جاتے ہین وہ بے سوچے سمجھے
بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین

کوئی بدکار و بدطینت ہے کیا بزم عالی مین
محمد ہر بشر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین

فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک لیکے جاتے ہین
محمد کے اگر اٹھتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب مرتب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہوں میں شیدا ہوں محمد پہ فدا ہوں
عاجز ہوں گنہگار ہوں خاک کف پا ہوں

دیدار کا مشتاق ہوں یہ دکھا دو
بیمار ہوں ناچار ہوں مفلس ہوں گدا ہوں

اللہ محمد سے رکھوں کام نہ کیونکر
طاعت کے لیے روز ازل میں تو بنا ہوں

تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑا دو
قیدی ہوں گرفتار ہوں محبوس بلا ہوں

کل اہل سخن پر مجھے آثم نہ ہو کیوں فوق
محبوب خداوند کا میں مدح سرا ہوں

جب ثنا سے شہ ابرار سنا دیتے ہیں
مرحبا کی ہمیں عشاق صدا دیتے ہیں

کھینچ لیتے ہیں تصور میں شبیہ حضرت
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہیں

کب ہے اعجاز مسیحا لب احمد سے فزون
سیکڑوں مردے غلام انکے جلا دیتے ہیں

جبھی ہو اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
چاند سورج کو نگاہوں سے گرا دیتے ہیں

در احمد کی یہ توقیر تو ہے قابل دید
کہ فرشتے بھی یہاں سر کو جھکا دیتے ہیں

حق یہ ہے شربت دیدار پلا کر ساقی
تشنہ کاموں کی بھی وہ پیاس بجھا دیتے ہیں

اس عنایت پہ میں حضرت کی ہوں سو سو جانثار
بات میری جو بگڑتی ہے بنا دیتے ہیں

شہ کے بالوں کو بھلا مشک سے نسبت کیا دوں
جب وہ کھلتے ہیں تو عالم کو بسا دیتے ہیں

نعت کرتا ہے رقم شاہ کی حضرت جس دم آثم
یہ صدا آتی ہے ہم تجکو صلا دیتے ہیں

رویا مین جلوۂ رخ پرنور دیدہ ہون
مین بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف مین ہی نبی کا دھیان
محبوب میرے پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

[illegible]یا ہی مجھے ناتوان بہت
کیا جاؤن مین مدینے کو آفت رسیدہ ہون

جاے ہلال عید نہ مجھے دیکھین کیون نہ سب
بار فراق شاہ سے مین بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر
جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار
نوع بشر مین یون تو ہون لیکن جریدہ ہون

فرقت مین ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال
سر پر پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصۂ محشر کرونگا طی
میدان نعت شاہ مین آثم دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین
دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو
بار عصیان کا جو ہم سر پہ اوٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجاے سرمہ
خاک طیبہ کی ہم آنکھون مین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آکر تو مزہ ملتا ہی
خود ہی ہم نعت کے کہنے کا صلا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم عشق پیتے ہین ہر دم آنسو
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین اونھین کے لیے مال انکا
اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عیب سے کیون نہ مبرا ہو کلام آثم
حضرت ہوش کو وہ کہہ کے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین
عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین

باغ جنان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی
دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین

اہی پردہ پوش خلق ہمارا یہ ہے خیال
شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین

ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے
حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین

تارون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل
دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین

ہم پر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے رب
شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین

مختار ہین وہ شربت دیدار دین نہ دین
ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین

خود ہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا
انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین

صبح شب وصال جو آئے تو ہو ملال
فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین

رتبہ بڑھائین یا نہ بڑھائین بلا سے وہ
شاکی ہون کسکے خالق اکبر سے کیا کہین

ساقی جو چاہے تو ہمین دے بادہ طہور
محروم جو وہ رکھے تو ساغر سے کیا کہین

چاہین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہمین
ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین

مداح شاہ دین ہین برا بھی ہی اپنا خوب
آثم نہ داد دے تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسنِ بیان کے ہین / سب مدح خوان جہان ہین مجھ مدح خوان کے ہین

یارب دکھا دے جلد مدینہ کسی طرح / مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار میرے [illegible] کیونکر کٹین عدو / مشہور کاٹ دہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے شاہ کے / مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی / بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب / آخر یہی تو ساتھ مین عمر روان کے ہین

بڑھکر محل قدرِ محمد ہی عرش سے / رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

اثم گناہ کیون کرین دوزخ کے واسطے / جائینگے ایک روز وہان ہم جہان کے ہین

ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریب روضہ مسکن ہو / جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہے یہ مجھ بلبل کی جو پہنچون مدینے مین / تو شاخ نخل گلزار مدینہ پہ نشیمن ہو

مین کشتِ طبع مین بوتا ہون تخم وصف سرور کو / سخن میرا عجب کیا جلوۂ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجھپہ اک ساعت / الٰہی قبر مین پرتو فگن وہ روئے روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ / مقابل دشت طیبہ کے بھلا کیون جیب گلشن ہو

خدا سے بخشوائینگے شفیع المذنبین بیشک / الٰہی روز محشر ہاتھ میرا اونکا دامن ہو

کروں کیا شاعری نعت محمد میں مرا جب ہی
غزل ہو عاشقانہ اور بیٹھا صاحب فن ہو

رہے ہے جب بیقراری صدمہ ہجر محمد سے
نہ ہر دم کسطرح آتش زبان پر میرے شیون ہو

آئی ہو نکہت گیسو سے دہن میں خوشبو
کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن میں خوشبو

نکہت گیسوے احمد سے کہے نسبت دون
یہ نہ عنبر میں ہی نہ مشک ختن میں خوشبو

آپکے موے سے عنبر میں جو ہی بو لطیف
ہی وہ سنبل میں نہ گل میں نہ چمن میں خوشبو

جاکے طیبہ میں اگر میری قضا آئیگی
یاسمن کی صفت آئیگی کفن میں خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی ای آتش
گل کے مانند جو آتی ہی سخن میں خوشبو

یا الٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو
دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں ہو یہ ہماری آبرو
شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو

سوے محشر قبر سے اوٹھ کے جب جانے لگیں
یا الٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر کے دن صور جب پھکنے لگے
اہل بیت پاک شاہ انس و جان کا ساتھ ہو

جب لواے حمد ہو یارب علم میدان میں
ہی دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو

مثل آتش ہی ہماری بھی یہی ہر دم دعا
حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو
سنگ در حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو

پونچا دے مدینے مین کسیطرح الٰہی
جز تیرے کہین کس سے کہ کم درد جگر ہو

[illegible] محمد ہو جو محشر
تاثیر یہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو

جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد
گو وصف مین بھی حور و ملک جن و بشر ہو

جاتا ہی جو طیبہ کوئی تو ہم ہین یہ کہتے
وہ کونسا دن ہو کہ ہمارا بھی سفر ہو

کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ شاہ کی تعریف
ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو

ہو جاؤن مین محو ہیا محبت مین نبی کے
دنیا مین کسی چیز کی مجھکو نہ خبر ہو

کونین کی شاہی مجھے ہو جائیگی حاصل
جب روضۂ شاہ دوسرا پیش نظر ہو

آثم کا بھی دھو جائے سیہ نامۂ اعمال
تم رونے پہ طیار جو اے دیدۂ تر ہو

میرے اللہ نے بخشی ہی محبت مجھکو
کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجھکو

مصحف روئے محمد کی ہی الفت مجھکو
فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجھکو

ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب
ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجھکو

تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا
ہی الٰہی خطر روز قیامت مجھکو

یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین پیرو [illegible]
حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجھکو

اغنیا کے نہین کچھ سامنے عزت میری
بخشی ہی رب نے مرے دین کی دولت مجکو

سر مرا اور مدینے کی زمین ہو اللہ
شہ کے کوچے مین ہون یہی جنت مجکو

مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت
بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو

مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا
دن قیامت کے چھپائے رہے رحمت مجکو

مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علے
حق نے بخشا ہی نیا ذوق طبیعت مجکو

غم نہین باغ جہان مین جو نہین ہو مین نہال
دے رہیگا کبھی پھل نخل محبت مجکو

سخت حیران ہون کیا جاونگا توشہ لیکر
حشر مین کثرت عصیان سے ہی دہشت مجکو

دم مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا
جانے دکھلائیگی کیا شومی قسمت مجکو

شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یارب
ہو بکھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو
خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو

بڑی معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی
دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو

بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے
کسیکا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو

ثنا ہی خط و خال مہوشان سے فائدہ کیا ہی
کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو

پسینا آپکا ٹپکے جہان پہ جان دے بلبل	چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوا لے جو قیامت مین گنہ سبکے	گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

[illegible] پہر سر کبھی سجکے	خمیدہ آستان شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سوتا رہون باز	میسر جو یہ آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک کو گنبد گردون	فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پہرتے رہین ہر سو	جہان مین مو بموے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا رہے میم مشدد ہر گھڑی لب پر	میسر جو مجھے قند مکرر ہو تو ایسا ہو

ہین امت مین بھی اُنکی شیدا بھی ہون احمد کا اے آثمؔ
زمانے مین کسیکا جو معتقد ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون اسود والونکو	لٹاتے تھے وہ حق کی راہ مین جان و مالونکو

خدا سے بخشوا لینگے سمجھکر اپنا دیوانہ	عزیز آخر کرینگے ہمسے وہ آشفتہ حالونکو

خطا ہی میری سنبل سے اگر تشبیہ دون انکو	شرف ہی نافۂ تاتار پر حضرت کے بالونکو

مدینے مجھکو پہنچا دے گناہون نے سیہ کردے	خدا مقبول کرلے تو مرے دونون سوالونکو

تصور ابروؤن کا کرتے ہین جو ساتھ چہرے کے	وہ اکثر دیکھتے ہین جلوہ خورشید مین ہلالونکو

ذرا ای توسن ہجر محمد رحم کر ہم پر	برنگ سبزہ تو کیون روندتا ہی پامالونکو

نبی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا
بھلا تشبیہ دون کیا اوس سے مین لعل سفتا لونکو

زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشمہ گردون
اگر ہجر محمد مین نہ روکون اپنے نالونکو

تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا
کرون سجدے نہ کیونکر [illegible]

وہان سے متصل رہیے جب وہ روضہ اقدس
خوشی حاصل نکیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر مدحت سرائی کی
کوئی پوچھیگا کیا آثم بھلا میرے کمالونکو

تمھارا وصف کیا شاہا بیان ہو
تمھین سردار عالم بے گمان ہو

تمھین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو
نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو

تمھارے حکم مین عالم ہی سارا
تمھین واللہ شاہ انس و جان ہو

مین کیا ہون کر سکون جو وصف شہ کا
پے مدح نبی حق کی زبان ہو

جو دم مین طی کرین ساتون فلک کو
مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو

نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ
جو مجپر لطف شہ کا بیکران ہو

در سلطان کا ہو جائے یقین صاف
فراق شہ مین جو آنسو روان ہو

قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا
مرا مدفن خداوندا وہان ہو

اگر جلوہ نظر آجائے شہ کا
تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

گناہوں سے ہوں نادم مثل آثم
خطا میں بخش یا رب مہرباں ہو

یاد دنداں [illegible] ذرا چشم کو تر ہونے دو
آنسوؤں کو مرے اب شکل گہر ہونے دو

اک نہ اک روز مدینے میں بلا لینگے حضور
آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو

خلد ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا
عشق احمد کا مرے دل میں تو گھر ہونے دو

سو منو گردش قسمت سے رہا میں پھرتا
اب مرا جانب طیبہ کا بھی سفر ہونے دو

عشق احمد میں جو گھر چھوڑوں کرو منع نہ تم
سو منو نفع ہو یا اسمیں ضرر ہونے دو

ہونے دو عشق محمد میں مری جان فدا
حامل ابلیس پہ اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشان ہو وہ فرقت میں مگر کچھ نہیں غم
حال آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو
بے نور رخ شہ نے کیا آفتاب کو

شیدا ہے مصطفے ہوں مرا شغل نعت ہے
کچھ جانتا نہیں میں عذاب و ثواب کو

روضے سے تنگ آکے دعا مانگتا ہوں یہ
اب دیکھوں خواب میں بھی نہ چشم پر آب کو

اسی کا بعد مرگ بھی باقی رہے خمار
زاہد سے بھی کہو کہ پیے اس شراب کو

لوٹے مزے وہ خلد میں جا کر نہ کس طرح
عشق نبی میں کھوئے جو اپنے شباب کو

اللہ رے شان شاہ تو جائیں خدا کے پاس
تا آب آگے بڑھنے کی نہ ہے ہم رکاب کو

تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو ملے
نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو

بہ جائے پانی ہو کے یقین ہی وہ کان سے
پارہ بھی دیکھلے جو کرے اضطراب کو

عاشق رسول حق کے نکیرین ہم تو ہین
کچھ بھی نہین سمجھتے سوال و جواب کو

آثم کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلائیے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر یادشہ کے روئے رخشانکو
شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو

سے ہم صبح و مسا نعت نبی کا مشغلہ یارب
نہ دے تو دخل میرے دلمین ہرگز نفس و شیطانکو

تمہارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی
کہ دیتا ہی خجالت بدر اور خورشید تابانکو

مجھے ہی کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم
کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو

نہ ہے قسمت سمجھتا ہون اگر معبود مین اپنا
کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو

گہر ہی ایک آنسو دانت ہین کیسے اناروں کے
بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو

بھلاتا ہون نہ خط و خال سرور کو کبھی لیکے
رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو

ہدایت کی دیا ایمان راہ راست بتلائی
قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو

کہان یہ منہ کہ چہرے سے محمد کے مقابل ہو
کف پا سے نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بڑھ بڑھکے مجھے | کوئی نسبت نہین کو ہی نبی سے باغ رضوانکو

دعائے آثم دل خستہ ہی مجرم ہی یارب
طفیل پنجتن مقبول کر تو میرے دیوانکو

مجھے سونگھاوے تو اوس گلعذار کی خوشبو | صبا بدن مین ہی جسکے بہار کی خوشبو

مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران | خوش آئے گیا مجھے اوجڑے دیار کی خوشبو

جہانمین موسم گل ہی کبھی خزان گاہے | مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو

ثنائے گیسوے سرور بھلا کرون کیونکر | خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو

لکھا جو وصف گل روے مصطفے مین نے | تو آئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو

گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین | تو آئے کیون ہین خوش گل کے ہار کی خوشبو

حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے | پسند حق ہو دل داغدار کی خوشبو

کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ ای رضوان | جہانمین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو

مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت | وہان ہی پھیلی [illegible] مزار کی خوشبو

گلے کا ہار ہی عصیان دعا ہی آثم کی
سونگھانا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکائے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو | حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمہ لبہائے احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاؤنگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آئے نہ پاس اوسی سوا تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہو گئی
کیون خوشی حاصل [illegible] ابراہیم کو

ہی امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف ہی
تول لے جو چاہے میزان مین امید و بیم کو

کوچۂ شہ کے گدا کو ہی یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش سے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونو کی الفت مین مدام
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوہ رخ نبی دیکھے جو آثم خواب مین
چونکتے ہی پھر نکیون استادہ ہو تعظیم کو

ردیف ہای ہوز

رہون ہر دم جو مین مداح گیسوے رسول اللہ
نہ کیون اشعار سے پیدا ہو خوشبوے رسول اللہ

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوے رسول اللہ

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہی یہ آرزو
کہ ہو جائے مجھے پہلے سفر سوے رسول اللہ

قسم حوران جنت اوسکے پیچھے کی نکیون کھائین
نظر آجائے جسکو دھیان مین روے رسول اللہ

کہان مشک ختن اور عنبر سارا مین خوشبو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوے رسول اللہ

ہلال عید قربان صاف وہ حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروے رسول اللہ

بجا لاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوے رسول اللہ

وہ ہین بے مثل آثم وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسر خوے رسول اللہ

مدت سے مرے دل مین ہے ارمان مدینہ | اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ
اس رتبے کو پہنچے نہ کبھی عرش معلے | اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ
یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین | جنت سے زیادہ ہے گلستان مدینہ
وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو زیادہ | پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ
کیون کرتے نہ سب شاہ غلامی محمد | مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ
ہر وقت طواف در اقدس ہون کرتا | ہوتا ہون اے چرخ مین قربان مدینہ

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آثم
رہتا ہون مین دن رات ثنا خوان مدینہ

کیا کرون مین ثنا رسول اللہ | ہو تمہین مصطفے رسول اللہ
حق کی درگاہ مین شفاعت کی | مرحبا مرحبا رسول اللہ
اولیا انبیا جہان تک ہین | اونکے ہین پیشوا رسول اللہ
ہے تمنا پڑھون ہمیشہ درود | تیرے روضے پہ جا رسول اللہ
اوسکو اللہ نے عزیز کیا | جسکے لب پر رہا رسول اللہ

نہون شرمندہ جاؤنگا مین جسدم — روبرو ہوئے خدا رسول اللہ

نہو فرق آپکی اطاعت مین — حق سے ہی یہ دعا رسول اللہ

مدح خوان آپکے رہے ہردم — جتنے تھے انبیا رسول اللہ

شاہ تم ہو نگاہِ رحم کرو — مین بھی ہون اک گدا رسول اللہ

خاک پاؤن جو آپکے درکی — ہو مجھے کیمیا رسول اللہ

اہل اسلام سنکے نام نبی — کہین صلِ علے رسول اللہ

لینگے آثم بچا ثنا خوان کو
ہین حبیب خدا رسول اللہ

ہردم دعا یہی ہو مری التجا کے ساتھ — محشر کسیطرح ہو رسول خدا کے ساتھ

نکلے کبھی نہ کلمہ بیجا زبان سے — ای طبع رکھ ادب بھی تو صدق وثنا کے ساتھ

کعبے سے سوے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی — لبیک کہتے جائینگے صلِ علے کے ساتھ

حق جب بلائے سامنے تو ہی یہ آرزو — آؤن جناب شافع روز جزا کے ساتھ

آنکھین دکھائیگا مجھے خورشید حشر کیا — شمس الضحی کے ساتھ ہون بدر الدجی کے ساتھ

گھر سے براق پر جو محمد ہوئے سوار — تھے جبرئیل راہ مین خیر الوری کے ساتھ

آراستہ مکان شب معراج تھے تمام — اللہ کا تھا لطف بہت مصطفے کے ساتھ

اے دل جو چاہتا ہے رضامندی نبی / تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ
[illegible] دن بھی آئے کہ جاؤن مدینے کو / مین زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آثم گنہگار ہے اللہ بخش دے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہے آپکی رحمت ہمین قلزم سے زیادہ / ہے بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ
ذی رتبہ زمانے مین ہوئے گرچہ نبی سب / پر پیش خدا کوئی نہین تم سے زیادہ
شاہی کا مزا پاؤن جو مسکن ہو مدینہ / ہے خاک وہان کی مجھے قاقم سے زیادہ
کثرت سے کیے جاؤن لکھون وصف محمد / موجین مجھے مضمون کی ہین قلزم سے زیادہ
کیون آنکھین بہا دین نہ گنہ میرے گنہگار / ہے جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ
افزودن ہے گلزار مدینہ کا تصور / دل چاک ہے غنچون کے تبسم سے زیادہ
جو نان جوین کھا کے کرے شکر وہ ہے خوب / دانا کے لیے جو بھی ہین گندم سے زیادہ

آثم مین ثنا خوان محمد ہون ازل سے
ہو کسکا بیان میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہون محمد کا تو شیدائے مدینہ / کس طرح مرے دل مین نہو جائے مدینہ
یارب مجھے پہنچا دے مدینے کی زمین پر / دیکھون تو کسی طرح تجلائے مدینہ

محروم ہون مین اور چلے جاتے ہین زائر
کیونکر نہ بڑھے دلمین تمنائے مدینہ

پھر تو ذرا اقدس پہ گھسون اپنی جبین کو
اسعد اِن آنکھون نے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغون کی کرون سیر بھلا مین
گلشن سے سوا مجکو ہی صحرائے مدینہ

کیونکر نہ کرون وصف مین گیسوے نبی کا
ہی سر مین سمایا ہوا سودائے مدینہ

اوس جاے مقدس مین محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطور سے ہمتائے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہین مین
وہ کون ہی جسکو نہین پروائے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے مدینہ

آثم تو دل و جان سے ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دلمین تولائے مدینہ

ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم مین تمہارے آپ کے اعجاز کی
آپ پر خود کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کرون مدح گل روے نبی کرتی ہی مست
بلبلون کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق مین بھی ہی نظر غماز کی

سایۂ احمد کو کیون رکھتین چھپا کر دلمین وہ
حورین جو ہوتین بھوکی ناز کے انداز کی

نعت سے مجکو نہو کیونکر بجا ہین اتحاد
قدر ہوتی ہی زمانے مین ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہے
کیا عجب سیکھے روش کو بلبل شیراز کی

جلد آثم کو مدینے مین بلالو بہر حق
اب تو حالت ہی بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہی مری ای شہ دین تھوڑی سی
کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑی سی

آستان بوس کی خواہش رہی گو مجکو مدام
پر نہ اک روز گھسی اوسپہ جبین تھوڑی سی

جس روش چاہیے چلے طبع روان پل جائی
واسطے اوسکے بہت ہی یہ زمین تھوڑی سی

جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین گے خادم
اسکو دیجائے زمین اتنو یہین تھوڑی سی

کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہر دم
بادۂ عشق کی لذت تو نہین تھوڑی سی

مردم چشم بھی مانگتے رہتے ہین دعا
خاک بلجائے مدینے کی کہین تھوڑی سی

شاہ کھاتے تھے شکم سیر نہ ہو کر گاہے
نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑی سی

ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہی یہ دعا
جاؤن طیبہ کو کٹے عمر وہین تھوڑی سی

یارب اوس دم بھی بہر شاہ کا دم یہ آثم
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑی سی

محبوب ہے اللہ کا اور تو نہین ہے
اس شان کا عالم مین پیمبر تو نہین ہے

اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دو پارہ
انگشت بنی تیغ دو پیکر تو نہین ہے

اوس در کی گدائی سے فقط نام کے ہین شاہ
کملی یہ فقیری کی مشجر تو نہین ہی

رضوان قد بے سایہ پہ ہو لوٹ نہ کیونکر
قامت سے یہ طوبی کہین بڑھکر تو نہین ہی

دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت
اس جام مین کچھ بادۂ اطہر تو نہین ہی

نازل رہے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم
کچھ روضۂ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی

عشاق کے دلمین مے الفت نہ بھرے کیون
اس مے کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی

صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ
جو جھوٹ کہے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانہ گیسوے محمد ہی تو آثم
سودا اسے ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی
ای عاصیو اوٹھو کہ در توبہ باز ہی

کیا طول وصف گیسوے سرور بیان کرین
کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی

محراب کعبہ ابروے حضرت ہی مومنو
سجدہ نکیون ادا ہو کہ جاے نماز ہی

وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین عکس
ہی آئینہ نما عجب آئینہ ساز ہی

مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو
عاشق مرے حضور کا خود بے نیاز ہی

فتنے ہزارون نفس اوٹھاتا ہی روز و شب
افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی

پایہ ہمارے عشق کا عالم سے ہی جدا
محمود ہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی سے عشق خدا ہو نہ کیوں حصول — سنتے ہیں ہم زبان حقیقت مجاز ہے
شکر خدا کہ مجکو ہے ہر دم نبی کا دھیان — مانند شمع دل میں بھی سوز و گداز ہے
مداح ہے حبیب خدا کا ہے مرا — اس وجہ شاعروں میں مجھے امتیاز ہے

آثم کمر کو باندھ ڈھونڈنے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث یہ تمھیں حرص آز ہے

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہے — بڑھکر نہ مجھسے کوئی بھی شیرین کلام ہے
کیا ہو مری بساط میں کھینچونگا کیا صلوۃ — نازل خدا کا اونپہ تو ہر دم سلام ہے
کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر — دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہے
کہتے تھے سب ملک شب معراج میں یہی — او شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہے
الطاف شہ کے عام ہیں مجھپر ہمیں شک نہیں — رحمت سے مستفیض ہر اک خاص عام ہے
آگاہ کرتے کیوں نہ شریعت سے شاہ دیں — حق کے رسول ہیں وہ یہی اونکا کام ہے
مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر — حضرت ہی کے تو ہاتھ میں کوثر کا جام ہے
کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمیں عزیز — یہ بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہے

کرتے ہیں وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
آثم ہمارا کام یہی صبح و شام ہے

کہتا ہون نعت مین کرم ذوالجلال ہی
روشن ہی نام بدر رسا حاصل کمال ہی

بھرتا ہی خامہ چوکڑی میدان نعت مین
شرمندہ اسکی چال کے آگے غزال ہی

یہ آرزو ہی بادۂ حب نبی پئے
ہر دم اسی شراب کا مجکو خیال ہی

بجلی اودھر گراتی ہی جاتی ہی جسطرف
شمشیر مصطفےٰ کی نئی چال ڈھال ہی

دلمین خدا ہو اور زبان پر ہو نام شہ
منکر نکیر کا یہ جواب سوال ہی

ذی رتبہ یون تو سارے رسل ہین جہان مین
پر حق یہ ہی حبیب خدا بے مثال ہی

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذات شاہ سے
رخسار شہ قمر ہی تو ابرو ہلال ہی

کیون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین
روشن جہان مین شاہ کا مہر جمال ہی

ہی کثرت گناہ عرق مین ہین غرق ہم
دہشت بڑھی ہوئی ہی ہمین انفعال ہی

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک
سرمہ ہماری آنکھون مین گرد ملال ہی

ثمرہ دیا ہی یہ چمن نعت نے ہمین
مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہی

اثم کو ہی نہ عشق حبیب خدا فقط
اوسکا بھی ہی غلام جو احمد کی آل ہی

بیزبانی کے سبب ناحق ہی رسوائی ہوئی
فیض نعت شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرت عیسیٰ نے گو کیا مر آکر علاج
ختم اے اثم سرور کے لب پر مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہین انبیا مین لاجواب
دونون عالم مین انھین پر ختم یکتائی ہوئی

آب رحمت تو روان ہر سو ہوا عین کرم
پھر عبث دل کی کلی رہتی ہے مرجھائی ہوئی

کیا ہو عصیان کی شکایت رحم کی ہے آرزو
یہ بلا سر ہو ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگارون پہ ہو جائے گا جب ابر کرم
حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

اگر ہو لائق وہان کے جو سمجھو بیٹھنا
دشت مین طیبہ کے پھیرگی لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد مین وہ ہون بیتاب مین مرنے کے بعد
روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر مین تصویر دیکھی تھا تصور زیست مین
مین وہ ہون ہمصفر حاصل مجکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہین روان دریائے غم
ہی میرے دل پر گناہون کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے
خانۂ دل کی ہے یہ تو پرورش پائی ہوئی

اس دورو زہ زندگی پر بیٹھے ہو بیفکر کیون
جان لو یہ تم کہ سر پہ ہی اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھے گا کیا بھلا کوئی بشر
اور لکھی جس نے تو اسکی خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا
چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ جو تمنے لکھا
یہ تو اے آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

ان دنون زخمی ہے دل اپنا الم کے تیر سے
یا نبی لینا سنبھال اسکو کسی تدبیر سے

جنکے والد کو کہا حضرت نے لحمی او دمی
پھر نکیون الفت ہو مجھکو شبر و شبیر سے

وصف جبہ نے گل بوٹے محمد کے کیے
گل ہوئے سارے خجل رنگ اڑ گئے تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیدار ہین جلوہ دیکھلون
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کر اے عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہوگا آدمی
فائدہ کیا پختگی قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوئے اے مومنو
درحقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہوئے رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہوگیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھا دین تو یہ دل ٹھہرے مرا
طفل کے مانند اپنے ہین جو حامل شیر سے

امت مرحوم سے پاتے ہین آثم کا شمار
یا الٰہی درگذر اسکی تو ہر تقصیر سے

دھواں دل سے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمہا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حضور
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمایئے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشۂ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

ہمیشہ کرون شکر پروردگار | کہ یہ دین پایا حیات النبی

مدینے مین مجھکو بلا لیجیے | نہین اب گذارا حیات النبی

برای خدا مجھپہ کیجے کرم | ہون خادم تمھارا حیات النبی

ہی آثم کو دونون جہان مین فقط
تمھارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جاینگے | بہر بخشش پاس خالق کے بلاتے جاینگے

عشق احمد جو رہیگا جوش پر ای مومنو | تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جاینگے

تشنگی حشر سے کیا خوف ہی روز جزا | آب کوثر شافع محشر پلاتے جاینگے

ہم خیال جلوۂ روی نبی سے مرتے دم | بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جاینگے

فرقت سرور مین رو رو کر جو دینگے جان ہم | تو تجھے ای آتش دوزخ بجھاتے جاینگے

حشر مین ہونگے پریشان ہم اگر ای مومنو | تو نبی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جاینگے

راستا عشق نبی کا جو ہمین مل جائیگا | دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جاینگے

ابروِ شہ کا رہیگا دھیان جو آثم ہمین
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جاینگے

کیا معتبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے | بو نہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے کیا کرے فخر کا دعوی وہ بشر
آبرو پائے جو دانتوں کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے
موت آجائے مجھے کاش تمنا سے پہلے

ناتوان الفتِ احمد مین ہین طیبہ کیطرف
اوڑ کے جا پونہچین ہم [illegible] سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہے جاگیر
کوئی جا سکتا نہین آل عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشق محمد کا حصول
رکھے الفت وہ بشر آل عبا سے پہلے

مدح حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند
عفو ہون پھر تو گنہ روز جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان
تو کیا خلق و نہین ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلاوین اگر خواب مین دیدار مجھے
پھر تو حاصل ہو شفا وقت شفا سے پہلے

نعت گوئی مین کرے پیچھے وہ انسان دعوے
مشق وہ کر لے ذرا طبع رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے دون جان ہو دوزخ سے نجات
ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہین رشک مسیحا یہ نہین آپ سے دور
کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر مین ہر اک سے کہین گے آثم
کہ مدد مانگیے محبوبِ خدا سے پہلے

مین درفشان ہون نہ کیون شاہ بحر و بر کے لیے
ملا ہے مال یہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکون کو مردم سمجھتے ہین گوہر
صدف کا حکم بھی جاری ہے چشم تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہاں سے دیکھیں کیوں
نہیں حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہی سارے رسولوں کو حکم پیش جناب
جو روبروئے ذکا حکم ہے قمر کے لیے

کروں [illegible] ادا وہاں جاکر
زمین مدینے کی پاپوش میرے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج میں براق حضور
رکاب تھام کے بیٹھے ادھر ادھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمد کی
قسم خدا کی یہ واجب ہی ہر بشر کے لیے

میں جانتا نہیں شاہی مدینے کی یارب
زمین ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہیں سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم میں سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھوں جلوہ حضرت
دعائیں مانگتا رہتا ہوں اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یارب
یہی بہت ہی عطا مجھسے مشت پر کے لیے

سوار موت ہی سر پر اٹھو اب لے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور میں نور ہے دونوں آپکی تنویر سے
جیسے ذروں میں چمک ہی مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہیں دم وصف نبی تقریر سے
ہوتی ہی سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پہنچوں مدینے میں کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشن تقدیر سے

بند آنکھیں ہو گئیں موسی کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا اشنا ہا تری تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون کہتے ہین عدو
ہوتی ہی خالی نہین تیغ زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون مین
والضحی کی شان ملتی ہی مری تفسیر سے

عاشق احمد کی تربت پر نکیرین کیون آ رہے
جب نہو خاک لحد کم [illegible] سے

الفت گیسوے شہ نے جب سے دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہوگی معاف
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرے سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہی بلکہ شیر سے

داغ سے عشق نبی کی روشن شب ہجران ہو
ہوگئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہی شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی مو گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب ہون رہے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تعزیر سے

نعت گو مشہور ہون کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین بہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہمین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین بھلا
جب محبت مصطفی کی بڑھکے ہو اکسیر سے

ہو صلے مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہی بڑھکر خلد کی جاگیر سے

ہین سگ درگاہ حضرت ہون اسی پر فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع قطمیر سے

دائرہ ہر حرف کا ہے اشرفی سے بھی سوا | کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہے آثم کیا کریگا ہیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب مین جلوۂ دیدار دکھانے والے | داغ حسرت کا مرے دل سے مٹانے والے
اونکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن | کعبے سے سوے مدینہ مین جو جانے والے
آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو | زیر پا شہ کے ہم آنکھین ہین بچھانے والے
چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا | گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے
ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہردم | آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے
ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمین | آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے
شربت دید سے فرمایئے مجکو سیراب | تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوے محمد کا کرے کیا آثم
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

کی ہے یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے | اے سامعین سنو اسے تم دل لگا کے گوش سے
ہم بادۂ محبت احمد سے مست ہین | کیا محتسب ہے کام ہمین مے فروش سے
مداح مصطفےٰ ہون ملائک اوٹھائینگے | لاشہ اوتار دینگے جو احباب دوش سے

عشق نبی مین مجکو نہین ایک جا قرار — جاے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے

پینے کو آبِ اشک ہی کھانے کو لختِ دل — ہجر نبی مین کام نہین نای و نوش سے

انجم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند — نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے — ڈرنے کے وہ نہین تپش آفتاب سے

پردہ ہٹے جو زلف کا روے جناب سے — جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے

یہ داغ عشقِ پنجتن و چار یار کا — عالم مین کم نہین ہی ذرا آفتاب سے

گل سے کہین سوا ہی بہارِ رخ حضور — بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے

یہ قدر و منزلت شب معراج پائی تھی — آنکھونکو اپنی ملتے تھے قدسی رکاب سے

ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ — ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے

کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حسینؑ — نسبت ہو نقش پا کو نہ جب آفتاب سے

دیدار شاہ خواب ہی مین ہو مجھے نصیب — چھوٹون الٰہی جلد کہین اضطراب سے

وہ رند ہین کہ بادۂ الفت سے مست ہین — زاہد غرض نہین ہی ہمین کچھ شراب سے

ہشیار گو ہین پر ہمین غفلت ہی رات دن — بدتر ہی جاگنا بھی ہمارا تو خواب سے

جمشیدی ہی اس جہان کی فانی ہی لاکلام — دیکھو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

ابتک گیا نہ سوے مدینہ تو کسلیے
پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہلبیت رسالت مآب کے
یارب نجات ہو ہمین قبر عذاب سے

برباد میری خاک نہوگی پس فنا
الفت اگر رہیگی مجھے بوتراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہو فزون
گہبرائینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اللہ اوس بشر کو نہ کیونکر رکھے عزیز
آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی
جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک نے صفا پائی تھی جو کچھ
وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر
یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت
کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوہ رخسار مین جو آپ کے تنویر
یہ نور شہا نیر حشر میں نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوہ حضرت
جانا جو مدینہ کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدہ پر اشک مین رہتا ہی مرے جوش
یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اللہ تک اے شاہ ثنا خوان ہی تمھارا
ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم
کیا آب بھرا چشمہ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی
ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی

ہوئی حاصل فضیلت امتون پر
ہمین وہ دولت ایمان عطا کی

وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور
میسر خاک ہو جو کفش پا کی

ہے کون اونکے سوا محبوب حق کا
فزون ہے سب سے عزت مصطفا کی

گناہون پر ہے راغب تو اے دل
خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی

خیال آتے ہی لب کے جان آئی
لب جان بخش ہے آیت شفا کی

عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین
نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی

خدا قرآن مین جب مدح فرمائے
بشر سے کیا ثنا ہو مصطفا کی

خطائین ہین جو کثرت سے ہماری
تو رحمت بھی نہین ہے کم خدا کی

مدینے مین نہ آثم کو بلایا
نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

تو ہی خلاق عالم بے گمان ہے
خدایا دوسرا تجسا کہان ہے

لکھون کسطرح مین تعریف تیری
زبان کو میری یہ طاقت کہان ہے

بزرگی ہو محمد کی بیان کیا
شرف قرآن سے جنکا عیان ہے

ہوا کوئی نہ ہوگا مثل ہرگز
محمد بادشاہ انس و جان ہے

مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف
جگر میں داغ جس کا نہاں ہے

گدائی ہو میسر اوسکی مجھکو
کہ جس در کا گدا سارا جہاں ہے

بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد
کہ خود مدحت سرا حق کی زبان ہے

تڑپتا ہے دل بیتاب میرا
لبوں پر ہر گھڑی آہ و فغان ہے

خدا کے واسطے صورت دکھاؤ
ق کہ طاقت طاق ہے رخصت تواں ہے

وہی ذرہ بنا ہے کوسے شہ کا
خدا جسپر نہایت مہربان ہے

مدینے میں اسے بلوائیے آپ
یہ آثم ہجر میں اب نیمجان ہے

حبیب حق محمد مصطفےٰ ہے
مقابل شاہ کے کب دوسرا ہے

کرو ای مومنو خوف خدا تم
کہ سر پر بیگمان روز جزا ہے

بھلا رہتے ہیں اونکے شک سے کیا
کہ جنکے حکم میں ارض و سما ہے

مجھے کیا گرمیِ محشر کا ہے ڈر
میسر دامنِ آلِ عبا ہے

گنہ ہوں پر نہ کیوں ہو ناز مجھکو
شفیع حشر فخر انبیا ہے

میں لکھتا وصف فخر انبیا ہوں
زبان پر ہر گھڑی صلِّ علےٰ ہے

دلا خورشید کی ہے کیا حقیقت
تو محبوب خدا پہ شیفتا ہے

رخ حضرت کی کیا مدحت کرون مین | وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے مین بلا لو اسکو شاہا
تمھارے در کا یہ آثم گدا ہی

پریدہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے | تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے

سمجھکے نیک جو کرتے ہین شرک و بدعت کو | پھینکینگے نار سقر مین ثواب کے بدلے

یہ زار عشق نبی نے کیا ہی اے گردون | کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے

مین نعت گو ہون نکیرین سے پیا ڈرون کیونکر | وہ جان لے نہین سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ مین آثم بڑھی مری عزت
جنونی نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفے کے واسطے | ہاتھ مین ہر دم اٹھاتا ہون دعا کے واسطے

یا الٰہی مین گناہون مین ہون بالکل مبتلا | رحم کر مجپر جناب مصطفے کے واسطے

ہین مریض عشق احمد کیون نہو راحت ہمین | اے مسیحا کیون کہین تجھسے شفا کے واسطے

عزت کونین حاصل ہو مجھے اے میرے رب | فخر عالم مالک ہر دوسرا کے واسطے

کچھ نہ دے تکلیف مجکو تیزیے خورشید حشر | اے محمد مصطفے آل عبا کے واسطے

یا الٰہی دولت ایمان بڑھے عصیان گھٹین | رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پرنور اپنا مجکو دکھلا دیجیے ای سہ برج رسالت والضحیٰ کے واسطے

ہی دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی مجکو ہر وقت آہ و زاری ہی
یا الٰہی نصیب ہو طیبہ اب سکونت یہان کی بھاری ہی
مہربان وہ نہو تو آفت ہی اوسکی رحمت سے رستگاری ہی
عشق احمد کا داغ ہی دل پر اشک خونی کی نہر جاری ہی
جارہا ہی لیے ہوے اب شوق مجکو کب حاجت سواری ہی
یا الٰہی مدینے جا کے مرون موت مجکو وہان کی پیاری ہی
شب معراج بول اوٹھے جبریل آج احمد پہ لطف باری ہی
سارا عالم مہک رہا ہی کیون زلف حضرت نے کیا سنواری ہی
پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین اک وہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلائیے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرور ذیشان کے سامنے انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفونکی قدر کیا
رتبہ ہو کیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہین ایک بھی چمن
کہدونگا حشر کو یہی رضوان کے سامنے

یون ہین حسین جہان آگے جناب کے
ذرے ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جائے روتے روتے نکیون تن مرا تمام
بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہون گناہونسے کیا منہ دکھاؤنگا
جاؤنگا کسطرح سے مین شہ دان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ مین جا کے ہم
استادہ دست بستہ ہون دربان کے سامنے

آئے قضا سفر مین مدینے کے ای خدا
ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبون کا کرے لعل بے بہا
کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہون خوشہ چین خرمنِ فیضِ جنابِ ہوش
آثم مین چپ نہونگا سخندان کے سامنے

جب وصفِ زلف سرورِ دین میرے دہن سے نکلے
ہرگز نہ پھر جہان مین نافہ ہرن سے نکلے

بھاگون سوے مدینہ پڑے گردن کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق اوسدم بھی ہو زبان پر
جسوقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہون یون وطن کو
جیسے خزا مین بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب روضہ — مقصد کبھی پنا یارب چرخ کہن سے نکلے
حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک — شیدا نبی کا جسدم اپنے وطن سے نکلے

جا کے کہیں مدینے آرام ہو میسر
اثیم جبھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خواب میں منہ دکھادیا کسنے — بخت میرا جگا دیا کسنے
نور ایمان عطا کیا کسنے — داغ عصیان مٹا دیا کسنے
مجکو شیدا کیا محمد کا — دین حق کو بتا دیا کسنے
پاس خالق کے لیگئے جبرئیل — حق سے شہ کو ملا دیا کسنے
شب معراج لینے آیا کون — سر کو در پہ جھکا دیا کسنے
کسکی پیدا ہوئی ہوا مجکو — دل کو میرے اڑا دیا کسنے
مجکو سودا تھا زلف حضرت کا — طوق ناحق پنہا دیا کسنے
کیوں نہیں ہوتی ہے زیارت — نفس پیچھے لگا دیا کسنے
کسنے رویا میں جلوہ دکھلایا — دل کو کیسے بڑھا دیا کسنے
جان تازہ جو بخشدی مجکو — آب زمزم پلا دیا کسنے
اثیم اک تو تھا جاہل مطلق — اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول ہو منو حق کا حبیب ہی | جسکے سبب سے نعمت عقبیٰ نصیب ہی

کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا | اب حال ہجر شاہ مین میرا عجیب ہی

درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ رات دن | دوزخ سے لے بچا تو خدایا مجیب ہی

سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی | بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف نجیب ہی

حامی ترے سوا نہین بندونکا کوئی اور | عصیان کے درد کا توہی بہتر طبیب ہی

رکھتے خیال چہرۂ احمد ہین رات دن | خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی

پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک | مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی

ہجر نبی مین ہون کبھی نالان کبھی خموش | قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی

پھر خدا مدینے مین بلوائیے مجھے | اس ہند مین خراب ہی عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت مین شاہ کی
جنت ملیگی تجکو یہ آثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی | میسر خلد اوسکو بالیقین ہی

بشر کیا ہین بجا لائین نہ جو حکم | کہ خادم آپ کا روح الامین ہی

رسالت ختم ہی شاہ رسل پر | حقیقت مین وہ ختم المرسلین ہی

وہان جا کر نہ کیون مشکل ہو پھرنا | جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

اونھین کے واسطے کی خلق دنیا
اونھین کے واسطے عرش برین ہی

مثال احمد کے کیونکر ہوسکے خلق
ہوا کوئی نہوگا اور نہین ہی

گنہ کرتے ہو تمپر ہوگی بخشش
یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہی

درشہ کے سوا جاؤن کدھر مین
کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہی

وہی محبوب خالق ہی جہان مین
جو آثم دہر مین سردار دین ہی

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہی
اور بھی آئینۂ دلمین صفا آتی ہی

بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہی
یاد اوس وقت مدینے کی ہوا آتی ہی

ماہ و خورشید نظر سے مرے گرجاتے ہین
یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہی

اے نبی بہر خدا مجھپہ کرم کی ہو نظر
اب گناہونسے مجھے اپنے حیا آتی ہی

چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ
اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہی

شربت دید پلا دو تو ابھی صحت ہو
کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہی

واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلائین بڑھکر
ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہی

اپنی آنکھونمین جگہ دیتی ہین سب اوسکو
جسکی ای مومنو طیبہ مین قضا آتی ہی

شب عصیان کی سیاہی نے جو گھیرا اوکیلا
جبکہ آتی ہی یہ مانند بلا آتی ہی

میں وہ بیمار ہوں کہتے ہیں اطبا مجھے
مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہے

رحم کرنے کے تو مشتاق ہیں شاہ عادل
جور مطلق نہیں آتا نہ جفا آتی ہے

الفت شافع محشر ہے تو پھر کیا غم ہے
میرے کانوں میں یہ ہر وقت صدا آتی ہے

وہ بھی دن آئیں کہیں دیکھے عالم اسکا
اثر آثم کی سینے میں قضا آتی ہے

کرم کرنا الٰہی مجھکو کیسے تنگدستی ہے
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہے

جبھی کی اک غزل نعت میں پھر حضرت کی
زیارت کو شہ عالم کی اک دنیا ترستی ہے

ملا کرتی ہے جنس یاد سودا گر خواہش دلی
خرید و مول اسکو نہایت ہی تو سستی ہے

خیال نعت احمد میں مجھے مصروف رکھتی ہے
طبیعت ہے جری میری مگر ہر وقت کستی ہے

مرے جی میں ہے جو ان کو کہ آکے اوس سے میں پوچھوں
بتا بہر خدا مجھکو مدینہ کیسی بستی ہے

تکبر سے اور اٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا
ہر ایک اسکو نہیں کہتے کہ دین پستی ہے

ہوا آثم میں شغل نعت سے یہ خوش قسمت
کہ پیدا ہو گئی تربت پہ میری رحمت برستی ہے

دل ذکر سے مرا شاد ہوا ہے
کس حسن سے ویرانہ آباد ہوا ہے

ہر ہفتہ میں دو مرتبہ کھلتا ہے مرا حال
اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہے

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان　　یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی
ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہوتی　　صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی
اللہ تو کر رحم بچا نارِ سقر سے　　دل نفس کے ہاتھونسے تو برباد ہوا ہی
کیا دور جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم　　ان روز دن مرا والبِ فریاد ہوا ہی
سب جن و بشر مجکو بھلاتے نہین ویسے　　نام آپکا جبسے مجھے یاد ہوا ہی
دل کھینچتا ہی صورت پر نور کا نقشہ　　وہ دہر مین اب ثانی بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
تو فیض سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہون اے مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی　　ادھی جا پہ بستی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی
وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر　　مدینے کی زمین ہی یا فلک کیا عین جنت ہی
کسی صورت سے مین دیکھون مدینہ یا مرے مولا　　تمنا ہی یہی ہر دم یہی اک دلمین حسرت ہی
دکھایا جلوہ حضرت خدا نے دونون عالم کو　　اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی
شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے　　اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی
نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روئے حضرت کے　　اسیکا نام ہیبت ہی اسیکا نام صورت ہی
فقط اک مین ہی فکر مدح شاہ دین نہین کرتا　　تمامی خلق مین مشہور سرور کی جلالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم مین
مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی

میسر جس کیسکو مومنو حضرت کی رویت ہی
موشردر نہ سکے حق مین ورکی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آثم سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی یہان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین دعوا کیا ہی

جلوہ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ وا اصل علے نور سراپا کیا ہی

شب معراج جو جبرل امین لائے براق
سنکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
مین ہون کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی

چاند سورج کو نہین روے نبی سے نسبت
مرحبا صل علے نور کا چہرا کیا ہی

ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی

توبہ کرتا ہی تو عصیان سے تو اے دل کر لے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آثم
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

نبی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
جہان مین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی

الٰہی روضۂ احمد دکھا دے
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہم کو
اگر عالم میں پارا ہے تو یہ ہے

خدا کو بھولنا بے فکر رہنا
حقیقت میں جو دنیا ہے تو یہ ہے

رہوں کیونکر نہ محوِ نعتِ احمد
شفاعت کا سہارا ہے تو یہ ہے

خدا برحق نبی برحق ہے بیشک
ہر اک کے لب پہ کلمہ ہے تو یہ ہے

کبھی تو سونگھوں نہ لوٹے زلف آثم
مرے سر میں جو سودا ہے تو یہ ہے

امید ہے مجھے اے شاہ جاں نثار سے
نجات دو نگا کبھی دوزخ میں فضل باری سے

ہوس رکھیں گے مدینے کی جیتے ہیں جب تک
نہ باز آئیں گے ہم اس امید واری سے

ہمیں لحد میں نکیرین سونے دو دم بھر
رہا ہے آٹھ پہر کام بے قراری سے

مدینے کی ہے زیارت جو میری قسمت میں
تو ہوگی ورنہ نہیں سود اس آہ و زاری سے

نگاہِ مہر کبھی تو رسول کی ہوگی
ہمیشہ کام ہے آثم کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے
مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے

کیا عجب ہے کہ طفیل آپکے روزِ محشر
کلمہ پڑھتی ہوئی قبروں سے امت نکلے

ہو گئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری
سارے عالم میں جو پابندِ شریعت نکلے

دو نون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار
کام بندون کے سب آپھی کے بدولت نکلے

جو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بل
کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے

گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون
کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
ساتنے کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہی
ہر ایک شی کا اونکے قدم سے ظہور ہی

حق نے شفیع امت عاصی کیا تعین
محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہی

آثم نہین ہی حشر مین کچھ خوف بازپرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہی

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے
ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے

ہی یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست
لیکن ہی کم نبی کی شرافت کے سامنے

تشبیہ کس سے دون قد اقدس کو ہی یہ فکر
طوبی خجل ہو گئے جو قامت کے سامنے

پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا
بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے

وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین
کیا کثرت خطا ہی شفاعت کے سامنے

جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج
کیا مال و زر ہی عشق کی دولت کے سامنے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوئے نصیب کو اپنے جگائینگے

جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھون مین خاک پائے نبی ہم لگائینگے

جا کر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی
زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار
کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اسد زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب
بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

اے دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنینگے ہم سے تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین ماثم مین مبتلا
پر نعت پڑھتے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے
ہین نبی جلوۂ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہی محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہی وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان ہرگز
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا
راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہی تو کچھ غم نہین اے چشم کرم
ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجون کسطرح نہ حضرت پہ درود اور سلام
ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جلد ملک جلد بڑھو صل علے
عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہِ حق مین لٹا دیتے تھے
بڑھ گئے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابو جہل ہو عاشق ہو اویس
جان اغیار دین دشمن ہون کھلانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خوش فہمی کیا
نارِ دوزخ کو ہین اشکو نسے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کو رحمت
تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ گدا
گرنے دیتے تھے نہ آنکھونکو بچھانے والے

پائے اقدس سے ہٹایگا نہ سر حشر کے روز
لاکھ آثم کو ہٹا دینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آگئی سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی موردِ الطاف ہو گئی
درخواست بادشاہ دفترِ شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون نے
ڈگری ہماری دل کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رد کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریائے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفے سے بہت کی ہے التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر — حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم — مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ — کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا — جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجھکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے — عمر بھر کو چہ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم کہین — اسکو بھی در پہ توای شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا — مدح کر شاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت ایسکی — جب مقدر مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو ای دل ہو اگر سرور دین کی الفت — پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اوڑ جاؤنگا ہو کر لاغر — اپنا احسان تو ای باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا ای دل — تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

[illegible] قبول جو میرا اسلام ہو جائے
تو سارے مدح سراؤں میں نام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی
تو سر بلند یہ ادنےٰ غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہیں مدح رو و زلف نبی
بسر ہماری یونہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمد مرسل ہمیں مدام رہے
اسی میں عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جب گھڑی تقسیم ہو شراب طہور
نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پہنچے مدینے میں جب کبھی آثم
قبول درگہ شہ میں سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے
جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے

عزت سرور دیں سے تھے صحابہ واقف
رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہیں جو فرقت میں محمد کے مدام
جانتا ہی مرا دل دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت میں جو کچھ ہے خوبی
اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے

مجھ سے پوچھو کہ ہوں مداح نبی اور کوئی
جز مرے مدح سرائی کا ہنر کیا جانے

مجھ سے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف
شمس حیران ہی داغی ہے قمر کیا جانے

اختر نور ہوں دندان مبارک جب صاف
کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نے عقل سلیم اے آثم
کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

منظور حق کو ہو تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوے نصیب کو اپنے جگائینگے

جس دم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھوں مین خاک پاے نبی ہم لگائینگے

جاکر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی
زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار
کعبے کے چشمے پیاس آکر ہی بجھائینگے

اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب
بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

اے دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین آثم مین مبتلا
پر نعت پڑھتے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے
ہین نبی جلوۂ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہی محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہی وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لاے نہ ایمان مگر
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا
راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہی تو کچھ غم نہین اے چشم کرم
ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجون کسطرح نہ حضرت پہ درود و سلام
ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جلد ملک جلد پڑھو صل علی
عرش پر آتے ہیں معراج کو آنے والے

مال وزرا پنا رہ حق میں لٹا دیتے تھے
بڑھ کے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابو جہل ہو عاشق ہو اویس
جان اغیار دین دشمن ہوئے جھٹلانے والے

ہم ہیں گریاں غم احمد میں ہیں خوش فہمی کیا
نار دوزخ کو ہیں اشکوں سے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہاں کو رحمت
تھے نبی بگڑے ہوئے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھوں کو بچھانے والے

پائے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کو تو
لاکھ آثم کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی میں رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آکے سیاہی میں رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی
درخواست جا کے دفتر شاہی میں رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتوں سے
ڈگری ہماری دو کی گواہی میں رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رو کر خطا جناب الٰہی میں رہ گئی

دریائے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی میں رہ گئی

اللہ و مصطفی سے بہت کی ہے التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی میں رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر
حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم
مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اتر کے لوگ
کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا
جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجھکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے
عمر بھر کوچۂ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم کہین
اسکو بھی در پہ تو اے شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا
مدح کر شاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی
جب مقدر نہ مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو ای دل ہو اگر سرور دین کی الفت
پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اوڑ جاؤنگا ہو کر لاغر
اپنا احسان تو ای باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکے ای دل
تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

ذرا قبول جو میرا سلام ہو جائے | تو سارے بیچ سرا کے مین نام ہو جائے
نصیب ہو جو گدائی حضور کی | تو سر بلند یہ ادنے غلام ہو جائے
الٰہی کرتے رہین بیچ روضۂ نبی | بسر ہماری یون ہی صبح و شام ہو جائے
خیال احمد مرسل ہمین مدام رہے | اسی مین عمر ہماری تمام ہو جائے
الٰہی جب گھڑی تقسیم ہو شراب طہور | نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پہنچے مدینے مین جب کبھی آثم
قبول در گہ شہ مین سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے | جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے
عزت سرور دین سے تھے صحابہ واقف | رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے
اشک بہتے ہین جو فرقت مین محمد کے مدام | جانتا ہی مرا دل دیدۂ تر کیا جانے
گیسو و چہرۂ حضرت مین جو کچھ ہی خوبی | اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے
مجھسے پوچھو کہ ہون آج بنی اور کوئی | جز مرے بیچ سرائی کا ہنر کیا جانے
مجھسے اوس چہرۂ پر نور کی پوچھو تعریف | شمس حیران ہی داغی ہی قمر کیا جانے
اختر نور ہون دندان مبارک جب صاف | کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نے عقل سلیم اے آثم | کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین آتے جاتے
ہم وہ بدبخت ہین رہتے ہین جاتے جاتے

آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف
جاے لبیک غزل اپنی سناتے جاتے

ہوتے اسطرح پریشان نہ سودا ہوتا
زلف اپنی ہمین سرور جو سنگھاتے جاتے

مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے
بے کہے قم کے ہین مردونکو جلاتے جاتے

فضل اللہ سے ہم مورد الطاف رہے
کیون کسی اورکا احسان اوٹھاتے جاتے

ہوتی ای شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر
داغ عصیان دل مجرونسے مٹاتے جاتے

خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا
بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جگاتے جاتے

ہم گنہگار رہین اللہ سے شرمندہ ہین
نقش عصیان کو نہ کیون روکے مٹاتے جاتے

طرقو کی جو کبھی کان مین آتی آواز
ہم سر راہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھہ آتی جو درِ شاہ کی خاک ای آثم
سوے طیبہ اوسے آنکھونمین لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی
خدا کا جسپہ جہان مین عتاب رہتا ہی

بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ
زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی

حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو
تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی

نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی
اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے یہ ظلمت عصیان بھلا ڈرائے گی کیا
تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہی

مدینے جاکے بناتا ہی کیون نہین گھر تو
کہان پڑا ای دل خانہ خراب رہتا ہی

خیال مدح ہی لبہائے شکرین کا مجھے
زلال میرے دہن کا لعاب رہتا ہی

ہوا جو صورت بوجہل منکر حضرت
مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہی

ہی اپنے وقت کا حسّان تو بھی ای آثم
سوال مدح مین حاضر جواب رہتا ہی

دلمین ہی عشق ذوق سراسر دہن مین ہی
وصف نبی کی چاشنی سے سخن مین ہی

ہین گیسوے رسول کو تشبیہ کس سے دون
عنبر مین یہ نہ بو ہی نہ مشک ختن مین ہی

کیون حب لعل لب مین نہ دین فرشتے خون
لب یہ چمک یہ حسن عقیق یمن مین ہی

ابر کرم ہین آپ بلا لیجیے مجھے
فرقت نے ابتو آگ لگائی بدن مین ہی

غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا
عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہی

قدسی پکارتے ہین کہ آثم نے کیا پڑھا
صل علی کا شور جو اس انجمن مین ہی

الٰہی لب پہ نالہ ہی فغان ہی آہ و زاری ہی
زیارت جلد ہو روضے کی بیحد بیقراری ہی

خدا و مصطفےٰ کے حکم سے کوئی نہین منکر
ہر اک عالم مین دیکھا کلمۂ توحید جاری ہی

یہ جبریل امین ہنسکر شب معراج کہتے تھے — بلایا پاس حضرت پر نہایت لطف باری ہی

مدینے مین مرون جاکر تمنا ہی یہی میری — تماشا ہی وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہی

دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون — اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہی

تکبر جو کوئی کرتا ہی مٹتا ہی وقار اوسکا — وہی ہی اوج پر جسمین طریق خاکساری ہی

کسی صورت پہونچ جاؤن مدینے مین مرے مولا
میان ہند رہنا ابتو اس آثم کو بھاری ہی

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہی — عطاے شہ کو پاکر لطف رب کا یاد آتا ہی

میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجھکو — کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہی

فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو — تو شہ کا مومنو نقش کف پا یاد آتا ہی

ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بید مشک کے قطرے — نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہی

اوڑا لیچل صبا مجھ وحشی لاغر کو بھی اکدن — مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہی

خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اونپر — مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہی

مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین البشری — تو مجھکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہی

نہین بھولا سماتا ہون کسی صورت نہین جی سے — شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہی

خدایا جلد پہنچا دے مدینے مین تو آثم کو — نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہی

آثم ہون کیا مین جاؤنگا داور کے سامنے
پھیلا رہیگا ہاتھ پیمبر کے سامنے

یہ آرزو ہی جاکے مدینے مین نکلے دم
مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے

ٹکرا کے سر ہلاک مین ہوجاؤن یا رسول
ملجاؤن خاک مین لحدِ سرور کے سامنے

کیا تاب ہی ماہ کا جو مقابل ہوا ی فلک
شرمندہ مہر ہی رخ انور کے سامنے

آثم رکھین گے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر مین خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے
کلمۂ طیب زبانپر اپنے لاتے جائینگے

آمد آمد حشر مین سن پائینگے جب شاہ کی
نقش پا کی خاک آنکھون مین لگاتے جائینگے

راستہ عشق نبی کا جو ہمین ملجائیگا
دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ہم ہین عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا ہمین
جسطرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے

عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مونسو
پھول تربت پر کے مرقد سی چڑھاتے جائینگے

تابش خورشید سے اندیشۂ محشر مین نہین
فرقت حضرت مین ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آثم ہمین
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زبان سے جناب رسول کی
جوکی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہو گئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی اللہ رے شرف
حیدر بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت منہ سے
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جانے شک ہی ہو چکا معراج مین نبی
بے شبہہ بخشی جائیگی امت رسول کی

جسنے نہ دیکھی ہو اوس گل رخسار کی ہوا
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آثم نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑا ابھی کہا ہی بہت نہیں تحمل طول کی

مخمسات وغیرہ

تضمین غزل استاد زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفیٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفیٰ
یارب دکھا دے جلوۂ رخسار مصطفیٰ
آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفیٰ
گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفیٰ

اعلیٰ ہی سارے شاہون سے سرکار مصطفیٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفیٰ
ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفیٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفیٰ
خود صانع ازل ہی خریدار مصطفیٰ

اللہ نے نبی کو دیے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکے

سارا جہان اونھین کی ہی خدمت کے واسطے
مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے
آئے نظر جو گیسوئے خمدار مصطفی

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل کے مقتدا
ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما
انسان کیسے جن و ملک کے ہین پیشوا
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا
کیا کرم ہی مدینے مین دربار مصطفی

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا
اللہ نے عجیب کیا ہی شرف عطا
گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا
زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا
جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفی

اثم بنا ہون مین بھی در شاہ کا فقیر
ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر
پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر
کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفی

تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوے محمد
ہی غیرت گلزار ارم کوے محمد
بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوے محمد
ہی سورۂ والشمس اگر روے محمد
والیل کی تفسیر ہوے موے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی — دیدار کی پھر تاب نہیں لائی تجلی
غش کر گیا میں خواب میں جو پائی تجلی — جب روئے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا میں شب قدر ہے گیسوئے محمد

دیتی نہیں ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید — فرقت ہوئی جب سے لگی رہنے نہان عید
سب بے چاند کے نکلے نہیں ہوتی ہی عیان عید — ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروئے محمد

ہے حسن میں احمد سے کہیں مہ رخشان کم — بھرتا رہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اک دم
ششدر ہیں فرشتے نہیں حیران فقط ہم — کس طور اوٹھائے ہوئے ہیں بار دو عالم
ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوئے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صل علے تم — ترک ایک گھڑی بھی نہ کرو صل علے تم
کہتے ہوئے لازم ہی چلو صل علے تم — گلگشت گلستان میں پڑھو صل علے تم
ہر پھول کے پتے میں پہنچی بوئے محمد

حق کا وہ پیمبر ہی وہی حق کا ہی پیارا — فرقت نہیں اللہ کو اک دم کی گوارا
کسطرح نہ مخلوق کی ہو آنکھوں کا تارا — کعبے کی طرف منہ ہی نمازوں میں ہمارا
کعبے کا شب و روز ہی منہ سوئے محمد

فردوس کا عالم مین مدینہ ہی نمونا | ہر اک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نقش قدم میرے لیے گل ہی وہانکا | ہر نخل بیابان عرب مجکو ہی طوبا
ہون شیفتہ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آثم کی طرح بات شہیدی | پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
ہو جائے جو پر نور مری ذات شہیدی | رضوان کے لیے پھلون سوغات شہیدی
جو ہاتھ لگے خار وخس کوے محمد

تضمین غزل شاعر بیعدیل و بے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم و مغفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد | بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
حوران جنان شیفتہ روے محمد | اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد
ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خلل تول لیے ہین | کیا عاصی ہین کفار کے دل تول لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تول لیے ہین | نظرو نہین شفاعت نے عمل تول لیے ہین
پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

افلاک سے گذرے شب معراج جو حضرت | تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت | بخشش مین تو مصروف یہ سرگرم شفاعت

الله سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا
روزی سے ہین محروم عبادت سے مبرا
کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا

واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

تضمین غزل استاذی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش رئیس بریلی

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد
کیونکر ہو ثناے قد دلجوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد
ہر سر مین ہی سودا لیے سر سوے محمد

سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتو نور خدا چہرہ سرور
وہ دیکھے چمکتا ہوا ہو جسکا مقدر
ہو قرب خدا اوسکی اطاعت سے میسر
الله سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر

آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت
ہر باغ کے پھولون سے جدا جسکی ہو نکہت
رضوان بھی کہے دیکھکے بے رو رعایت
رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت

الله کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت
اللہ کی رہتی ہی ادہر چشم عنایت

حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت
پلّے ہین جو رحمت کے تو ہین مرغ شفاعت

اوڑتا ہوا شاہین تراز وے محمد

لازم ہی زبان دہو کے محمد کا مین لون نام
ہر نخچۂ دم وصف نظر آئے نگیون خام

شایستہ ہر مدح و ستایش ہی وہ گلفام
موسیٰ کی جہان شمع نظر نے نہ دیا کام

اوس نجم کے راگے ہین دو بازوے محمد

وہ کون ہی کرتا نہین جو دل سے اطاعت
ہر ایک کا کیونکر نہو میلان طبیعت

کس شیشۂ دل مین یہ نہین بادۂ الفت
جب عین خدا کی ہو ادہر چشم عنایت

پھر کسکی نظر ہی جو نہو سوے محمد

آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوشتر
کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوشتر

صورت ہی کہ اللہ کی قدرت ہی عیان ہوشتر
کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر یہان ہوشتر

عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب مولوی کفایت علی کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

رہے ہر دل نگیون سوے محمد
ہی خوبی قد دلجوے محمد

ہے سنبل خلد کا موے محمد بہار خلد ہے روے محمد

شمیم جان فزا بوے محمد

ہوا سے شہ سے ہو گیا کوئی خالی عجب صورت ہے حضرت نے نکالی

وہ ابرو ہین کہ یا بیت ہلالی نہین سرو ریاض ہمثالی

قد رعناے دلجوے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہمکو دے فردوس نہین دلچسپ ہے طیبہ سے فردوس

مدینے سے نہ دیکھین جاکے فردوس نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھلے کوے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا

کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا

عدیم المثل ہے خوے محمد

سمجھتے پادشہ کو ہین عبادت ہمین ہے خاک پاے شہ کی حاجت

جہان بیٹھے وہان ہین محو رویت ہمین ہے وہ جگہ محراب طاعت

جہان ہے ذکر ابروے محمد

کسی صورت مدینے مین جو جاتا وہان جاکر ذرا آرام پاتا

یہان تو دہیان ہی جب شہ کا آتا — دل وحشی ہی زنجیرین تڑاتا
بہ شوق یاد گیسوے محمد

ہو آثم کی صورت اب جو بیتاب — ہی مضمون وصف شہ کا درنایاب
ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب — بس اب کافی ہی آگے جانے آداب
کہان تو ہی کہان روے محمد

تضمین غزل شاعر بے بدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

نہ کیون کعبہ ہو ایوان محمد — ہون جب جبریل دربان محمد
بنون کیا مین ثنا خوان محمد — فلک ہی زیر فرمان محمد
بڑی ہی عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفے ہی — کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہی
رخ روشن تجلی خدا ہی — بیان اوسکا بیان کبریا ہی
کلام حق ہی فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا — فضای عرش ہی کاشانہ جسکا
شعاع مہر ہی نذرانہ جسکا — چراغ ماہ ہی پروانہ جسکا
وہ ہی شمع شبستان محمد

وہی ہے سامع فریاد عالم ۔ اوسی سے ہوتی ہے امداد عالم
اوسیکے دم سے ہے بنیاد عالم ۔ ہوا وہ باعث ایجاد عالم
دلا ہے سب پہ احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہے یہ امکان ۔ ہے فخر انبیا محبوب سبحان
عجب بخشی ہے حق نے شوکت و شان ۔ کہون کیونکر نہ مین قربان صد جان
کہ جنت ہے گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد گل ہو ۔ مثال اک تیغ کے دو رخ یہ پل ہو
قیامت آگئی ہے پیدا اجل ہو ۔ چراغ آسمان اکدم مین گل ہو
نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہین شفا پیدا ہو سم مین ۔ رہے نام مرض باقی نہ ہم مین
رہین پھر کیون پھنسے اندوہ و غم مین ۔ مسیحا کی ہوئی امت کو دم مین
جلا دیوین غلامان محمد

ثنا سے شاہ کیونکر لب سے کہیے ۔ مدد کے واسطے اب رب سے کہیے
اونھین پیدا جہان کب سے کہیے ۔ خدا سے کم زیادہ سب سے کہیے
یہی کلمہ ہے شایان محمد

کرون کیونکر صفت مین مصطفےٰ کی | زبان لاؤن کہان سے کبریا کی
یہان ہی عقل حیران اصفیا کی | محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھیے شانِ محمد

ترے محبوب پر او پر تجبیرِ ایمان | مین لایا دل سے ہون اے خالقِ جان
مین اس دنیا مین ہون جسطرح شادان | رہون محشر مین بھی یا رب مین خندان

برائے چشم گریان محمد

ہلا مین شکر مین کیونکر نہ ہم لب | کہ تیرا لطف کم ہے پہ ہوا کب
تو مثلِ آثم کے اپنے فضل سے اب | گنہ گویا کے یا رب بخشدے سب

بحق آل و یارانِ محمد

تضمین غزل خود

حقیقت مین یہان کی جو بلندی ہی وہ پستی ہی | خدا کی خلق احمق کے لیے ہر دم ترستی ہی
مری صورت کو غمگین دیکھکر مخلوق ہنستی ہی | کرم کریا الٰہی مجکو گھیرے تنگدستی ہی

مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

ہمایون بخت ہی جسنے مدینے کی زیارت کی | وہان کی جو گلی ہی وہ فضا رکھتی ہی جنت کی
اوسی سمت آنکھ رہتی ہی لگی فرقت مین حسرت کی | مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی

زیارت گوشۂ عالم کی اک دنیا ترستی ہے

الٰہی یہ تمنا ہے کبھی طیبہ میں جا پہنچوں — میں نقشہ لوح دل پر روضۂ پرنور کا کھینچوں
ہوا ہے شوق میں اوڑ جاؤں جبتک آنکھ سے دیکھوں — مرے جی میں ہے جو زائر کہ آئے اوس سے میں پوچھوں

بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہے

حقیقت میں غضب ہے اک بلا انگیز یہ دنیا — چلن ہے اوسکے سب ناخوش ہیں خویش کوئی نہیں اصلا
رہوں اس سے جدا اسکی محبت ہے بہت بیجا — تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا

عروج اسکو نہیں کہتے ہیں تو عین پستی ہے

ہمیشہ سے رہی مجھ پر مرے اللہ کی رحمت — مرے کام آ گئی الفت مرے کام آ گئی الفت
مٹی ہرگز نہ مرکر بھی ہے باقی وہی صورت — ہوا آثم میں شغل نعت سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر رہی رحمت برستی ہے

ترجیع بند

کیا تاب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم — لکھے جو کچھ زبان قلم ہو ابھی قلم
تجھسا نہیں ہے دوسرا ہے شافع امم — کہتا ہوں اس سبب سے دم نعت دمبدم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجھپر تو خاص فضل خدائے قدیر ہے — تو شاہ دین ہے صاحب تاج و سریر ہے

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہی — دونون جہان مین ایک تو ہی بے نظیر ہی

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

کیا میرے آگے رتبہ کسیکا وو چند ہو — مضمون کسیکا کب مرے آگے بلند ہو
ممکن نہین زبان جو دم نعت بند ہو — مرغوب سبکو یہ سخن دلپسند ہو

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب خضر بھی — ایوب و نوح و عیسی و اسحاق نامور
یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے مین بہر گر — لیکن تمھین کو حق نے بلایا بکروفر

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

حق ہی یہ اسمین شک نہین اُمی شافع امم — میکال و جبرئیل ہین عالم مین ذی حشم
انکے سوا بھی اور ملائک ہین محترم — لیکن قسم خدا کی کہے جاینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرے سے ہی قدرت الہ — اللہ نے کیا ہی دو عالم کا بادشاہ
محشر مین بخشوا ینگے امت جب گناہ — سب انبیا کہینگے کہ ای شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

تو خیل انبیا سے سلف کا امام ہی — جتنا شرف جہان کا ہی تجپر تمام ہی

تو آخر زمان کا نبی لاکلام ہی | نازل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر ایک بزم دہر مین پروانہ ہی ترا | ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہی ترا
آثم گناہگار بھی دیوانہ ہی ترا | کہتے ہین نقد جان جسے نذرانہ ہی ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حلیۂ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ الحمد چمکنے کو ہی میری تقدیر | جلوہ گر ہونے کو ہو مہر عرب کی تنویر
دل پہ کھنچنے کو ہو اب مصحف رخ کی تصویر | پیدا ہونے کو ہی ہر شعر مین جلوے تفسیر

ہین اوترنے کو مضامین فلک سے مجھپر
شہرہ ہونے کو ہی خستان سے میرا گھر گھر

حلیہ کرتا ہون بیان سنکے پڑھین صل علی | واہ ری شان خدا نے کہا لولاک لما
خالق ارض وسما آپ کا ہو مدح سرا | دعوی مدح سرائی کرون کس منہ سے بھلا

ترجمہ چاہو تو طبیعت مین روانی ہو جائے
منکشف مجھپہ ہر اک راز نہانی ہو جائے

آپکا وصف کرے کیا ہی مجال انسان | جز خدا احد کسیکو نہین مدحت شایان

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتون کی زبان
آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق
آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق
غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق
آپ واللہ جہان مین ہین نبی برحق

آپکے نور سے معمور ہی عالم سارا
آپکے خالق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا
دیکھ پائے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سما
سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا
آپکے جلوۂ رخسار سے نسبت اوسے کیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر نہین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی
نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی
فضلِ اللہ سے ہر سر پہ اوسے عظمت ہی
طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ فدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاء اللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار
گل زنبق مین کہان ہی گل بینی کی بہار
لعل آگے لب لعلین کے ہی بالکل بیکار
سامنے دانتون کے بے آب ہی در شہوار

یہ زبان دیکھکے سحبان کی فصاحت گم ہو
لب اعجاز سے اظہار صدائے قُم ہو

دونون شانون کی گردن شان بیان کیا ہی مجال
گردن پاک کی کیونکر ہو صراحی سے مثال
نور کے ہین وہ ستون جنکو کبھی ہو نہ زوال
بادۂ حسن و لطافت سے ہی یہ مالامال

کب پری کا ہی گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہو روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر
ہو کسی دن جو مقابل ید بیضا آکر
پس کف دست سے شرمندہ ہو وہ مثل قمر
پنجہ بھی پھیرے خورشید کا پنجہ اکثر

واہ یکدست نظر آگئی اللہ کی شان
انگلیون پر جو ہے تار شعاعی قربان

بخدا مخزن ہر علم و ہنر سینہ ہی
پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہی
نام کو اوسمین سیاہی ہی نہ کچھ کینہ ہی
دولت راز الٰہی کا وہ گنجینہ ہی

کیون نہو اوس سے بھلا قدرت یزدان ظاہر
ہوتی ہو دیکھکے ماہیت عرفان ظاہر

وہ گہر ہو نظر آتا نہیں جسکا سایہ
دیکھ سکتے نہیں والسد آدمی کم مایہ
پشت کا مہر نبوت سے ہوا اعلیٰ پایہ
ہو وہ انسان جو آنکھونکا بنے ہم سایہ

سرزد اعجاز نہیں ہوتے ہین کب آنکھونسے
صاد اونپر نہیں کب کرتے ہین سب آنکھونسے

پانون کا قدر مین ہی عرش سے بڑھکر پایا
مرتبہ انکا کسیکے بھی نہیں ہاتھ آیا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبانپر لایا
اوسنے فردوس مین وہ رتبۂ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علیٰ حورون نے
نعت گو ہی یہ محمد کا کہا حورون نے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان
آپکی شان پہ ہوتے ہین ملائک قربان
سب رسولون پہ ہی فخر آپکو اے شاہ زمان
پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبریل امین آتے تھے

تو ہی مالک ہی سوا تیرے نہیں کوئی رفیق
دے مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
ہی تو ہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق
پار کیا ہون کہ یہ دریا مصیبت ہی عمیق

کر کرم اسپہ گنہگار ترا خادم ہی
یہ بھی اک بندۂ ناچیز ترا آثم ہی

مسدس در بیان شب معراج مسمی بہ نور عرش

معراج مصطفےٰ کی صفت ہوتی ہی کہین — حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہین
تھا آسمان جلوہ نما پر ضیا زمین — کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہ دین
پر نور تھی وہ رات قدرت رب انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فورا نہان ہوا — گردون پہ ماہتاب کا جلوہ عیان ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا — کثرت سے ہر مکین فلک شادمان ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھرین اب ٹھہر رہین — اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہین
روحین ہین جتنی عیش مین وہ رات بھر رہین — استادہ کل فرشتے ادھر اور ادھر رہین
آتی ہی اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہی اوسکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب — جنت سے لے براق جو ہو سب مین انتخاب
کوثر کے پانی سے اوسے نہلا کے تو شتاب — لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہمرکاب

تاکید جان آئیں ذرا بھی نہ دیر ہو
طبع حبیب سیر سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے اتہانی کے گھر شاہ مصطفےٰ
جبریل جا کے بولے کہ ای فخر انبیا
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہی سوتے ہو کیا
پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہی لقا کا خدا ای شہ انام

پھر لائے جبرئیل بڑے آب و تاب سے
طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہیں مشک و گلاب سے
دھوئی سیاہی صدر رسالت مآب سے

چوکی طلائی ایک وہاں لاکے پھر دھری
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھری

چوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو
اور حلہ بہشت پنہایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو
نوری ردا اوڑھا کے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

پٹکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا
پھر ایک تازیانہ زمرد کا لا دیا

مسجد سے نکلے جلوہ کنان فخر انبیا
تھا سیکڑون فرشتونکا دونو طرف پرا

تھا دبدبہ جناب کا سب خاص و عام پر
سارے ملک تھے فکر اوسے سلام پر

اسی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ہاتھونمین شمعین نور کی تھے سب لیے ہوے

ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صلِّ علٰے کا شور تھا نزدیک و دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا

مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا
پھر مصطفٰے نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھونمین دل آئینا ہوا
شوق لقائے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
عقبے ہی شیر نیک ہین سب اسکے خواستگار

دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہوا اونھین کائنات سے
اونکو ہے کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آکے جو حاضر ہوا براق — خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق
سرور ہوئے سوار گیا صدمۂ فراق — بولا زہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق

کی عرض اس غریب کی بھی سنیے گفتگو
محشر مین بھولیے نہ مجھے ہی یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زبان تک — جسدم چلا وہ حکم خدا سے سوئے فلک
صرصر کی چال اوڑائی تجلی کی کی چمک — گرد اوسکے آگے عنبر سارا کی تھی مہک

پھر سکتے طرقو جو ہزارون ملک چلے
انجم عروج بخت کے اونکے چمک چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا — ستر نقاب نور مین سے تو اب ایک لے اوٹھا
جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا — جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہان ہوا

ہر روشنی خجل تھی محمد کے نور سے
گردون بھرے تھے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصی مین جب آئے — ٹھیرے پئے نماز عشا سید عرب
حاضر تھے انبیا وہان پہلے سے سب — اک ایک نے وضو کیا بہر صلوۃ رب

ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا — آنکھون کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفین ہوئین آراستہ تمام — تکبیر کی ہر اک نے ادا با صد احترام
سب مقتدی کھڑے ہوے لیکر خدا کا نام — آگے ہوے صفون کے کھڑے شافع انام

سب نے حضور دل سے ادا جو نماز کی
رحمت جہان مین پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونون ہاتھ اوٹھا کے نبی نے پڑھی دعا — آنسو بھر آئے آنکھون مین بیحد الم ہوا
با عجز و انکسار یہ اللہ سے کہا — امت کو میری بخشدے اے میرے کبریا

آئی ندا ملول نہ تم اے حبیب ہو
شافع ہو روز حشر مین ہمسے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہوے شاہ دین پناہ — حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
پہلے فلک پہ پہنچے وہ مہ صورت نگاہ — آدم کو دیکھا بیٹھے ہوے تکتے ہین راہ

حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہو تعظیم کے لیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر — دربان نے جا کے حضرت یحیی کو دی خبر
آئے محمد عربی سید البشر — تعظیم پہلے دیجیے پھر کیجیے نظر

ذی مرتبہ اس طرح کا کوئی بھی بشر نہین — یکتا ہین ثانی انکا جہان مین کہین نہین

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم
تعظیم کو وہاں کے ملک بھی اوٹھے بہم
پھیلی خبر کہ آتے ہیں سلطان محترم
یوسف یہ بولے عین عنایت زہے کرم

آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پونہچے شہ انام
ادریس و مسیح اوٹھے باصد احترام
آنکھوں کے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام
دونوں نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام

دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچویں فلک پہ جو وہ سید عرب
پونہچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی بپا ادب
دیکھے قدم تو سبکے خوشی کا ہوا سبب
ہارون ہنسکے بولے کہ آئے حبیب رب

خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہے
ہے یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہے

پھر پونہچے آسمان ششم پر حبیب حق
پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق
صلو علیہ حضرت موسیٰ کا تھا سبق

آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے
آنسو بہائے آنکھوں سے اپنے کلیم نے

پھر ساتوین سپہر پہ پہنچے شہ زمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان

گلزار نقش پا نے بنایا وہ آسمان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہو کے شادمان

فرمایا یون کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا کہ ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پہنچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
شاخین زمردین ہین تو پتے ہین حِنا

دیکھا تو آگئی نظر اک قدرت خدا
پھل پھول لعل و گوہر دیا قوت خوشنما

اوس پیڑ پر ظہور جو ہی نور نے کیا
چارون طرف شجر کے ہی جلوا گھرا ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہی کہکشان
بیٹھے ہوے ہین اور فرشتے بھی شادمان

روح الامین کے رہنے کا بھی ہی وہی مکان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہین بیگمان

بیٹھے ہین سب نبی کی سواری کے ذوق مین
آنکھین کھلی ہوئی ہین زیارت کے شوق مین

پہنچی وہان سواری شاہنشہ انام
کی عرض مہنے کی ہی عبادت جو صبح و شام

اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
دیتے ہین اجر آپکی امت کو وہ تمام

یہ سنکے پھر تو شاد رسول خدا ہوے
رخصت سبھوں سے ہو کے پھر آگے جو بڑھ گئے

بولے یہ جبرئیل کہ ای سید البشر — آگے ذرا بڑھون تو جلین میرے بال و پر
اسدم ہی اس غریب کو گھیرے غم و خطر — رخصت یہان سے کیجیے قربان ہون آپ پر
شہ نے کہا کہ ایسے مین بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی مین غضب ہی نہ منہ مجھ سے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذرخواہ کو — تب چھوڑ کر چلا وہ حبیب الٰہ کو
میکائیل آکے بولے چلو کاٹین راہ کو — پھر لے چلے پرون پہ رسالت پناہ کو
حضرت کو آگے لیچلے میکائیل اوس گھڑی
طی کین وہ ایکدم مین جو تھین منزلین کڑی

پھر بڑھکے مصطفے سے یہ کی عرض شاہ دین — آگے بڑھون پرون مین طاقت مرے نہین
گو چاہتا یہ امر نہین ہو دل حزین — رخصت کا خواستگار ہون اے فخر مرسلین
لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار — بہر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار
بعد اوسکے بازو نپہ بٹھا کر وہ ذی وقار — لیکر اوڑے شتاب ہوا شہ کو ایکبار
جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھائے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا کے اوٹھائے سب

حد تک جو اپنے پہنچے سرافیل نامور
کرنے لگے یہ عرض کہ اے شاہ بحر و بر
مجبور اتنا ہوں میں بھی ہوں آگے نہیں گزر
رخصت یہاں سے کیجیے فدوی کو بے خطر

رخصت کا حکم پا کے رسالت مآب سے
راہی ہوئے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے
آئی سواری خوب ہی احمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب مجد کے واسطے
ہو یہ حریر آپکی مسند کے واسطے

جھالر ہی موتیون کی ہے اک ردائے نور
وہ لے اوڑا انہی کو نہ ہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھکے پہنچے جو عرش پر
پایا وہان پہ نور عجب ایک جلوہ گر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر
ستر ہزار پردے تو ستر ہزار در

پھرتے تھے جو ملائکہ اوس وقت رک گئے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گئے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان
وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
جیسا کہ ہست بود کا کچھ بھی نتھا نشان
آئی صدا قریب ہوا اے مفخر جہان

ان اک قدم پہ رتبہ حضرت فزون ہوا
جو کچھ سوا خدا کے تھا دلسے برون ہوا

اک دم مین پھر دنیٰ فتدلیٰ مین آگئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ مین آگئے
پایا شرف مقام معلیٰ مین آگئے
کس شان سے مقام فاوحیٰ مین آگئے
قرب خدا مین پھر تو وہ مسند نشین ہوئے
اُس واحد کے جلوہ مین خلوت گزین ہوئے

بعد اسکے ما و من کا نہ پھر دخل کچھ رہا
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا
نور خدا سے جا کے ملا نور مصطفےٰ
دونون کے بیچ مین تھا فقط پردہ نور کا
شافع کیا تمام کا راضی خدا ہوا
بخشیں نمازین علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہان سے جو سلطان دو جہان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہوکے شادمان
آداب تھا رکاب مبارک سے ہم عنان
رضوان کو حکم یہ پہنچا کرو آراستہ جنان
حورین رہین سنگار برابر کیے ہوئے
غلمان ہون بر مین جامہ خوشتر کیے ہوئے

آتا ہے سوے گلشن رضوان مرا حبیب
خوش ہوگا دیکھ کر وہ مری قدرت عجیب
دیکھیگا ہر مکان کو جا جا کے وہ قریب
اُسکے قدم سے تو ہو مشرف خوش نصیب
اندر جنان کے آئین جھلملان محترم
غلمان و حور آنکھین ملین چوم لین قدم

اتنے مین پونہچے شاہ امم خسرو زمان
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جنان
دیکھین بہت لدی ہوئی پھولوں سے ڈالیان
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلفشان

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اکس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلب حزین اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخ پاک ایکبار
ہر سو دو چند ہو گئی گلزار مین بہار
جب چشم حور جلوۂ شہ سے ہوئی دوچار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حورون کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلی قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن مین سماتے تھے
غنچے تمام صل علےٰ لب پہ لاتے تھے
جتنے تھے برگ گوہر شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہر دن کے تھے برابر تلے ہوئے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوئے

نرگس کو نور دیکھکے حیرت سوا ہوئی
نہر روان کی اور لطافت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نسرین و نسترن مین بھی نیت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفےٰ کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیون مین جھومنے لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سر بلند یان	دوزخ کی آگ پانی نہایت شرر فشان
دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان	تشریف لائے پھر شہِ دین جانب مکان

زنجیر در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا
گرمی وہی تھی بستر راحت پہ برملا

اثر سخن کو طول نہ دے حق سے کر دعا	مان باپ پیر سے اور اعزا و اقربا
استاد و خاندان و احبا و آشنا	ان سب کو بخشنا تو پئے ذات مصطفی
دلمین سوا ترے نہ کبھی جا غیر ہو	ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی رشک ہلالی و جلالی عالم با عمل شاعر بے بدل استاد یگانہ یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد جناب والا خطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر مرحوم و مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہو رقم اثر	مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا
ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے	بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا

از افکار عالی وقار جدید روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خاں صاحب داغ دہلوی

ہو گیا ہی جناب آثم سے　داغ کیا اہتمام نعت شریف
ہی یہ تاریخ طبع کا مصراع　جان دل ہی کلام نعت شریف
۱۳۰۲ھ

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکتاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبد العزیز خاں صاحب عزیز وکیل عدالت ضلع بریلی

شاعر نامی حضور احمد چو کرد　جمع دیوانے بمضمون لطیف
بہر سال طبع او طبع عزیز　گفت یک مجموعۂ نعت شریف
۱۳۰۲ھ

از شاعر ثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

ای حضور احمد من باد ترا　بہرہ یابی بحضور احمد
بہر دیوان تو گفتم تاریخ　بہرہ یابی بحضور احمد
۱۳۰۲ھ

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خاں صاحب قیس متوطن علیگڈھ

خوش رقم این نسخۂ رنگین سواد　ریختہ از خامۂ عنبر فشان
مشتمل نعت رسول زمن　فخر جہان خاتم پیغمبران

ہر ورقش چمن گل نو تازہ رنگ
غیرت آرایش باغ جہان
نزہت و سیر لب مضمون تر
ساختہ در جدولش آب روان
جلوۂ نیرنگ سواد و بیاض
رونق ہنگامۂ چشم بتان
لفظ و حروفش بصد ادل نشین
رنگ معانی بہ ادادل نشان
سلسلہ انگیز طراز سخن
مرسلہ آویز گلوے بیان
رنگ فروز دل اہل ہنر
مصقلۂ خاطر لیقانیان
یافت چو ترتیب بہ آئین نیک
خواستہ تاریخ دل طالبان
قیس رقم کرد خوشا مصرعے
طبع شدہ نعت رسول زمان

۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علیصاحب تمیز تلمیذ
با تمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوے

دیوان کہا نعت مین کیا کام کیا ہے
سچ یہ ہے حضور آپنے خالق کی خوشی کی
تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم
اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہو ایسی کسی کی
ہاتف نے کہا کان مین کہدے یہ تمیز آ
مقبول ہے کل پیش خدا مدح نبی کی

۱۳ھ

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب
شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سب اورسیر محکمہ گڑکیتانی

آگرہ شاگرد جناب استاذی مکرمی حضرت ہوش یلین بریلی مدظلہ العالی

کیا ہی آثم نے باغ عالم مین
گل نعت نبی کھلایا ہی

حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش
تازہ اس گل نے رنگ پایا ہی

بندش صاف سے ہی آئینہ
گل خورشید اسکا سایا ہی

اور رنگینیٔ مضامین نے
لطف فردوس کا دکھایا ہی

پھر تاریخ شوق آثم سے
کہدے مرآت خلد پایا ہی

۱۳۱۳ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت میں
جسکی ہر بات ہی خدا کو قبول

جسکے قبضے مین دو جہانکا ملک
جسکے بندہ ہین تاجدار شمول

جسپہ قربان جہان جہان کی چیز
جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول

جسکے صدقے مین اہل ایمان پر
ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول

جسکی سرکار قاضی حاجات
جسکا دربار معطے مامول

ق

یہ ضیائین اوسکے دم کی ہین
یہ سخائین اوسکی ہین معمول

دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ
شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے لے گدا کو بھیک — اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
ای حسن کیا حسن ہی مصرع سال — باغ اسلام کے کھلے کیا پھول
۱۳ ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا مرتب — ہر شعر جسمین ہی اک دیوان کا خلاصہ
کلک حسن نے اوسکی تاریخ یون سنا دی — وصف نبی رب ہی ایمان کا خلاصہ
۱۳ ھ

از شاعر خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق مرزا عباس بیگ صاحب نادر بریلوی شاگرد جناب عزیز تمکین بریلی

کردیا حسان کو محجوب آپنے — مدح لکھی ہی خوش اسلوب آپنے
یون کہا ہاتف نے قیصر وقت فکر — نعت لکھی بے بدل خوب آپنے
۱۳ ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آبادی

دیوان ہی یہ دلیل بخشش — آثم کو ہی کفیل بخشش
تاریخ اگر ہی اسکی لکھنا — حافظ لکھو سبیل بخشش
۱۳ ھ

از فکر صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور ضلع بجنور ملازم محکمہ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمہارا | تمہارا ہر سخن ہے دل کو مرغوب
یہ دیوان نعت کا ہے سبکو مطبوع | ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب
سناتا ہے مجید اب طبع کا سال | لکھی ہے نعت احمد واہ کیا خوب

۱۳۱۳ھ

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی
خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام | اور آپکے پدر نامور ہیں جعفر خان
بیان خلق و محبت کا کسطرح میں کرون | جو مل گئے تو ہوے دیکھتے ہی وہ شادان
بکیون ہو عقل رسا اور انکی فکر بلند | جناب ہیں شہ کے شاگرد ہیں وہ عالی شان
کہا جو نعت کا دیوان تو مجھسے ہاتف نے | کہا کہ مادہ وہ کہہ سے جو ورد زبان
کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو مین نے عزیز | چھپا ہے نعتیہ دیوان یہ گہر افشان

۱۳۱۳ھ

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب سید مرادآبادی
وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مجھے کسطرح غل نہ صل علی کا | چھپا نعت مین ہے یہ دیوان عجائب
ہوئی فکر تاریخ مجکو جو سید | ندا آئی لکھدے کلام مرغوب

۱۳۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خانصاحب

عاشق بریلوی تلمیذ باتمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت

ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوانِ رقم کردہ آثم
عاشق پے تاریخ چو بے پاست مسیحا

در سلسلۂ نظم و در نعت بسفتہ
در عیسوی سن گو چمن نظم شگفتہ

ایضاً در سنہ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت
فکر ہی کس سے اوسے تشبیہ دون

دلمین ہو عاشق پے تاریخ طبع
بوستان شاعری اوسکو کہون
۱۳ھ

از طبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام
سیر جسکی اہل دل کا چمن ہی

فیض پایا ہی جناب ہوش سے
خوب نعت قبلۂ دارین ہی

لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر
وارث عالم شہ کونین ہی
۱۳ھ

از طبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا جب نظم وصف سید ابرار آثم نے
جہان مین شور اوٹھا ہر طرف اللہ اکبر کا

بڑھی رغبت سے سال طبع لکھا کلک راغب نے
عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت کوثر کا
۱۳ھ

ایضاً

چو نعت احمدی از فکر آثم مرتب بہتر این ایام گردید
برای سال طبع از شوق راغب بگو مشتاق خاص و عام گردید

از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم محمد اسمعیل خانصاحب فصیح رئیس بلی

ہو گیا خلق مین مشہور کلام آثم نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند شاعری تیکبھی ہی ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہی آئین حسّان یہان بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے پائے ثواب گل جنت سے سوا ہی یہ کلام آثم

از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرہ تلامذۂ حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان جسکا صادق ہی چار سو شہرا
جیم جنت کا لیکے لکھ تاریخ کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا

از فکر عالی محمد منظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

نہین کچھ بھی آثم کو خوف گناہ	کہ ہی نعت فردوس اعلے کی راہ
کہا فیض ہاتف نے ہنگام فکر	لکھی نعت احمد ہی کیا خوب شاہ ۱۳ھ

چکیدہ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری
شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہون عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا	غل نالۂ زنجیر مین ہی صل علے کا

صبح کا سہانا وقت ہی افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہی تارے چھپتے چلے ہین
شمعین جھلملا رہی ہین جدھر دیکھو نور کا عالم ہی ہر شجر پر نخل طور کا عالم ہی دریا
صافی کی طرح نشۂ محبت مین لہرین لے رہا ہی اشجار کا صوفیون کی طرح حال وجد
مین جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہی گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہی ہر طرف ایک نئی
بہار ہی باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشون پر اٹکھیلیان کرتی
پھرتی ہی پھولون کی لہک خوشبوؤن کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہی غنچے
چٹک چٹک کر شادیانے بجا رہے ہین مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارکباد گا رہے
ہین طوطی کے دلاویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلون کو بیچین کیے دیتے ہین
رنج والم دنیا سے مفقود ہی سامان عیش و عشرت ہر جگہ موجود ہان خمخانہ سخن کے
متوالو عشق نبی مین نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد جان نواز

کے لیے تم چشم براہ و گوش بر آواز تھے جسکی تمکو مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار و طلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہی یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آثم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر تمھاری آنکھون مین روشنی بڑھایگا سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت کی جان دیوان ہی یا بلاغت کا ایمان دیوان ہی یا متانت کا خزینہ دیوان ہی یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسطرح زبانین مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرو الٰہا بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر ہے یہ دیوان مقبول خاص و عام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین تاریخ

حضور احمد آثم نے وہ کہا دیوان	کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آثم ہی
جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی	کلید گنج سعادت کلام آثم ہی

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علی صاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنؤ حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلندشہر تلمیذ حضرت ہوش رئیس بریلی

وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہی	جسکا فضای گلشن رضوان غبار ہی

ہزار بلبل خامہ چمن حمد نخل بند باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ سنجی کا رنگ جمائے لیکن غنچۂ مراد ہرگز بشگفتگی
نہ آسکے یہ خار صحرائے جہالت یعنی واجد علی ابن سید اولاد علی مرحوم
لکھنوی تو ایک ضعیف البنیان ہی کیا حقیقت ہی اس مقام پر بے فروغ
ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہی کیا مین کیا میری بساط جب کچھ پڑھ چکا
تو نئی لہر آئی سوئے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر طرف
وجوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف نے ہر ایک کی جنس استعداد
بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہی شعر

لکھنؤ شرق غرب دہلی ہی
دونون شہرون کا دل بریلی ہی

وارد ہوا اور بہ بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوئے دوران علامۂ جہان
ناظم وناثر باجوش وخروش حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان
صاحب ہوش نبیرۂ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر
نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذۂ جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک
منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت
فیض درجت مین پہونچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات
ظاہری وباطنی مین اداکر کے یہ زبان پر لایا ؎ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر
میخواست ۞ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ۞ پھر تو بے تامل سر عقیدت
جھکا یا جو کچھ لکھا ہوا پاس تھا اوسوقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت
ممدوح نے حال زار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرما کر ہر طرح عزت بڑھائی

پھر تو گاہ گاہ اورنگ آباد ضلع بلند شہر سے حاضر ہو کر حرمین فیض سے
خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان
روزوں جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر نخل کے پتے پتے سے ہوا سے
خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچۂ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں یہ چمن کیا ہے ایک نعت کا دیوان ہے قدسیوں
کی جان اہل دل کا ایمان ہے مضامین تازہ انوکھی بہار دکھاتے ہیں لحاظ
نعت شریف ہزارہا گلہائے فردوس شگفتہ نظر آتے ہیں نشست الفاظ و شوکت
معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہے
تشنگی آب کوثر کا دم بھر رہی ہے مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو
خوش خو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حضور احمد خانصاحب
آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلی
بریلوی شاگرد استاذی حضرت ممدوح الصدر لکھنؤ آئے پھر تو وسعت دلین بخوبی شادمانی
نے پاؤں پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

کیا ہی دیوان لکھا ہے آثم نے	روح کی جو غذا ہے اے واجد
سال پوچھے جو کوئی تو کہدے	کیا ہی لذت فزا ہے اے واجد

تاریخ طبع از نتائج فکر سید سخندان فرید حافظ محمد ابو سعید خانصاحب سلمہ اللہ الصمد

زہی شد طبع ایں دیوان مصفا	تو گوئی گوہر شہوار نعت ست
خہی مضمون او از تازہ بندش	بہار گلشن بے خار نعت ست
سواد حرف چشم ناظرین را	سواد سرمۂ دیدار نعت ست

ز ذوقِ معنیِ شیرین بیانی	زبان را لذتِ گفتارِ نعت ست
سعید از بہرِ سالِ انطباعش	بگو بوسے گلِ گلزارِ نعت ست ۱۳ھ

ایضاً از نتائجِ طبعِ گرامی مولوی محمد عبد اللطیف صاحب آسیؔ مدراسی مصحح مطبع نظامی

بحمد اللہ کیا دیوان چھپا ہی نعتِ حضرت میں	ہی جسکی نظم پر دیوانہ دل ہر ایک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ	بیاں ہی شمع ساں روشن تو مضموں ہی عوالم کا
سبب دو ہیں خفیف اسمیں تو ایک آیا وتد مجموع	دوبالا ہوگیا لطفِ ہزج اس بحرِ سالم کا
نہاں تاثیرِ اکسیر اسکے ہی ہر نورِ معنی میں	عیاں ہی ذرہ میں جیسے اثر سیماب قائم کا
نہیں دیکھا کلام ایسا کسیکا نعتِ حضرت میں	نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دلِ افسردہ است نہ کیوں ہو مثلِ گل خنداں	سجل لایا شفاعت کا جو اک مجموعہ نادم کا
جب آنحضرت ازل سے ہیں شفاعت کے لیے ماذون	تو پھر کیا خوف ہی ہمکو قیامت میں مآثم کا
چھپا نعتِ حضورِ احمدیں دیوانِ حضورِ احمد	یہ ہی احسن نتیجہ حسنِ فکرِ طبعِ ناظم کا
وہی ہی سال چھپنے کا جو از روئے حساب آئے	کہو آسیؔ چھپا کیا خوب ہی دیوان آثم کا ۱۳ھ

ایضاً از طبعِ عاجز قلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

نقشبندِ کن فکاں کے فضل سے	کیا ہی یہ پھولا پھلا بستانِ نعت
طبع کا ہے سب بے تکلف صاف صاف	کہہ دو شاکر نسخۂ دیوانِ نعت ۱۳ھ

درجہ مہر و دستخط مہتمم مطبع

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی
کی چھپی ہوئی ہے مہر و دستخط مہتمم کی ثبت کی گئی

اشتہار

عاجز

حافظ حضور احمد متخلص بہ آثم ساکن

شہر بریلی مصنف دیوان ہذا بخدمت جمیع

صاحبان مطبع التماس کرتا ہے کہ یہ دیوان مینے مطبع نظامی

مین طبع کرایا ہے کوئی صاحب بدون اجازت عاجز کے

قصد طبع کا نہ کرین وہ بجائے نفع نقصان نہ اوٹھاوین

جن حضرات کو خواہش ہو عاجز سے طلب کرین ویا مطبع نظامی

کانپور سے پتہ میرا یہ ہے شہر بریلی محلہ ملوک پور متصل

مکان

بہادر سنگھ صراف

قیمت ۸